



اللہ ﷻ اور رسول اکرم ﷺ کی شانِ قدس میں
آستانِ خانہ عبارتوں کا علمی و تحقیقی محاسبہ

الحق المسبین



غزالی و زمان حضرت مولانا
تالیف منیف: احمد سعید کاظمی
خطمی علیہ الرحمہ

صحیح و عکس دستاویزات محترم خلیل احمد رانا صاحب

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

اللہ جل مجدہ اور رسول اکرم کی شان اقدس میں
گستاخانہ عبارتوں کا علمی و تحقیقی محاسبہ

الحق المبین

تالیف مؤلف

علیہ الرحمۃ العلی

غزالی زبان
حضرت مولانا
سید

احمد شعیب شاہ کاظمی

مترجم خلیل احمد رانا

چھاپیاں مشی
حانیوال

نعمان اکادمی

نام کتاب

الحق السہین

مصنف

علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ

صحیح

خلیل احمد رانا

پروف ریڈنگ

سید حمیر رضا قادری

سن اشاعت

۲۰۰۳ء

تعداد

گیارہ سو

۴۰۰

100 روپے

ناشر

مفتاح اکادمی جہانیاں منڈی

ضلع خانیوال

ملنے کا ہے

مسلم کتابوی، دربار مارکیٹ، لاہور

پوسٹ کوڈ نمبر۔ ۵۴۰۰۰

تیلی فون نمبر۔ ۰۴۲-۷۲۳۵۶۰۵

عرضِ ناشر

غزالی زمانِ علامہ سید احمد سعید کاظمی اسروہی محدثِ مکتبی قدس سرہ العزیز (متوفی ۱۹۸۶ء) کی مشہور تالیف ”الحق الحسن“ زیرِ نظر ایڈیشن سے قبل کئی مرتبہ شائع ہو چکی ہے، مگر تمام ایڈیشنوں میں کتابت کی غلطیاں، ترتیب کی غلطیاں، حوالہ جات کی غلطیاں، حوالہ جات کی عبارتوں میں غلطیاں، دو بربندی کتب کی بعض عبارتوں میں غلطیاں، ناشرین کی عدم توجہی کے باعث بار بار شائع ہوتی رہیں، الحمد للہ اس ایڈیشن میں حتیٰ الوسع تمام غلطیاں درست کر دی گئیں ہیں، مثلاً حضرت علامہ کاظمی علیہ الرحمہ مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب ”آبِ حیات“ کی ایک عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھے ہیں:

”اہلسنت کے مسلک میں اسلام حیات ہے اور موت کفر ہے، اس لئے وہاں کو اگر غلطاء اور ارجح کفار مانا جائے تو وہ طبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف ہمت بالذات ہوگا۔“ (اول ایڈیشن مطبوعہ اسلامی کتب خانہ، ملتان ۱۹۵۰ء)

مگر بعد کے ایڈیشنوں میں یہ عبارت اس طرح شائع ہوتی رہی:

”اہلسنت کے مسلک میں اسلام حیات ہے اور موت کفر ہے، اس لئے وہاں کو اگر غلطاء اور ارجح کفار مانا جائے تو وہ طبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف ”کلمات بالذات“ ہوگا۔“

اس ایڈیشن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں دو بربندی علماء کی کتابوں سے اصل عبارات کے عکس لے کر شامل کر دیئے گئے ہیں، جنہی الوسع یہ کوشش کی گئی ہے کہ دو بربندی علماء کی کتابوں کے جو ایڈیشن علامہ کاظمی علیہ الرحمہ کے پیشِ نظر تھے، ان عیا کے صفحات کا عکس لیا جائے، جو ایڈیشن بدل سکے ان کی جگہ نئے ایڈیشنوں سے اصل عبارات کا عکس لے لیا گیا ہے۔

مولوی محمد اسماعیل دہلوی کی کتاب ”تقویت الایمان“ کے جتنے بھی ایڈیشن آج تک شائع ہوئے ہیں، ان تمام ایڈیشنوں کی عبارات میں رد و بدل ہے، مثلاً تقویت الایمان میں ایک عبارت ہے کہ ”رسول کے جاننے سے کچھ نہیں ہوتا“ (تقویت الایمان مطبوعہ اعلیٰ حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور ص ۱۰۷) مگر ایک

دوسرے اڈیشن میں لفظ "کچھ" ازا کر لکھ دیا کہ "رسول کے چاہنے سے نہیں ہوتا" (تقویت الایمان مطبوعہ
 لاہور دینی کتب خانہ ملتان ص ۱۳۰) بعض جگہ تو تحریف کر کے پوری پوری عبارات بدل دی گئی ہیں، اس بارے
 میں مزید تفصیل کے لئے مولانا محمد علی رضوی کی کتاب "تقویت الایمان میں تحریف کیوں؟" مطبوعہ رضا
 کینڈی ممبئی ہندوستان کا مطالعہ ضروری ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ میں تحریف

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ بھی میاض میں ہے، سوال یہ ہے کہ "تین برس
 کے بچے کی فاقہ دہ کی ہونی چاہیے یا سو م کی" اس کا جواب اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے یہ تحریر فرمایا تھا
 "شریعت میں ثواب پہنچانا ہے، دوسرے دن یا تیسرے دن، باقی یہ تعین عرفی ہیں، حسب چاہیہ
 کریں، انہیں دلوں کی گفتی ضروری جانتا جہالت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔"

یہ فتویٰ فتاویٰ رشیدیہ میں سبب حصول مطبوعہ محمد سعید ایڈ سنز، شران، دہرا دھن کتب گراہمی کے مطبع
 ۱۰۲۰۱۰ پر چھپا ہے، خوف آفرت سے بے خوف ان لوگوں نے اس فتویٰ کے آخر میں لفظ "جہالت" کے ہوا
 لفظ "بدعت" بڑھا دیا ہے، اس کے لوہے کھسا ہے!

"فتاویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی موصول از مولوی عبدالصمد صاحب راہپوری مجموعہ فتاویٰ
 کلومی مولوی احمد رضا خان صاحب حقوق از جلد راج کتاب المظہر والا جلد ص ۳۰۱۔"

قصہ یہ ہے کہ یہی مذکورہ بالا مولوی عبدالصمد صاحب راہپوری، اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی خدمت
 میں حاضر ہوئے اور کچھ مسائل لکھوائے، انہیں وہابی کی جلدی تھی، اس وقت اتفاق سے کوئی نقل کرنے والا
 تھا، یہ صاحب المظہر مولوی صورت مقدس سیرت تھے، لہذا ان پر شہ بھی نہیں کیا جاسکتا تھا، انہیں فتاویٰ مبارکہ
 کی وہ جلد جو کتاب المظہر کے ان مسائل پر مشتمل تھی دے دی گئی کہ جو فتاویٰ آپ لکھوائے ہیں، نقل کر دیں
 ان صاحب نے گفتگو میں صاحب سے اپنی نیاز مندی کا ثبوت دیتے ہوئے فتویٰ مذکورہ میں اپنے ہاتھ سے بین
 اسطور لفظ "جہالت" کے بعد لفظ "و بدعت" ہے بڑھا دیا یہ تحریف بریلی شریف میں آج بھی فتاویٰ مبارکہ جلد
 ہشتم کتاب المظہر ص ۳۱۰ پر موجود ہے، کوئی بھی دیکھ کر بخوبی معلوم کر سکتا ہے کہ الفاظ "و بدعت" دوسرے قلم

سے کسی اور کا اضافہ ہے، یہ لوگ اپنے حریف کے مگر جان کر اس کے مگر بیٹہ کر اس کی بھی کتابوں میں اضافہ کر سکتے ہیں تو انہوں نے اپنے خود ساختہ غصب کے لئے اپنی کتابوں میں کیا کچھ نہ کیا ہوگا۔

اب اس فتویٰ کے بارے میں نئی تحریف کے متعلق بھی سنئے!

فتاویٰ رشیدیہ کمال محبوب و بطرز جدیدہ مطبوعہ راجہ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۹۹۲ء کے صفحہ ۱۵۵ پر مولوی شید احمد گنگوہی کا ایک فتویٰ اسی صوم کے مسئلہ پر لکھ کر آخر میں لکھ دیا "فتویٰ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی" موصولہ از مولوی مہدالہ صد صاحب راجپوری مجموعہ فتاویٰ فقہی مولوی احمد رضا خاں صاحب موصولہ از جلد رابع کتاب المنظر والاہلہ ص ۲۶۔ لیکن آگے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا فتویٰ درج نہیں کیا، تاکہ پڑھنے والا نیکی سمجھے کہ جو فتویٰ اوپر لکھا گیا ہے آخر میں مولانا احمد رضا خاں کا نام اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ آپ نے اس پر دائرہ فتویٰ کی تائید کی ہے۔

یہ سراسر دھوکا ہے، امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کا تحریف کیا گیا فتویٰ جس میں لفظ "اہل بیت" جایا گیا ہے اسے فتاویٰ رشیدیہ کے اسی الایشن کے صفحہ ۱۶۲، ۱۶۵ پر علیحدہ شائع کیا گیا ہے، قارئین کو اس سے متنبہ ہیں کہ وہ جو بے بنیاد مذہب کی ساری عمارت ہی جھوٹ اور دھوکہ فریب پر کھڑی ہے۔ الحق المسکین کے زیر نظر الایشن میں فتاویٰ رشیدیہ کے دونوں الایشنوں کے صفحات کا ٹکس دے دیا گیا ہے، وہ ہر حال کتاب پڑھیں۔
جو کہیں تحقیق فرمائیں اور اپنا ایمان بچائیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

پیش لفظ

خالق انسانی کا مقصد معرفت الہی ہے اور معرفت الہی کا معنی مشاہدہ تجلیات حسن لائقہی، اس مقصد عظیم کے تصور نے انسان کو ورطہ حیرت میں مبتلا کر دیا، وہ ایک ایسے ضعیف و نادار ماضی مسافر کی طرح حیران تھا جسے کروڑوں میل کی دشوار گزار راہیں درپیش ہوں اور منزل مقصود تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔

وہ عالم حیرت میں زبان حال سے کہتا تھا کہ الہی! تیری معرفت کی منزل تک کیسے پہنچوں، میں کمزور ضعیف لہلہاں اور پھر مجھے بہکانے کے لئے قدم قدم پر شیطان، وہ پریشان ہو کر سوچتا تھا کہ ضعف کثرت سے کیا نسبت، امکان کو وجوب سے کیا واسطہ، محدود کو غیر محدود سے کیا علاقہ، کہاں حادث، کہاں قدیم، کہاں انسان، کہاں رحمن، وہ اس کے سن و بھال کی گھسیٹ سیری نکالیں بھی سکتی ہیں، نہ میں اس کے چار بھال کی تاب لاسکتا ہوں۔

انسان اسی تکلیف میں مبتلا تھا کہ قدرت نے بروقت اس کی دھبیری فرمائی، اور روح دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ جو اسے اپنے حسن الامداد کی تجلیاں ظاہر فرما کر اپنی معرفت کی راہیں اس پر روشن کر دیں۔

صلوٰۃ و سلام ہو اس برزخ کبریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے صعب انسانی کثرت سے بدل دیا، حادث کو قدیم کا آئینہ بنا دیا، امکان کو باہر کا وجوب میں حاضر کر دیا، امکان کا رشتہ لامکان سے جوڑ دیا، محدود کو غیر محدود سے ملا دیا، یعنی بندہ کو خدا تک پہنچا دیا۔

حق یہ ہے کہ خدا بر محمدی آئینہ جمال حق ہے، اور خود خالق مصطفیٰ مطہر حسن کبریا، مگر کس طرح ممکن ہے کہ ایک کا انکار، دوسرے کے اقرار کے ساتھ قیام ہو جائے، اگر حق کے ساتھ باطل، نور کے ساتھ ظلمت، کفر

کے ساتھ اسلام کا اجماع مقصود، تو یہ بھی ممکن ہوگا، جب وہ کمال تو یہ بھی محال۔

تاہم اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہیں کہ حسن محمدی کا انکار کمال خداوندی کا انکار ہے، اور بارگاہ نبوت کی توہین، حضرت الوہیت کی تنقیص۔

شان الوہیت کی توہین کرنے والا مومن نہیں، تو گستاخ نبوت کی مگر مسلمان ہو سکتا ہے؟

کوئی ملکہ خیال ہو ہمیں کسی سے حد نہیں، مابستہ منکر من کلمات نبوت اور مخصیص شان رسالت سے ہمیں طبعی محضر ہے، اس لئے کہ وہ آئینہ جمال الوہیت میں عیب کے متلاشی ہیں، اور ان کا یہ طرز عمل نہ صرف مقصد تخلیق انسانی کے منافی بلکہ آداب بندگی کے بھی خلاف اور خالق کائنات سے مکمل بغاوت کے مترادف ہے۔

اس کے باوجود بھی ہمیں ان سے کچھ سروکار نہیں، ہمارا خطاب تو جمال الوہیت کے دیوانوں اور شمع رسالت کے ان پردہ انوں سے ہے جو ذات پاک مصطفیٰ علیہ التحسینہ علیہ السلام کو معرفت الہی اور قرب خداوندی کا وسیلہ عقلی جان کر ان کی شمع حسن و جمال پر قربان ہو جائے گا، ہر مقصد خدایات دیکھتے ہیں اور اسی لئے ہم نے دلائل سے الگ ہو کر صرف مسائل بیان کئے ہیں، مابستہ ابتداء میں بطور مقدمہ چند ایسے اصول لکھ دیئے ہیں، جن کی روشنی میں ناظرین کرام پر ان تمام تاویلات کا فساد و زروشن کی طرح واضح ہو جائے گا جو توحید آمیز مہارات میں آج تک کی گئی ہیں، رہے دلائل؟ تو ان شاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں ہر اختلافی مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ دیہ ناظرین ہوگا، جس میں پوری تفصیل کے ساتھ دلائل مرقوم ہوں گے۔

وما خلت علی اللہ بعزیز

اس کے بعد یہ بھی عرض کر دوں کہ اس رسالہ میں حوالہ جات و مہارات معلقہ کو میں نے بذات خود اصل کتب میں دیکھ کر پوری تحقیق اور اعتناء کے ساتھ نقل کیا ہے، اگر ایک حوالہ بھی غلط ثابت ہو جائے تو میں اس سے رجوع کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کروں گا اور ساتھ ہی اس کا اعلان بھی شائع کر دوں گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالہ کو برہان اہل سنت کے لئے اپنے مسلک پر جاہل قدم

رہنے کا موجب اور دوسروں کے لئے رجحان الی الحق کا سبب بنائے۔

ۛ (آمین)

سید احمد سعید کاظمی غفرلہ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلى على رسوله الكريم

اما بعد! انا قرین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس رسالہ کا اصل مواد تو میں نے ۱۹۳۶ء میں مرتب کر لیا تھا، لیکن بعض سوانح کی وجہ سے طاعت نہ ہو سکی، حتیٰ کہ اس عرصہ میں دو باندی حضرات کے بعض رسائل و مضامین نظر سے گذرے، جن سے مفید مطلب کچھ اقتباسات لے کر اس میں شامل کر دیئے گئے، اس رسالہ کی اشاعت سے میری غرض صرف یہ ہے کہ جو بھولے بھالے مسلمان علماء دو باند کے ظاہر حال کو دیکھ کر انہیں اہل حق اور صحیح العقیدہ سنی مسلمان سمجھتے ہیں اور اسی بنا پر دینی معاملات میں انہیں اپنا مقتدا اور پیشوا بناتے ہیں، ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں، ان سے مذہبی مسائل دریافت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مذہبی الفت رکھتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ ان کے عقائد کیسے ہیں، اس رسالہ کو پڑھ کر انہیں علماء دو باند کے عقائد سے واقفیت ہو جائے اور وہ اپنی عاقبت کی فکر کریں اور سوچیں کہ جن لوگوں کے ایسے عقیدے ہیں ان کو اپنا مقتدا اور پیشوا بن کر ہمارا کیا حشر ہوگا۔

وہابی، دیوبندی

اگرچہ وہابی، دیوبندی دو لفظ ہیں، لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دیتا ہے، اور جس کے سربراہ اور رہنما لوگوں نے اپنی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام و محبوبان خداوندی کی شان میں توہین آمیز عبارتیں لکھیں، اور بعض عیوب و نقصانات کو انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی

طرف بے دھڑک منسوب کیا، اس قسم کے لوگوں کا وجود عہد رسالت سے ہی چلا آ رہا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے!

وَسَلِّمُوا إِلَيْهِمْ فِي الصَّدَقَاتِ فَمَنْ أَعْطَاكُمْ مِنْهُمَا فَذَلِكُمْ الْمَوْتُ
وَمَنْ لَمْ يُعْطُوا مِنْهُمَا فَاُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ
أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ
فَصَلِّمُوا إِلَيْهِمْ فِي الصَّدَقَاتِ (پہلا سورہ التوبہ، آیت نمبر
۵۸، ۵۹)

(ترجمہ) اور ان میں کوئی وہ ہے جو مدد دے یا نئے میں تم پر طعن کرتا ہے، تو اگر
ان میں سے کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو جب ہی وہ ناراض
ہیں، اور کیا بچہ ہو، وہ سب پر شہادت ہو گا کہ رسول نے
اس کو دیا اور کہتے ہیں کہ کافی سچا ہے، میں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ
کا رسول، میں اللہ ہی کی طرف رجعت ہے۔

یہ آیت زود بخیر و احسنی کے حق میں مارل ہوئی، اس شخص کا نام حرقوم بن زہیر
ہے، یہی خوارج کی اصل بنیاد ہے، بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم باغیہت تقسیم فرما رہے تھے تو دو انکو بصرہ لے کر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا، تجھے خرابی ہو میں سب کو مل کر دوں گا تو عدل کون کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا مجھے جازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں، حضور نے فرمایا اسے چھوڑ دو،
اس کے اور بھی بھرائی ہیں، کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمرودوں کو اور ان کے ردو دس

کے سامنے اپنے روروں کو حقیر دیکھو گے جو قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا، اور دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔

دین میں داخل ہو کر بے دین ہونے والوں کی ابتداء ایسے ہی لوگوں سے ہوئی ہے۔ جو نہ روزہ اور دین کے سب کام کرنے والے تھے لیکن اس کے باوجود یہوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی اور بے دین ہو گئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں توہین کرے والے و داخلہ صحرہ کے جن ہر بیوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے، ان سے مروی لوگ ہیں جنہوں نے دو ٹوٹ صحرہ کی طرح شاپہ راست میں گستاخیاں کیں، اسلام میں یہ پیدا گرد و خارجیوں کا گروہ ہے، یہی گروہ اہل حق کو کافر و مشرک کہہ کر ان سے قتل و جہد کو جائز قرار دیتا ہے، چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں سے منہ پھیر کر ان سے عداوت کی اور اہل حق کے ساتھ جہاد و قتل کیا، حتیٰ کہ عبدالرحمن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے، اسی بد بخت گروہ کے قتل کی خبر زبان رسالت نے سر زمین نجد میں ظاہر ہونے کے متعلق دی ہے اور فرمایا ہے ”ہات النمر لول والعن وہب یصلہم قرن الشیطان“ رواہ البخاری، مشکوٰۃ، مطبوعہ بیچہائی دہلی، ص ۵۸۲، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہ فتنہ نجد میں بڑے درد شور سے ظاہر ہوا، محمد بن عبد وہاب خارجی نے سر زمین نجد میں مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر سب کو مباح الدم (یعنی س کا تل جار) قرار دیا، اور توحید کی آڑے کر شاہدِ نبوت و ولایت میں خوب گستاخیاں کیں اور اپنے مذہب و عقائد کی ترویج کے لئے کتاب التوحید تصنیف کی جس پر اسی زمانے کے علماء کرام نے

سخت مواخذہ کیا، اور اس کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے سعی بیخ قرآنی، حتیٰ کہ محمد بن عبد الوہاب کے حقیقی بھائی میمان بن عبد الوہاب نے اپنے بھائی پر سخت رد کیا اور اس کی تردید میں ایک شاندار کتاب تصنیف کی، جس کا نام "اصوامق الالہیہ" نے ارد علی الوہابیہ" ہے اور اس میں وہایت کو پوری طرح بے نقاب کر کے اہل سنت کے مذہب کی بردست تائید و حمایت فرمائی، علامہ ابن عابدین شامی حنفی، امام احمد صاوی، مالکی مصری وغیرہ اہل اہل تقدیر علامہ امت سے محمد بن عبد الوہاب کو باغی اور خارجی قرار دیا، اور مسلمانوں کو اس فتنے سے محفوظ رکھنے کیلئے اپنی جدوجہد میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا، ملاحظہ فرمائیے شامی، جلد ۳، باب البقاۃ، صفحہ ۳۳۹ اور تفسیر صاوی، جلد ۲، صفحہ ۲۵۵، مطبوعہ مصر۔

پھر اسی طرح کتاب التوحید کے مصنف کا خلاصہ تقویت الایمان کی صورت میں سر زمین حد میں شائع ہوا، اور دونوں مائیل دونوں نے پتہ بند، محمد بن عبد الوہاب کی پیروی اور چالشی کا خوب حق ادا کیا، اور اسی تقویت الایمان کی تصدیق و توثیق تمام علماء دیوبند نے کی، جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ، جلد ۱، صفحہ ۲۰ پر مرقوم ہے۔

پھر جس طرح محمد بن عبد الوہاب کے خلاف اس زمانہ کے علماء اہل سنت نے تہوار اٹھائی اور اس کا رد کیا، اسی طرح مولوی اسماعیل دہلوی مصنف تقویت الایمان کے خلاف بھی اس دور کے علماء حق نے شدید احتجاج کیا، اور اس کے مسلک پر سخت نکتہ چینی کی، تقویت الایمان کے رد میں کئی رسالے شائع ہوئے، مولانا شاہ فضل ماس، حضرت شاہ احمد سعید دہلوی شاگرد مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فضل حق خیر آبادی، مولانا عثمانیت احمد کاکوروی مصنف (عربی تراجم کی مشہور کتاب) "علم

الہدیہ، مورثا شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی قمیذ پرشید حضرت مورثا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل دہلوی اور مسائل تقویۃ الایمان کا مختلف طریقوں سے رد فرمایا، حتیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے اپنے فتاویٰ میں بھی کتاب التوحید اور مسائل تقویۃ الایمان کے خلاف واضح اور روش مسائل تحریر فرما کر مسند کو اس فتنے سے بچانے کی کوشش کی، لیکن علماء دیوبند اور ان کے بعض اساتذہ نے مولوی اسماعیل اور ان کی کتاب تقویۃ الایمان کی تصدیق و توثیق کر کے اس فتنے کا دروازہ مسند کو بکھول دیا، علماء دیوبند نے نہ صرف تقویۃ الایمان اور اسکے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی کی تصدیق پر اکتفا کیا بلکہ خود محمد بن عبدالوہاب کی تائید و توثیق سے بھی دریغ نہ کیا، اہل حنبلہ فرماتے تھے کہ یہ مجدد صفحہ ۱۱۱، مصنفہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

لیکن یہ تائید و توثیق صرف اس کتاب و اہل سنت میں عبد الوہاب کے خارجی اور ہائی ہونے پر متعلق تھی، اس لئے فتاویٰ رشیدیہ کی وہ عبارت جس میں محمد بن عبد الوہاب کی توثیق کی گئی تھی، علماء دیوبند کے مذہب و مسلک کو اہل سنت کی نظروں میں مشکوک قرار دیے گئی، اہل سنت فتاویٰ رشیدیہ میں محمد بن عبد الوہاب کی توثیق پڑھ کر یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے کہ علماء دیوبند کا مذہب بھی محمد بن عبد الوہاب سے تعلق رکھتا ہے، اس نے متاخرین علماء دیوبند نے اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے محمد بن عبد الوہاب سے اپنی لافتنی کا ظہار کرنا شروع کر دیا، بلکہ مجبوراً اسے خارجی بھی لکھ دیا، تاکہ عامۃ المسلمین پر ان کا مذہب واضح نہ ہونے پائے۔

لیکن علماء اہل سنت پر اس فتنے کے خلاف تیرا آرمہ ہے، اس علماء حق میں مذکورین

صدرِ حضرات کے علاوہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر تکی، حضرت مولانا عبدالصمد صاحب راپوری، مولف (کتاب) ”انوار ساطعہ“، حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب راپوری، حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حضرت مولانا انوار اللہ خاں صاحب حیدرآبادی، حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب بدایونی وغیرہم حاصل طور پر قابل ذکر ہیں۔

اس علامہ اہل سنت کا مت مسلمہ پر احسانِ عظیم ہے کہ ان حضرات نے حق و باطل میں تمیز کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مقدس میں توہین کرنے والے خوارج سے مسلمانوں کو نگاہ کیا، ان لوگوں کے ساتھ ہمارا اصولی اختلاف صرف ان عبارات کی وجہ سے ہے جس میں اس لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و محبوبانِ حضرت حق بھی نہ تو تعالیٰ کی شان میں صریح گستاخیاں کی ہیں، باقی مسائل میں محض فروعی اختلاف ہے جس کی بنا پر جہاں میں سے کسی کی تکفیر تھیں نہیں کی جاسکتی۔

تجرب ہے کہ صریح توہینِ تمیزہارات یعنی کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو حضور کی تعریف کی ہے، گویا توہین صریح کو تعریف کہہ کر کھر کو اسلام قرار دیا جاتا ہے، ہم نے اس رسالے میں علامہ دوجہد اور ال کے مقتداؤں کی عباراتِ بلاغی و بیشی نقل کر دی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ کریں کہ ان میں توہین ہے یا نہیں، امید ہے ناظرین کرام حق و باطل میں تمیز کر کے ہمیں دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے۔

سببِ تالیف:

اس میں شک نہیں کہ اس موضوع پر اس سے پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے، لیکن بعض کتابیں اتنی طویل ہیں کہ انہیں اول سے آخر تک پڑھنا ہر ایک کے لئے آسان نہیں، اور بعض اتنی

مختصر ہیں کہ علماء دیوبند کی اصل عبارات کی بجائے ان کے مختصر خلاصوں پر کتب کر دیا گیا جس کی وجہ سے بھی بعض لوگ شلوک و شبہات میں جھگڑنے لگے، اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اس موضوع پر ایسا رسالہ لکھا جائے جو اس تطویل و اختصار سے پاک ہو۔

ضروری گذارش:

ابھی عرض کیا جا چکا ہے کہ دیوبند کی حضرات اور اہل سنت کے درمیان بنیادی اختلاف کا موجب علماء دیوبند کی صرف دو عبارات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں کھلی توہین کی گئی ہے علماء دیوبند کہتے ہیں کہ ان عبارات میں توہین و تنقیص کا نشانہ تک نہیں پایا جاتا اور علماء اہل سنت کا یصلہ یہ ہے کہ ان میں صاف توہین پائی جاتی ہے، اس رسالہ میں علماء دیوبند کی وہ اصل عبارات جنہیں مع حوالہ کتب و نسخہ مطبع پوری احتیاط کے ساتھ نقل کر دی گئی ہیں، یہاں صرف ان میں سے جو تین بحثیں جمع ہیں انہی۔

البتہ ان مختلف عبارات پر متعدد عنوانات محض سہولت ناظرین اور نوعی الکلام کی عرض سے قائم کر دیئے گئے ہیں، اور فیصلہ ناظرین کرام پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ بلا تشریح ان عبارت کو پڑھ کر انصاف کریں کہ ان عبارتوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی توہین و تنقیص ہے یا نہیں؟ اس کے ساتھ ہی ہر عنوان اور عبارت ماتحت کے بالترتیب اپنا مسلک بھی واضح کر دیا گیا ہے، تاکہ ناظرین کرام کو علماء دیوبند اور اہل سنت کے مسلک کا تفصیلی علم ہو جائے اور حق و باطل میں کسی قسم کا التباس باقی نہ رہے۔

قرآن کریم اور تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تمام دین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس

سے ملتا ہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اس کے علاوہ اس کی کتابوں اور رسولوں اور یوم
قیامت وغیرہ عقائد و اعمال سب چیزوں کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عطا فرمایا، اس
نئے سارے دین کی بنیاد اور اصل الاصول ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے اور اس
بنیاد پر ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ایسی عظیم ہے جس کے ورثوں کو مومن کا دس و دماغ
محسوس کرتا ہے، مگر کما حقہ اس کا اظہار کسی صورت سے ممکن نہیں، ایسی صورت میں تعظیم رسول کی
ہمیت کسی مسلمان سے غلطی نہیں رہ سکتی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہایت اہتمام کے
ساتھ مسلمانوں کو بارگاہِ رسالت کے آداب کی تعلیم فرمائی، ارشاد ہوتا ہے!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا
تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ
وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ۔ (پ ۲۶، سورہٴ اٰحزاب، آیت ۴)

”اے ایمان والو بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اور
نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک دوسرے سے آپس میں زور
سے بولا کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب کچھ اکارت جائے اور
تمہیں خبر بھی نہ ہو۔“

اس کے ساتھ ہی دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے!

اِنَّ الدِّينَ بِعَصْرِ اَصْوَاتِهِمْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الدِّينُ بِمَنْتَحَى اللّٰهِ هُوَ
بِهِمْ لِمَنْعُوْى بِهِمْ مَّعْرُوفٌ وَ حَرَّ عَظِيْمٌ۔ (سورہٴ الحجرات، آیت ۳)

”سبے شک جو لوگ اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے رد یک دہ ایسے

لوگ ہیں جس کے دس کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے سنے پر رکھیا ہے اس کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔“
اور تیسری آیت میں ارشاد فرمایا:

ان الذين سبوا ذواتك من دراء النجدي لا يعضون
في سبواهم صبروا حتى نخرجهم من مكان ضيقهم والله عفو
رحيم۔ (سورہ النجرات آیت ۵۴)

”اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیشک جو لوگ آپ کو آپ کے رہنے کے محروم سے
باہر پکارتے ہیں اس میں اکثر بے عقل ہیں، گریہ و ثوب اتنا صبر کرتے کہ آپ خود
محروم سے نکل کر اس کی طرف تشریف لے آتے تو ان کے حق میں بہت بہتر
ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے۔۔۔ برہنہ ہے۔“
چوتھی جگہ ارشاد فرمایا:

يا ايها الذين امنوا لا تقولوا رعدنا رعدا ولا نقول
ما سمعنا من حكيم بل عذاب
الليم۔ (پہلا سورہ البقرہ آیت ۱۰۴)

اے ایمان والو تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رعدنا کہہ کر خطاب نہ کیا
کرنا بلکہ الظننا کہنا کرنا اور وہیمان لگا کر سنتے رہا کرو اور کافروں کے لئے عذاب
درا تا کہ ہے۔

اس آیت طیبات میں بارگاہ رسالت کے آداب اور طرزِ صحیحِ طلب میں تفہیم و توقیر کو ملحوظ
رکھنے کی جو ہدایت اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں محتاج تشریح نہیں، لیکن ان کی روشنی میں شاہانِ ہوت کی

دن گستاخی کا جرہ عظیم ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے، اس کے بعد اس مسئلہ کو علماء امت کی تصریحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

تمام علماء امت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کفر ہے

شرح شفا قاضی سید علی نقوی مجدد، ص ۲۹۱ پر ہے

"قال محمد بن محبوب اجمع العلماء علی ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المستفصی له کفر، و من شک فی کفره و عداہ کفر النبی" (کفار المسندین، نور شاہ صاحب کشمیری، ج ۱، ص ۵۱)
(ترجمہ) "محمد بن محبوب فرماتے ہیں کہ تمام علماء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین و تیسرے والے کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر و عداوت میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"

ایک شبہ کا ازالہ

اس مقام پر یہ شبہ وارد کیا جاتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو نقب کا قول ہے کہ کفر کا توئی نہیں دیا جائے گا۔
اس کا ازالہ یہ ہے کہ یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجہ کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو، لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل نہیں ہو سکتی، دیکھیے کفار المسندین کے صفحہ ۷ پر علماء دیوبند کے مقتدے مولوی نور شاہ صاحب کشمیری لکھتے ہیں:

"قال حبيب بن الربيع لان ادعاءه التأويل لم ينعظ صراح لا

يقبل"

(ترجمہ) حبیب ابن ربیع نے فرمایا کہ غلط صراح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا

جاتا۔

اور اگر باوجود صراحت تاویل کی گئی ہو تو وہ تاویل فاسد ہوگی اور تاویل فاسد خود بخود کفر

سے اظہارِ حلف فرمائیے یہی مولوی انور شاہ صاحب دیوبندی کا اہلحدیث کے ص ۶۲ پر لکھتے ہیں

"التأويل الفاسد كالكفر" "تاویل فاسد کفر کی طرح ہے"

ایک اور اعتراض کا جواب

حدیث شریف میں آئی ہے "اعمال بالذات" یعنی اعمال کا اور وہ اہلحدیثوں

پر ہے، لہذا علماء دیوبند کی عبارتوں میں اگرچہ ظلمات تو ہیں پائے جاتے ہیں مگر اس کی نیت تو ہیں اور تنقیص کی نہیں، اس لئے ان پر حکم کفر صادر نہیں ہو سکتا۔

اس کے جواب میں گورنر ہے کہ حدیث کا معنی صرف اتنا ہے کہ کسی نیک عمل کا ثواب

یہ ثواب کے بغیر نہیں ملتا، یہ مطلب نہیں کہ ہر عمل میں نیت معتبر ہے، اگر یہاں ہو تو کفر والحاد اور

تو ہیں و تنقیص نبوت کا دروازہ کھل جائے گا، ہر درویش و دہکن بے پاک جو چاہے گا کہتا پھرے گا،

جب گرفت ہوگی تو صاف کہہ دے گا کہ میری نیت تو یہی کی تھی، واضح رہے کہ غلط صراح میں

جیسے تاویل نہیں ہو سکتی ایسے ہی نیت کا ذکر بھی اس میں قابل قبول نہیں ہوتا، اگلا اہلحدیث ص ۷۳

پر مولوی نور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں:

"المدار ليس الحكم بالكفر على شرطه ولا

مظر المقصود والنیاب ولا تظن لقرآن سائے

(ترجمہ) کفر کے حکم کا دارودہ اور ظاہر پر ہے قصد و نیت اور قرآن حال پر نہیں۔

نیز اسی اکفار المسیحین کے صفحہ ۸۶ پر ہے

"وقد ذكر العلماء ان التهور في عرض الانبياء وان لم يقصد

السب كفر"

(ترجمہ) علماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں جرات و دیری کفر

ہے، اگرچہ توہین مقصود نہ ہو۔

توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان سے ہوتا ہے

بعض لوگ کلمات توہین کے معنی میں قسم قسم کی تاویلیں کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ

مگر کسی تاویل سے معنی مستخرج نہیں ہوتا، اور اس سے، تاویل عام، ہی عبارات اہل زبان میں

اس کلمہ سے توہین کے معنی مفہوم ہوتے ہوں تو وہ سب تاویلات بے کار ہوں گی، مثلاً ایک شخص

پے والد یا استاد کو کہتا ہے کہ آپ بڑے والد الحرام ہیں اور تاویل یہ کرتا ہے کہ لفظ حرام کے معنی لعل

حرام نہیں، بلکہ محترم کے ہیں، جیسے مسجد الحرام اور بیت اللہ الحرام، لہذا والد الحرام سے مراد

والد محترم ہے، اور معنی یہ ہیں کہ آپ بڑے والد محترم ہیں تو توہین کوئی اہل انصاف کسی برگ کے حق

میں اس تاویل کی رو سے لفظ والد الحرام بولنے کو قطعاً جائز نہیں رکھے گا اور نہ کلمات کو بر بٹائے

عرف و محاورات اہل زبان کلمات توہین ہی قرار دے گا۔

بہذا ہم ناظرین کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ علماء و یوہنڈ کی توہینیں صبر عبارت

پر مت دیتے وقت اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیکھیں کہ عرف و محاورہ کے اعتبار سے اس عبارت

میں توہین ہے یا نہیں؟

توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قاتل کی

نیت کا اعتبار نہیں ہوتا

ماہرین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ دو توہینی عبارات پڑھتے ہوئے یہ خیال بھی دل میں نہ آئے کہ قاتل کی نیت توہین کی ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین آمیز الفاظ بولنے وقت نیت کا اعتبار نہیں ہوتا، اور کلمہ توہین ہر صورت توہین ہی قرار پاتا ہے، بشرطیکہ قاتل کو یہ علم ہو جائے کہ یہ کلمہ کلمہ توہین ہے یہ کلمہ توہین کا سبب ہو سکتا ہے، تو ایسی صورت میں بغیر نیت توہین کے بھی اس کلمے کا بولنا جتنا موجب توہین ہوگا، دیکھئے صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نیت تعظیم "راعت" کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے، لیکن یہودی چونکہ اس کلمہ کو حضور کے حق میں بہ نیت توہین استعمال کرتے تھے، اذنیہ تصرف سے اس کو کلمہ توہین بنا لیتے تھے، اس سے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو اور اہل بیت سے منع کر دیا، اور اس حکم کے بعد اس کلمہ کا حضور کے حق میں بولنا توہین اور موجب عذاب الیم قرار دے دیا، معلوم ہو کہ ہائے زمانہ کی رکیک تاویلوں سے صحاح نبوت بہت جلد وبال ہے، بلور مؤلفین کی من گھڑت تاویلات اس کو توہین کے جرم عظیم سے بچا نہیں سکتیں، جیسا کہ ہم اس سے پہلے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی کی تصریحات اسی اعتراض کے جواب میں نقل کر چکے ہیں۔

توہین کا دار و مدار واقعیت پر نہیں ہوتا

بعض لوگ توہین کو واقعیت پر موقوف سمجھتے ہیں، حالانکہ توہین و تنقیص کا تعلق الفاظ و عبارات سے ہوتا ہے، ہر اوقات کسی واقعہ و احتمال کے ساتھ کہتا موجب توہین نہیں ہوتا، لیکن اسی امر واقعہ میں بعض تفصیلات کا آجانا توہین کا سبب ہو جاتا ہے، اگرچہ یہ تفصیلات کا بیان واقعہ

کے مطابق بھی کیوں۔ ہو ملا حظہ فرمائیے شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتہدی دہلی مبارک سال ۱۹۰۷ء، صفحہ ۶۲ میں ہے۔

عام میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے ساتھ دلوہا ایسی متعلق نہ ہو اور اس بنا پر گریہ کہنے یا جانے کہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مراد (یعنی ارادہ کی ہوئی) ہے تو اس میں کوئی توہین نہیں، لیکن اگر اسی واقعہ کو اس تفصیل سے کہہ جائے کہ قلم، چوڑی، شراب، خودی اللہ تعالیٰ کی مراد ہے تو اثر چہ یہ کلام اللہ کے مطابق ہے، لیکن قلم، فسق وغیرہ کی تنقید است آجانے کے باعث خلاف ادب ہو تو میں آمیز ہو گیا، اسی طرح بدلیل آیہ قرآنیہ اللہ خالق کل شئی یہ کہنا بالکل جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے لیکن اللہ خالق التقادیرات وغیرہ لا اللہ تعالیٰ نہ کیوں اور دوسری مذی چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے) کہنا جائز نہیں۔ اس بنا پر اس شرح تفصیل مبارک میں سے جو حسب توہین ہے (مخلصاً)

مد علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان کی روشنی میں ہمارے ناظرین کرام پر مولوی اشرف علی صاحب تھانویؒ کی عبارت "لقد الایمان کا توہین ہونا بخوبی واضح ہو گیا ہو گا، تھانوی صاحب نے اپنی عبارت کی تائید کے لئے (کتاب) "شرح مواقف" کی عبارت سے استدلال کیا ہے، اس کا بے سود ہونا بھی اہل علم کے اچھی طرح سمجھ ہی ہو گا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر

دیکھئے مولوی اشرف علی صاحب تھانویؒ (پہلی کتاب) "بواہر النواہر" میں بھی یہی لکھا ہے "اسی لئے حق تعالیٰ کو خالق کل شئی کہنا درست ہے اور خالق الکتاب، المختار بر (کتوں اور سوروں کا خالق کہنا) بے ادبی ہے۔ بواہر النواہر (مطبوعہ ادارہ اسلامیات، لاہور) صفحہ ۲۰۹

بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ بعض علم غیب حیوانات و بہائم اور پاگلوں کو ہوتا ہے، تب بھی مولوی شرف علی صاحب تھانوی کی طرح یہ کہنا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض علم غیب ہوتا، جائے تو ایسا علم غیب تو ہر زید و عمر اور برہمن و مجنوں بدلتے جمع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے، یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں موجب توجہ ہونا، کیونکہ اس عبارت میں بچوں، پاگلوں، حیوانات اور بہائم کے لفاظ ایسے ہیں جن کی تصریح براہل فہم کے نزدیک اس کلام میں ایسی صریح توجہ پیدا کر رہی ہے، جس کا انکار بجز معاندہ صحت کے کوئی شخص نہیں کر سکتا، بخلاف عبارت شرح مواقف کے کہ اس میں بچوں، پاگلوں، جاہلوں اور دیوانوں کی قطعاً کوئی تفصیل مذکور نہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ علامہ دیوبند کی اکثر عبارت اسی نوعیت کی ہیں کہ ان میں کہیں چور سے چہار کی تفصیل مذکور ہے، کہیں شیطان جنس کی، اس لئے ہمارے منظرہ بالابیان کی روشنی میں علامہ دیوبند کی اس عبارت سے آس نہ ہو، اس کی طوالت ظاہر ہے، اور ان میں جو تاویلات کی جاتی ہیں، ان سب کا نفوذ بے کار ہونا انکسار من القیاس ہے۔

تکفیر مسلمین

علامہ اہل سنت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے علامہ دیوبند کو کافر کہا، مصلحوں، پھر یوں، بایوں، مہائیوں حتیٰ کہ دیویوں، کانگریسیوں، نیکیوں بلکہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا، گو یہ بی بی میں بھڑکی مٹھیں لگی ہوئی ہے، جس کے نکالنے سے کوئی مسلمان نہیں بچ سکا۔

اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہا جائے کہ سب تک ہندوستان عقلم، کسی مسلمان کو کافر کہنا مسلمان کی شہر نہیں، ہمارے عقیدہ ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے کا وہاں کافر کہنے سے پر عائد ہوتا ہے، میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ علامہ بریلی یا ان کے ہم خیال کسی عالم نے آج تک کسی

مسلمان کو کافر نہیں کہہ، خصوصاً اعلیٰ حضرت مجدد ملت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ اعزیر تو مسند تکبیر میں اس قدر غلط واقع ہوئے تھے کہ امام اہل حق مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے اکثر اقوال نقل کرنے کے باوجود وہ انتہاء کفر کے فرق کو ملحوظ رکھتے یا امام اہل حق کی توبہ

لاؤ نہ کفر کے معنی میں کفر کا لازم ہونا اور انتہاء کفر کے معنی میں کفر کو اپنے لوہے پر نہ مکرنا، بعض اوقات ایک کلام مستلزم کفر ہوتا ہے مگر قائل کو اس کا علم نہیں ہوتا، یہ غرور کفر ہے، مگر جب اسے بتا دیا جائے کہ تیرے اس کلام کو کفر لازم ہے اور وہ اس کے باوجود بھی اس پر راضی ہو، اپنے کلام میں لازم کفر سے جبراً رہ کر بھی اس سے رجوع کرے تو یہ انتہاء کفر ہوگا، مثال کے طور پر تقویت الایمان کی وہ عبارت سامعے رکھ بیٹھے جس میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں: ”محدثین کا حق ہے کہ انہی کی مثال کے لئے جہنم سے زیادہ دلیل کہا ہے۔“ حارثی کے چھوٹی غلوں سے عام آیتوں اور جہنم سے حارثیوں کو چھوڑ کر اسلام، مٹانے کے مقصد میں محبوبانِ دار کفر کے معنی، باطنی کلمہ میں آتے ہیں، بدعتیہ بڑی حقوق کا چوم سے چڑا ہے، زیادہ دلیل ہونا مستلزم ہے ”اعلیٰ علیہم السلام کے اسی طرح ہونے کو، البتہ اذ باللہ جو کفر صریح ہے، لیکن اگر ہم حسن عقل سے کام لے کر یہ سمجھ لیں کہ امام اہل حق اس سے بے خبر تھا تو یہ لازم کفر ہوگا اور جب اسے جبراً بتا دیا جائے کہ تیرا کلام کفر و مستلزم ہے، غرور اس کے باوجود بھی اپنے اس قوس سے رجوع نہ کرے تو یہ انتہاء کفر ہوگا، امام اہل حق کے متعلق تو تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اس لازم کفر سے ناقل تھا اور اسے کسی سے متنبہ بھی نہیں کیا، اس لئے یہ لازم انتہاء کفر کی حد تک نہیں پہنچا، لیکن اس کے اتباع و ازغاب بار بار تنبیہ کئے جانے کے باوجود بھی اس عبارت کو صحیح قرار دیتے ہیں، ان کے فتن میں ایسے کہا جائے کہ انتہاء کفر سے بڑی ہیں۔

مشہور ہونے کے باعث، درلود احتیاط مولوی اسماعیل صاحب کی تکفیر سے کف سب فرمایا، مگر چہ وہ شہرت اس وجہ کی تھی کہ کف سان کا موجب ہو سکے، لیکن اہل حضرت ے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا، ملاحظہ فرمائیے "الکو کتب الشہابیہ" مطبوعہ اہل سنت و جماعت بریلی ص ۶۲، حیرت ہے، ایسے حکماء علم دین پر تکفیر مسلمین کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔
ہوشت عجل زحمت کہ ایں چہ بولھمی است

در اصل اس پر دیکھئے کہ اس منظر یہ ہے کہ جس لوگوں نے بارگاہ نبوت میں صریح گستاخیاں کیں، انہوں نے اپنی سیاہ کاریوں پر خطاب ڈالنے کے لئے اہل حضرت اور ان کے ہم خیال علماء کو تکفیر مسلمین کا مجرّم قرار دے کر بدنام کرنا شروع کر دیا۔ تاہم عام کی توجہ ہماری گستاخیوں سے ہٹ کر اہل حضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جائے، اور ہمارے مقاصد کی راہ میں کوئی چیر حائل نہ ہونے پائے، تب تک یہ سب ہی سہو ہے اور اب یہی وہاں حقیقت سے ہے خبر نہیں۔

ہمارا مسلک

مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمہ کفر یوں کہہ پئے تو اس کا فصل سے التزام کفر کرے گا تو ہم اس کی تکفیر میں تاہل نہیں کریں گے، خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی، لنگی ہو یا کانگریسی، نجری ہو یا ندوی، اس بارے میں اپنے پرانے کا اقتدار کرنا اہل حق کا شیوہ نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک لنگی نے کلمہ کفر یوں تو ساری یک کافر ہو گئی، یا ایک ندوی نے التزام کفر کیا تو معاذ اللہ سارے ندوی مرتد ہو گئے، ہم تو بعض دیوبندیوں کی عبارت کفریہ کی بنا پر ہر سائنس دیوبند کو بھی کافر نہیں کہتے، چہ جائیکہ تمام لنگی اور سارے ندوی کافر ہوں، ہم اور

ہمارے کاہرے بار، اعلانات کیا کہ ہم کسی دیوبند یا لکھنؤ والے کو کافر نہیں کہتے، ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے معاہدہ اقلیت تعاقب اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و محبوباں پر ہر دی کی شان میں صریح گستاخیاں کیں اور باوجود سنجیدہ شدید کے انہوں نے اپنی گستاخیاں سے توبہ نہیں کی، نیز وہ لوگ جو اس کی گستاخیاں پر مطلع ہو کر اور ان کے صریح مہلوم کہ جا کر ان گستاخوں کو حق سمجھتے ہیں، اور گستاخیاں کرنے والوں کو موئن اہل حق، اپنا مقتدا اور پیشوا مانتے ہیں اور اس مان کے علاوہ ہم نے کسی مدعی اسلام کی تکمیل نہیں کی، ایسے لوگ جس کی ہر سے تکمیل کی ہے، اثر نہ کوٹا جائے تو وہ بہت قلیل اور محدود افراد ہیں، ان کے علاوہ نہ کوئی، دیوبند کا رہنے والا کافر ہے، نہ بریلی کا، نہ لکھی نہ مدنی، ہم سب مسلکوں کو سمجھتا سمجھتے ہیں۔

مفتیان دیوبند بھی اپنے اکابر علماء دیوبند کی

عبارات مبارکہ کو عبادت کمرہ سمجھتے ہیں

عرب و عجم کے علماء اہل سنت نے جو علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پر تکمیل فرمائی، اگر آپ سچ پوچھیں تو مفتیان دیوبند کے نزدیک بھی وہ تکمیل حق ہے، اور علماء دیوبند اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان عبارات میں طر صریح موجود ہے، لیکن انھیں اس لئے کہ وہ اس کے اپنے مقتداؤں اور پیشواؤں کی عبارات ہیں، تکمیل نہیں کرتے، اور اثر مضیاع دیوبند سے اس ہی کے پیشواؤں کی کسی ایسی عبارت کو لکھ کر حوی طلب کیا جائے جس کے متعلق انہیں یہ علم نہ ہو کہ یہ ہمارے بڑوں کی عبارت ہے، تو اس عبارت کے لکھنے والے پر بے دھڑک کفر کا حوی صادر فرما دیتے ہیں، مگر جب ایسی یہ بتایا جائے کہ اس عبارت پر آپ نے کفر کا فتویٰ دیا یہ آپ کے فلاں دیوبندی مقتدا کا فتویٰ ہے، تو پھر بجز دست آویز سکوت سے کوئی جواب نہیں دے سکتا، اس کی بہت ہی مثالیں پیش کی

جا چکی ہیں، ہر دست ہر ایک تاریخ مثالی تاثریں راسخی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتے ہیں۔
 ”دردہ یہ کہ ایک دیوبندی العقیدہ مولوی صاحب نے جو موردویت کا شکار ہو چکے ہیں، موردوی
 صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ اثرا مات تو جین سے بری الذمہ ثابت کرنے کے لئے موردوی
 محمد قاسم صاحب مبنی مدرسدیوبندی کی ایک عبارت ان کی کتاب ”تھوہیدہ قطعاً نہ“ سے نقل کر کے
 دیوبندی بھی، اور اس پر فتویٰ طلب کیا، مگر یہ نہ بتایا کہ یہ عبارت کس کی ہے، تو دیوبندی کے مفتی
 صاحب نے اس عبارت پر بے حد تک کھر کا فتویٰ صادر فرما دیا، ملاحظہ فرمائیے: ”شہنشاہ معلول
 (دارالعلوم دیوبند کے مفتی کا مولانا محمد قاسم نانوتوی کو فتویٰ کفر)

”یہ فتویٰ دیوبندیوں کے گلے میں پھنسی کے کاٹنے کی طرح پھنس کر رہ گیا۔“

درالافتاء دیوبند کی طرف سے جو فتویٰ مہمبول ہو ہے وہ درج ذیل ہے
 مولانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم دیوبند سے کہتے ہیں۔

”دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے، ہر قسم کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو
 معصوم ہونا ضروری نہیں، یا محمد علی الموم کذب کو سنائی دیاں نبوت ہایں مسمی
 سمجھتا کہ یہ معصیت ہے اور ایمان علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خاں غلطی
 سے نہیں۔“

فتویٰ ۷۸۶/۱۲۱۱ جواب۔ ایمان علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، اس کو
 مرتکب معاصی سمجھنا عیناً بدعتی امتی سنت و جماعت کا عقیدہ نہیں، اس کی وہ تحریر
 خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو اس کی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں۔ فقط
 واللہ اعلم، سید احمد سعید مفتی دارالعلوم دیوبند۔

جو صحیح ہے، ایسے عقیدے والے کافر ہے جب تک وہ تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ
نکاح نہ کرے، اس سے قطع مصلق کریں۔ مسعود احمد غنی اللہ عنہ مہر دارالافتاء
فی دیوبند ہند

المشتمر۔ محمد عینی نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامی نوہراں ضلع ملتان

ناظرین کرام! غور فرمائیں کہ دیوبند سے مولوی محمد قاسم صاحب پر یہ فتویٰ کفر منکو کر
شہرہ میں چھاپے والے مولوی محمد قاسم صاحب ناوتوتوی اور اکابر علماء دیوبند کا معتقد اور پیشوا
ماننے والا ہے، مگر سودودی جو ہے کی وجہ سے اس سے سودودی صاحب کے حق القیاس علماء دیوبند کو
بچا دکھانے کے لئے اور سودودی صاحب پر علماء دیوبند کے صادر کئے ہوئے فتوؤں کو غلط ثابت
کر کے سنے یہ چار چلی، مگر چند مشتمر دیوبندی العقیدہ ہوئے کی وجہ سے مولوی محمد قاسم
صاحب ناوتوتوی ہائی درجہ کے بدعتی ہیں۔ بدعتیوں سے توں سرکشیہ نہیں رہنا، لیکن ہمارے
ناظرین کرام پر اس فتویٰ کو پڑھ کر یہ حقیقت بخوبی واضح ہو گئی ہوگی کہ مفتیان دیوبند کی نظر میں
بھی علماء دیوبند کی عبارات کفر یہ یعنی کفر یہ ہیں، لیکن چونکہ وہ اپنے معتقد اور پیشوا ہیں، اس
سے ان کی مہارات کے سامنے حد اور روس کے احکام کی کچھ وقعت نہیں۔

اہل سنت پر بھی پرستی کا الزام لگانے والے دراپے گریبانوں میں مداخلت کر دیکھیں
کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی بدعتی ہو سکتی ہے کہ خدا اور رسول سے اپنے پیروں اور پیشواؤں کو
بڑھا دیا جائے، اہل اصناف کے نزدیک فی زمانہ یہی لوگ آئے کہ یرحمہم اللہ الحبارہم
درہم اللہم اربابنا من دون اللہ کے صحیح مصداق ہیں، یعنی وہ لوگ جسوں سے اپنے
احبار و رہبان (علمائے دیوبند و پیشواؤں) کو اللہ کے سوا تبارک بتایا ہے، بلکہ اس طرح کہ ایک بات کوئی

دوسرا کہے تو اسے کافر بتادیں، اور وہی بات اس کے علماء اور پیشوا کہیں تو کہے مومن رہیں۔ اہل حیا و
بندگی اللہ بخشیں۔

مسلمانوں کو کافر کہنے والا کون ہے؟

وہی لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے ہیں جو بات بات پر کفر و شرک کا لہجہ بکاتے
رہتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے تقویت الایمان صفحہ ۴، جلعوت اخیر اس (مولانا مہدی حسین علی
دوبندی) صفحہ ۴، اس دونوں کتابوں میں ایسی عبارتیں اور فقرے درج کئے گئے ہیں جن کی رو سے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر قیامت تک پیدا ہونے والا کوئی مسلمان بھی ضرور شرک سے نہیں بچا، حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل، حاضر و ناظر ہونے کا معتقد، سورج و قمر و ستاروں پر کائنات
کے تصرف کا ماننے والا، یا رسول اللہ کہے والا، ہر کام دین کی تعلیم دینا ہے۔ ۱۰ جلس
میلا و شریف میں یہ مضمون دیکھ کر یہاں شائبہ نہ ہوگا کہ مسلمان جو اس
لوگوں کے مسلک کے خلاف ہو، وہاں اللہ کافر و مشرک جیسی گستاخانہ اور بے بنیاد ناظریں
کرام غور فرمائیں کہ اس قسم کے فتووں سے کون سا مسلمان بچ سکتا ہے، وجہ ہے خود تمام
مسلمانوں کو کافر و مشرک کہیں اور اہل سنت پر الزام لگائیں۔ فانی اللہ بخشیں

امضیت و اصالت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم

اظہار کمال امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علماء امت کا ہمیشہ یہ مسلک رہا کہ
جب یہوں سے کسی فرد مخلوق میں کوئی ایسا کام پایا جواز دینے دلیل یہ نیست مخصوصہ میں فرد کے
ساتھ مختص نہیں تو اس کا تصور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس بنا پر حلیم رہا کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم تمام عالم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں، جو اعمال اصل میں۔ ہو فرع میں نہیں ہا

مکن، بعد افرع میں ایک کس کا پایا جاتا اس امر کی روشنی میں ہے کہ اصل میں یہ کہاں ضرور ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ اصول بالکل صحیح ہے، مضمون سمجھ رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب افرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک کمال افرع میں ہو اور اصل میں نہ ہو۔

بحدف عیب کے، یعنی یہ ضروری نہیں کہ افرع کا عیب اصل کے عیب کی دلیل بن جائے، ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے درخت کی بعض ٹہیاں سوکھ جاتی ہیں مگر جڑ تو تازہ رہتی ہے، اس لئے کہ اتر جڑ ہی خشک ہو جاتی تو اس کی ایک شاخ بھی سرسبز و شاداب نہ رہتی، اور جب سوائے چند شاخوں کے سب ٹہیاں سرسبز اور شاداب ہوں، تو معلوم ہو کہ جڑ تو تازہ سے دور یہ چند شاخیں جو مر رہی ہیں، خشک ہو گئی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اندرونی اور باطنی طور پر اس کا تعلق اصل سے ٹوٹ گیا ہے، یہ سب سے کہ جس وقت کہ عیب اصل میں صرف منسوب ہو جاتا ہے، لیکن یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اصل میں عیب پایا جائے اور جب اصل کا یہ عیب ہو تو اصل سے ثابت ہو تو پھر افرع کا کوئی عیب اصل کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا، اور اس میں شک نہیں کہ اصل کائنات یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عیب ہو، اصل سے ثابت ہے، خود نام پاک 'محمد' ہی اس کی دلیل ہے کیونکہ لفظ "محمد" کے معنی ہیں بار بار تعریف کیا ہوا، اور ظاہر ہے کہ نقص و عیب عدم کا موجب ہے نہ کہ تعریف کا، لہذا صبح ہو گیا، موجودات ممکنہ کے عیب و نقائص اصل ممکنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے، بلکہ اس کا اصل عیب یہی ہے کہ وہ باطنی اور معنوی طور پر اپنی اصل سے منقطع ہو کر اس کے فیوض و برکات سے محروم ہو گئے۔

علیٰ ہد القیاس ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودات عالم کابرکں کمال محمدی کی دلیل ہے، مگر کسی فرد عام کا عیب معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب کی دلیل نہیں ہو سکتا، کیونکہ جس فرد میں عیب پایا جاتا ہے وہ حقیقت و اندرونی اور باطنی طور پر اصل کائنات یعنی روحانیت محمدیہ علی صاحبہ الصلوٰۃ و الخیر سے منقطع ہو چکا ہے، گویا اصل سے کٹ جانا ہی عیب ہے۔

اسی اصول کے مطابق حضرت مولانا عبدالمسیح صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصنف ”انوار ساطعہ“ نے تحریر فرمایا تھا کہ جب چاند سورج کی چمک دمک تمام روئے زمین پر پائی جاتی ہے، اور شیطان و ملک الموت تمام محیط زمین پر موجود رہتے ہیں، یعنی آدم کو دیکھتے اور ان کے حوالہ کو جانتے ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی روحانیت اور انسانیت کے ساتھ ایک وقت بہت سے مقامات پر تھمرائے زمین میں رہتی افزہ ہوتا ہے اس کا علم رکھنے کس طرح کفر و شرک ہو سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ مولانا محمد عبدالمسیح رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام تو سی اصل پر مبنی تھا، لیکن مولوی (خلیل احمد) ایٹھوی صاحب جب انوار ساطعہ کے رزمیں ”براہین قاطعہ“ لکھے بیٹھے تو اسہوں نے اپنی بددست طبع کے باعث انوار ساطعہ میں لکھے ہوئے حضور کے اس کمال کو حضور کے وصف صامت کی بجائے سے انضیبت پر مبنی سمجھ لیا، یعنی مولوی ایٹھوی صاحب نے یہ سمجھا کہ صاحب انوار ساطعہ نے جو شیطان و ملک الموت کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کی شیاہ کا عام ہونے کو بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کے علوم سے متصف ہونے کی طرف مسہوس کو متوجہ کیا ہے، اس کا حقیقی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انضیبت سمجھ ہے، ایٹھوی صاحب نے اپنی غلط فہمی سے بڑھم خود ایک بیباک فاسد قائم کر دی، اور اس پر

مسجد کی تعمیر کرتے چلے گئے، چنانچہ اسی بنام تھا مسجد علی القاسم کے سلسلے میں، وہ حجرِ برہان تھے ہیں!

”ابلی علیہ السلام میں روحِ مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے

افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز جنت نہیں ہوتا کہ علمِ آپ کا اس امور میں ملک الموت

کے برابر بھی ہو چکا ہو یا نہ ہو“ (برہین علیہ، سلیمہ، مدعو، ص ۱۰۷)

ع۔ برہین عقل و دانش، بابۃ کریست

ابنِ کثیر نے آپ سے کس نے کہہ دیا کہ صاحبِ انوارِ سالک نے ملک الموت سے محفل

افضل ہونے کی وجہ سے حضور کا علم ملک الموت سے زیادہ تسلیم کیا ہے، صاحبِ انوارِ سالک یہ کسی

سنی عالمِ دین سے بھی انصیت محضہ کو زیادتی علم کی دلیل نہیں بتایا، ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

اصالت کو حضور کی اہلیت کی دلیل قرار دیتے ہیں اور اگر بالفرض کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

افضلیت کو حضور کی اہلیت کی دلیل قرار دیا، تو اس سے انصیت محضہ سمجھنا انتہائی حماقت

ہے، کیونکہ حضور کی انصیت حضور کے ساتھ خاص ہے، جس کا تحقق محال کے بغیر ناممکن ہے۔

ہمارے اس بیان کی روشنی میں مخالفین کا اس تمام حوالہ جات کو پیش کرنا بے سود ہو

گیا، جس سے وہ ثابت کیا کرتے ہیں کہ افضلیت کو اہلیت مستلزم نہیں، مثلاً حضرت موسیٰ علیہ

سلام حضرت خضر علیہ السلام سے افضل ہیں، لیکن بعض علوم حضرت خضر علیہ سلام کے لئے

ثابت ہیں، لیکن حضرت موسیٰ علیہ سلام کے لئے ان کا حصول چاہت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

غناہین سے بھی تک اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انصیت پر

دوسروں کی انصیت کا قیاس کرنا درست نہیں بلکہ اس لئے کہ حضور اصل کائنات ہیں اور یہ وصف

اصالت عامہ حضور کے علاوہ کسی کو نہیں ملتا، لہذا برہین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اہلیت کو

مسئلہ ہوگی اور حضور کے علاوہ کسی دوسرے کی افضلیت میں اطمینان کا اعتراف نہ ہوگا۔

اس بات کی تائید و تصدیق کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور سب انبیاء کے خاتم ہیں، تنزیہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد حاصل کرتے ہیں، شیخ اکبر محمد بن ابی النضر دمشقی رحمہ اللہ کے اس قول سے ہوتی ہے جو شیخ رضی اللہ عنہ سے باب ۳۹ کے علوم میں ارشاد فرمایا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد، دنیا اور آخرت کا کوئی علم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنیت (روحانیت) کے بغیر کسی ذریعہ سے حاصل نہیں کر سکتا، برابر ہے کہ نبیاء و محدثین ہوں یا وہ علماء ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے متاخر ہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لائسن و آخرین کے تمام علوم عطا کئے گئے ہیں، اور اس میں شک نہیں کہ ہم آخرین سے ہیں (پھر ہمارا کوئی علم بلا واسطہ روحانیت محمدیہ کیونکر حاصل ہو سکتا ہے)۔ خصوصاً اللہ علیہ وسلم نے ان علم کے سبب میں تیسرا عالم، لہذا ایہ حکم ہر قسم کے علوم کو شامل ہے، خواہ وہ علم مقول و مققول ہو یا مفہوم و موصوب، لہذا ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہیے کہ بواسطہ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرے، کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں علی الاطلاق سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

(شیخ محمد بن ابی النضر دمشقی، ایوقیت و الجواہر، مطبوعہ مصر، جلد ۲، صفحہ ۳۹)

بعض علوم کو برا کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی ذات مقدسہ سے اس کی نفی کرنا بدترین

جہالت اور بارگاہ نبوت سے کھلی عداوت ہے

دوبہندی حضرت اہل سنت کے مواخذہ سے نکل آکر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم حضور

کے لئے وہی علوم مانتے ہیں جو نبوت و رسالت سے متعلق اور حضور کی شان کے باقی ہیں، غیر ضروری علوم اور تحاسنات، غلط فہمیاں، بکھرے خیالات، چوری و دغا بازی، مصلحت و مکرانی کے طریقے اور اس کی تفصیلات کا پرانا اور مدہ موسوم علم اور شیطانی علوم کو حضور کے لئے ثابت کرنا حضور کے حق میں عیب ہے، جس سے حضور کا پاک ہونا ضروری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ علم کا مقابل جمل ہے اور جمل فی نفسہ نقص و عیب ہے، تو، محض علم فی نفسہ حس و کمال ہوگا، دیکھئے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں ارکام فرماتے ہیں

”دریں جاہ یہ درست کہ علم فی نفسہ مذموم نیست ہر چونکہ باشد“

(تفسیر فتح العزیز، مطبوعہ مطبع العلوم متعلقہ مدارس دہلی، جلد اول، ص ۴۵)

(ترجمہ: ایسا کہ با ناپاکیہ علم مذموم نہیں ہے۔)

اس کے بعد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس اسباب کا تفصیلی بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے کسی علم میں برائی آ سکتی ہے، جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے

۱۔ توقع ضرر

۲۔ استفادہ عالم کا قصور

۳۔ علوم شریعہ میں بے جا مکر کرنا

ہمارے ناظرین کرام عقل و انصاف کی روشنی میں اتنی بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب کے بیان فرمودہ تینوں سببوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پیدا ہونا ناممکن نہیں کیونکہ عصمت الہیہ کی وجہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ضرر کی توقع نہیں ہو

مکتی، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد و تقدیر میں قصور کا پایا جاتا بھی محال ہے علیٰ حدائق القیاس امور شرعیہ میں سب سے جا غور و فکر کرنا بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قطعاً ناممکن ہے، ورنہ علوم شرعیہ بھی مع اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مذموم ہو جائیں گے، معلوم ہوا کہ جس سبب خارجی وجہ سے کسی علم میں برائی پیدا ہو سکتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اس کا پایا جائز نہیں، بعد ازاں بات ہو گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ کیسا ہی علم کیوں نہ ہو وہ حضور کے حق میں برا نہیں ہو سکتا، اور اگر ہر ہمت محض بعد کر کے یہ تقسیم ہی کر لیں کہ بعض علوم فی نفسہ برے ہوتے ہیں تو میں عرض کر دوں گا کہ جو چیز فی نفسہ بری اور مذموم ہو وہ عیب ہے، اور عیب صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محال نہیں بلکہ حضور علیہ السلام سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے، نہ صرف محال بلکہ محال عقلی اور مستحکم لہذا ہے، لہذا یہ علم کو جو فی نفسہ برا ہو اور حضور کے حق میں اس کا عیب پائے نہ تو یہ ممکن ہو گا۔

کیونکہ صلت ذمیرہ کا اثبات حقیقتاً عیب لگانا ہے، جب اللہ تعالیٰ پر عیب سے پاک ہے، تو برے علم سے بھی پاک ہونا اس کے لئے یقیناً واجب ہو گا۔ جو چیز (فی نفسہ) بندوں کے حق میں عیب ہو، اللہ تعالیٰ کا اس سے منزہ ہونا ضروری ہے، دیکھئے کذب، جہل، ظلم، سہ و غیرہ امور فی نفسہ جس طرح بندوں کے حق میں عیب ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حق میں بھی عیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اس سے پاک ہونا ضروری ہے، اسی لئے (کتاب) ”مسامحہ“ جز ثانی صفحہ ۶۰، مطبوعہ مصر میں علامہ

کمال ابن ابی شریف ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارادہ فرماتے ہیں:

”ہر کہیں گے کہ اشعری اور ان کے علاوہ (تمام اہل سنت) اس بات پر متفق ہیں

کہ ہر وہ چیز جو (فی نفسہ) بندوں کے حق میں عیب اور نقص کی صفت ہو، اللہ تعالیٰ

اس سے پاک ہے، اور وہ مصطفیٰ نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے“

ایسی صورت میں حضرات علماء و روح ہند سے ٹھکانہ استفادہ رہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو
برصیب سے پاک سمجھتے ہیں تو کیا اس کی ذات مقدسہ سے ان تمام علوم کی سنی کریں گے، جنہیں
نچاست و غفلت، بکر و صریح کا علم اور شیطانِ علوم کہہ کر وہ ہر مذہب و مقررہ رو یا مکی ہے، اگر نہیں تو کیا
اللہ تعالیٰ کو آپ محبوب و مقرب سے محروم نہیں مانتے؟

حیرت ہے کہ جن لوگوں کی عبادات تو جین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوث تیں اس مسئلے میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر حد سے راند محبت کس طرح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کی تفریہ سے بھی ان کے نزدیک حضور کی تقدس زیادہ اہم اور ضروری قرار پائی۔ فیما سبب۔

در حقیقت یہ بھی عداوت رسول کا ایک قسم ثبوت ہے، کیونکہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی انہی چیز سے کسی کو برکت، عداوت، محرومیت، دقت، خیر نہ ہو، نہ ہوتا ہے، تاکہ دوسروں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ ہم اس شخص کی محبت و خیر خواہی کی بنا پر اس بری چیز سے اسے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں، لیکن حقیقتاً عداوت کی وجہ سے اس کو ایک اچھی اور مفید چیز سے محروم رکھنا مقصود ہوتا ہے، بالکل یہی صورت حال یہاں ہے کہ بری چیزوں کے فی نفسہ علم کو (جو جین کہاں ہے) نقص و عیب قرار دے دیا گیا، تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت نہ ہو سکے۔ علیہذا باللہ والیہ العزیز۔

ایک کثیر الوقوع شبہ کا ازالہ

بعض لوگوں کو یہ کہتے نہ کیا ہے کہ علماء و روح ہند نے دین کی بہت خدمت کی، سینکڑوں علماء و دن سے پیدا ہوئے، اسلوں نے بے شمار کتابیں لکھیں، اہل مس بہت سے لوگ چھری مریدی کرتے ہیں اور ان میں عابد و راسخ بھی پائے جاتے ہیں، انہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے

دین کی بہت کچھ تبلیغ و اشاعت کی، ایسی صورت میں دین اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین آمیز عبارات لکھی ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں سے توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سرزد ہونا عقلاً یا شرعاً کسی طرح بھی محال نہیں، بلطیم بن باحور کتاب اذاعادہ و رد اور مستجاب الدعوات تھا، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور ان کی اہانت کا مرکب ہو کر ولسکھ اخلد الی الارض کا مصداق بن گیا، اور ہمیشہ کے لئے قعر خدمت میں گر گیا، شیطان کا عابد و راہب اور عالم و عارف ہونا سب کو مظلوم ہے، جب وہ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کر کے رائدہ و درگاہ ہو گیا تو دوسروں کے لئے توہین رسول کا ارتکاب کیونکر ناممکن قرار پاسکتا ہے۔

خوارج و معتزل اور دیگر فرق باطلہ کے علمی اور عملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے ہر تامل و تدبیر کے مقابلہ میں بہت ہی کمزور و حقارت کی خدمت تدبیریں و تبلیغ اور تصنیف و تالیف کے مقابلے میں ایسا زمانہ کی خدمات اور کارگریاں دیکھنے والے مفکر کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں، لیکن اس کے یہ تمام علمی اور عملی کارنامے ان کو قعر خدمت سے بچا رہے، کچھ دوسری خدمات و حمایت دیں، تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ اہل حق ہی کے در پیچے ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید و تائید یافتہوں اور فاجروں سے بھی کرا لیتا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے "ان الله هوئذ هذا السوس بالرجل الفاجر" لہذا اعانت و حمایت دین اور ظاہری علم و عمل کے پائے جانے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ ایسے لوگ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں۔

کفر و شرک و بدعت:

مگر جو رہے دیکھا جائے تو ان حضرات کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے تمام امت مسلمہ کو کافر و مشرک اور بدعتی بنا ڈالا، مثلاً یا رسول اللہ! میں مشرک، اویہ و کرام کی مدد (لقوی) مشرک، حضرات اولیاء پر چڑھا کفر، میلہ و بدعت، عرس حرام، مکیہ و مدینہ مشرک، اذان میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی بن کر انگوٹھے چومنا بدعت، القرض کفر و مشرک کی سی بھرماری کی کہ جس سے دوسرے تو کیا بچتے، خود بھی محفوظ نہ رہ سکے، اس مختصر میں تفصیل کی تو محتاج نہیں، البتہ اجمالاً متاعرض کر دینا کافی ہے کہ مسموم قطع کا انکار کفر ہے، غیر حد کو حد مانا یا خدا کی کوئی صفت کسی غیر کے لئے ثابت کرنا مشرک ہے اور دین میں اس کی جتنی پیدا کرنا جس کی اصل دسب متین میں نہ لائی جائے، بدعت ہے، یعنی ہر وہ چیز جو کسی دلیل شرعی کے معارض ہو، بدعت شرعیہ ہے۔

یہ عرصہ وسیع اور دیگر اہل مسیحیت جیسا کہ شرک اور بدعت قرار دیا جاتا ہے، حقیقتاً
مستند ہیں، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نصیب فرمائے کہ وہ اس قطع کے خلاف
ثبات کر کے اس کے کھر ہونے پر دلیل لایا اور نہ اس کو کسی دلیل شرعی کے خلاف ثابت کر کے ان
کے بدعت ہونے پر استدلال کر سکا، اللہ تعالیٰ بات ضرور کہی جاتی ہے، کہ جس طریقہ سے قریہ کام
کرتے ہو اسی طرح غیر القرون میں یہ کام کسی نے نہیں کئے، مہدایہ سب امور بدعت ہیں، اس
کے جواب میں تحقیق و تفصیل تو ان شاء اللہ دوسرے رسالہ میں ہدیہء ناظرین ہوگی، ہر دست اکتفا
عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر ان امور کی حیثیت کدائیہ کی تفصیلات قرون اولیٰ میں نہیں پائی گئیں، تو
صرف اس وجہ سے اس کو بدعت کہنا ہرگز درست نہیں ہو سکتا، دیکھئے قرآن مجید کی تیس پاروں میں
تقسیم، اعراب قرآن، جمع احادیث، بناء مدارس، تعلیم، دین پر اجرت دینا، اور دو عمال مشائخ و عمیرہ
بے شمار کام ایسے ہیں کہ غیر القرون میں اس کا وجود نہیں پایا گیا، لیکن علماء و یوہنہ بھی انہیں بدعت

کیس کہتے، معلوم ہوا کہ یہ بات قطعاً غلط اور ناقابل قبول ہے۔

اسی طرح کوئی منکر کسی حجت شرعیہ سے ان امور کے اعتقاد یا عمل کا شرک ہونا بھی ثابت نہ رہا۔ شرک کے متعلق ہمارے ناظرین کرام یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ شرک تو حید کا مقابل ہے اور مسئلہ تو حید جب عقلی ہے، لہذا شرک لایعنا اعتقاد امر متعقل نہ کہ نام نہاد۔

طاہر کے تصرفات انبیاء و اولیاء علیہم السلام اور ان کے باقی کمالات علیہ و علیہ سب مقید بالعتقاد و ہادوں اللہ میں اور یہ امر بھی رد و ردش کی طرح وضع ہے کہ عطا والہی اور اداں حد و ہادی کے ساتھ اللہ کے کسی محبوب کے سے علمی یا عملی کمالات و تصرفات کا ہونا ہر ممکن نہ کہ نہیں، اس سے اداں و عطا کی قید کے ساتھ ان کا اعتقاد کسی طرح شرک نہیں ہو سکتا، نہ الہیست اور وجوب وجود اور طناء و اتی ایسے امور ہیں جن کی عطا ممکن نہ کہ ہے، اس لئے جو شخص کسی کے حق میں ان امور میں سے کسی امر کی منہ و قہار نہ کہ ہے، اس سے شرک نہ کہ ہے، شرک نہ کہ ہے اللہ باطلہ کے حق میں اسی قسم کا اعتقاد رکھتے تھے، اور کسی مسلمان کا کسی غیر اللہ کے حق میں ہرگز یہ اعتقاد نہیں۔ اللہ نہ کہ مختصر بیان سے اہل علم پر حق انھیں کے وہ تمام مکر و فریب آشکار ہو گئے جن میں بعض حضرات مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (وہد الخیر الباقی)

انصاف کیجئے

جو دعوہ بدی حضرت علامہ دعوہ بدی صریحاً توہینی عبارتوں میں توہین نہیں دیتے، ان کی خدمت میں تحفہ نہ کہ ارش ہے کہ آپ کے علماء کی عبارات کے مقابلے میں مودودی صاحب کی وہ عبارتیں توہین کے مفہوم سے بہت دور ہیں جس سے خود آپ کے علاوہ دعوہ بدی نے توہین کا مفہوم نکال کر مودودی صاحب پر الزام توہین عائد کئے ہیں، مگر چہ ہمارے نزدیک دلوں میں

کوئی فرق نہیں لیکن عبارات میں صراحت و وضاحت تو جین کے بین تفاوت کا انکار نہیں کیا جاسکتا، ہم
مودودی صاحب کی ان عبارات میں سے صرف ایک عبارت بلا تشریح تحریر کرتے

ہیں، جس کی بناء پر علامہ دیوبند نے مودودی صاحب کو تو جین خدا اور رسول کا مجرم گردانا ہے، اسی
طرح اس عبارت کے مقابلے میں تیس عبارتیں اکابر علامہ دیوبند کی بھی بلا تشریح پیش کرتے
ہیں، جس سے علماء اہل سنت نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو جین بھی ہے، اور یہ
بعض آپ پر چھوڑتے ہیں کہ مفہوم تو جین میں کس کی عبارت زیادہ واضح اور صریح ہے۔

مودودی صاحب کی وہ عبارت جس سے علامہ دیوبند نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی تو جین خدا کر کے مودودی صاحب پر خدا اور رسول کی تو جین کا الزام عائد کیا ہے۔

”حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا، کہ شاید وہ جاہل آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو
جائے یہ آپ۔۔۔ عہد کی قرعہ میں جاہل ہو جائے یا سادہ عہد ہو جس کی
تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا، کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح تھا یا بالکل چیزوں کو اس طرح
نقل و روایت کیے جاتا، کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں، نہ تو اسلام کی صحیح ممانعت
ہے، اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح مفہوم کہا جاسکتا ہے، جبکہ میں عرض کر چکا
ہوں، اس قسم کے معاملات میں ہی کے قیاس و گمان کا درست نہ نکلتا ہرگز منصب نبوت
پر طعن کا موجب نہیں ہے۔“ (ماخوذ از ترجمان القرآن، مکتب الاول، ص ۱۳۶، جلد ۱۸)

(رسالہ ”حق پرست“ کی مودودیت سے ناراضگی کے سبب ”مولفہ مولوی احمد علی صاحب امیر محمد عمامہ
الدین مدروہ شیعہ احوال، لاہور، صفحہ ۱۸)

اب ملاحظہ ہوں اکابر علامہ دیوبند کی وہ عبارات جن سے علماء اہل سنت نے اللہ تعالیٰ اور

اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھ کر ان پر تو جہنم خد اور رسول کا حکم لگایا ہے۔

(۱) ”اور انہیں خود مختار سچا جیسے کام کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا، اور آیات قرآن یہ جیسا کہ ”لعلم الذین وغیرہ“ اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔“

(مفتی اعظم انارکلی مولوی حسین علی صاحب، صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸)

(۲) ”پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔“

(تعلیقہ الفقائد از مولوی محمد قاسم نانوتوی، صفحہ ۲۵)

(۳) ”نہی اللہ علی اللہ ورسولہ ورسولہ ورسولہ“ ایسی ہی جیسا کہ یہ معصیت ہے اور ایسا ہی علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، مخالفی سے نہیں۔“

(تعلیقہ الفقائد از مولوی محمد قاسم نانوتوی، صفحہ ۲۸)

موردی صاحب اور علامہ دیوبند و نفوس کی اصل عبارات بلا کم و کاست آپ کے سامنے موجود ہیں، اگر آپ نے خوب خدا کو دل میں جگہ دے کر پوری دیکھ لیں گی تو یہ نظر انصاف فوراً فرمایا تو آپ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ موردی صاحب کی عبارت کے مقابلہ میں علامہ دیوبند کی عبارت منہج و توحید میں زیادہ صریح ہے۔

دیوبندی حضرات کا علماء اہل سنت پر ایک اعتراض اور

دیوبندی عالم کی تحریر سے اس کا جواب

دیوبندی حضرات علماء اہل سنت پر اعتراض کرتے ہیں کہ علماء دیوبند پر اعتراض کرنے والے ان کی عبارتوں کے سیاق و سباق کو نہیں دیکھتے جو فقرہ قابل اعتراض ہوتا ہے فقط اس کو پکڑ لیتے ہیں، اور صرف اسی فقرہ کے باعث علماء دیوبند پر طعن و تشنیع شروع کر دیتے ہیں۔

براہ راست اسلام اسباق و سباق سے دیوبندی حضرات کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگلی جہلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا چاہیئے۔

جواب عرض ہے موردوی صاحب پر اعتراض کرنے والے دیوبندیوں پر بیحد بھی اعتراض انہی الفاظ میں موردویوں کی طرف سے آپ کے مولوی احمد علی صاحب دیوبندی نے اپنے رسالہ "حق پرست علماء کی موردویت سے ہمارا منگی کے اسباب" کے صفحہ ۸۰ پر نقل کیا ہے، اور اس کا جواب بھی صفحہ ۸۱ پر دیا ہے، مگر بیحد وہی جواب نقل کئے دیتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔

"اگر دس سے سو تک سبب لے، نیچے میں اہل دیوبند کے ہیں دیکھنے کے

موسم پر ایک لکڑی رکھ کر ایک باغ میں خنری کی ایک ہونی ایک تولہ کی اس لکڑی میں

باندھ کر دودھ میں لٹکادی جائے، پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے چلایا جائے وہ

کہے گا کہ میں اس دودھ سے ہرگز کھنکھنایاں گا، کیونکہ سب حرام ہو گیا ہے، چلنے والے

کہے کہ بھائی ۱۰ سیر دودھ کے آٹھ سو تولے ہوتے ہیں، آپ فقط اس ہونی کو کیوں

دیکھتے ہو، دیکھئے اس ہونی کے آگے پیچھے دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار بج کی

گھبرائی میں دودھ ہی دودھ ہے، وہ مسلمان بھی کہے گا، یہ سارا دودھ خنری کی ایک ہونی

کے باعث حرام ہو گیا ہے، یہی قصہ موردوی صاحب نے عبارتوں کا ہے، جب مسلمان

موردوی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا، کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی

ہے، اس کے بعد مولوی صاحب ہزار تعریف کریں، مگر جب تک مولوی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے عداوت میں نہیں کریں گے، مسلمان کبھی راضی نہیں ہوں گے، جب تک کہ یہ فخریہ کی ہوئی اس دور سے نہیں نکالیں گے۔ (ص ۸۸-۸۹)

پس دیوبندی حضرات بھی جواب ہماری طرف سے کچھ نہیں، اور خوب یاد رکھیں کہ عداوت دیوبندی عبارت میں محبوبان حق تبارک و تعالیٰ کی برتر تعریفیں ہوں، مگر جب تک وہ تو ہیں آمیز فکروں سے توبہ نہیں کریں گے، اہل سنت اس سے کبھی راضی نہیں ہو گئے۔

ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ بعض حضرات تو ہیں، مثلاً عبارات کے صرف مفہوم کو چھپا کر کے نئے عداوت دیوبندی عبارت پیش کر دیتے ہیں جس میں یہوں نے تو حین تنقیص سے اپنی برأت ظاہر کی ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و تصدیق کے ساتھ عظمت و شانِ نبوت کا اقرار کیا ہے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ عبارات انہیں قطعاً معید نہیں، جب تک ان کی کوئی ایسی عبارت نہ دکھائی جائے کہ ہم نے غلامِ مقام پر جو تو ہیں کی قسمی ب اس سے ہم رجوع کرتے ہیں، مثلاً مولوی محمد قاسم نانوتوی نے (اپنی کتاب) ”تحدیر الناس“ میں خاتمہ انہیں کے معنی منقول متواتر ”آخر انہیں“ کو عوام کا خیال بتایا ہے، اب اگر ان کی اس میں عبارتیں بھی اس مضمون کی پیش کر دی جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، یا حضور علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کا حق ہے، تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا، تا وقتیکہ مولوی محمد قاسم صاحب کا یہ قول نہ دکھایا جائے کہ میں نے جو ”خاتمہ انہیں“ کے معنی منقول متواتر ”آخر انہیں“ کا انکار کیا تھا اب میں اس سے توبہ کر کے رجوع کرتا ہوں، دیکھئے مرراتی لوگ مرزا غلام احمد کی برأت میں جو عبارتیں مرزا صاحب کی کتابوں سے پیش کرتے ہیں، ان کے جواب میں مولوی مرتضیٰ حسن صاحب

درہنگی تاظم تعلیمات مدرسہ دیوبند نے بھی یہی لکھا ہے، مدحہ فرمائیں، (کتاب)

اشد الحمد اب، مطبوعہ مطبعہ محمدی، صفحہ ۱۵، سطر ۱۵، ۱۶

”جو عبارات مراد صاحب اور مراد انیس کی لکھی جاتی ہیں، جب تک اس مصنفین

سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو اس کا کچھ اعتبار نہیں“

دیوبندیوں کی توہین آمیز عبارات کے اظہار کی

ضرورت

بعض دیوبندی حضرات کہہ کرتے ہیں کہ علماء دیوبند کی اس عبارت کے اظہار

و شاعت کی کیا ضرورت ہے، جن سے آپ لوگ تو جین بگھتے ہیں، اس زمانے میں ان عبارتوں

شاعت پر وہ شور و شہ، فتنہ و فساد کا موجب ہے اور یہ بڑی نا انصافی ہے کہ علماء دیوبند کے ساتھ

لڑائی مولیٰ جائے، اس کا جواب یہ ہے کہ علماء دیوبند بدعتیوں، مرتدوں کے اظہار کی وہی

ضرورت ہے جو مولوی احمد علی صاحب کو مولود دیوبند کا پول کھولنے کے لئے پیش آئی، کہ علماء دیوبند

نے تمام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف اللہ تعالیٰ اور انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی مقدس شاہ

میں دوشدید اور ناقابل برداشت جیسے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا، مولوی

احمد علی صاحب اس ضرورت کو حسب ذیل عبارت میں بیان فرماتے ہیں۔

”کیا جب اُلو کسی کے گھر میں گھس آئے تو گھر والے اُلو سے مقابلہ کر کے دھماکا

اور اپنی جان نہ بچائے اور اگر مال اور جاں بچائے کے لئے اُلو سے مقابلہ

کرے تو پھر یہ کہنا صحیح ہے کہ گھر والے بڑا ہی بے انصاف ہے کہ اُلو سے لڑ رہا

ہے۔“ (حق، سہ ماہی، ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳

علماء دیوبند کی تہذیب کا ایک مختصر نمونہ

دوبندی حضرات عام طور پر کہتے ہیں کہ ہندی مولوی علماء دیوبند کو گائیاں دیا کرتے ہیں، اس الزام کی حقیقت تو ہمارے اسی رسالہ سے مشکف ہو جائے گی، اور ہمارے ناظرین کرام پر روشن ہو جائے گا کہ جس شائستگی اور تہذیب سے ہم نے علماء دیوبند کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے اس کی مثال ہمارے خاکسار کی ایک کتاب سے بھی نہیں پیش کی جاسکتی، ایسے مزید وضاحت کے لئے بطور نمونہ ہم مولوی حسین احمد صاحب مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب ”المشہاب الثاقب“ سے چند وہ عبارات پیش کرتے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کو شدید ترین قسم کی دل آزار گالیاں دی گئی ہیں، ان عبارات کو پڑھ کر ہمارے ناظرین کرام علماء اہل سنت اور اہل دیوبند کی تہذیب کا مقابلہ کریں، ملا حلقہ فرمائیے۔

۱۔ پھر قیام سے بعد، یوں کہہ دیا کہ میں جوں سے کہہ کذب کا لعل

مشہور کر رہا ہے، لعنت اللہ تعالیٰ فی الذلہ ارمین، یاسین، یحییٰ لعنت اے اللہ تعالیٰ اس

(محدودی) پردلوں جہانوں میں۔ (اشہب القرب، ص ۸۱)

۴۔ سب حضرات در انصاف فرمائیں، اور اس پر لمبوی و جہال سے دریافت

کریں۔ (الشاب الثاقب، ص ۸۶)

۴۔ مہر والہ خاں صاحب فرماتے ہیں۔

۴۔ ہم گئے چل کر صاف طور سے ظاہر کر دیں گے کہ وہاں بریلوی نے یہاں پر

محض بے سمجھی اور بے عقلی سے کام لیا ہے۔ (مس ۱۵۰)

۵۔ اس کے بعد مجدد الفاضلین علیہ السلام (عص ۱۰۳۰)

۶۔ سب اللہ ایہ تک و سود و جھک فی الدارین دعا تہیک بہا عاقب۔ ابو جہل و عبداللہ بن ابی یاریس اہمبتہین۔ آمین یعنی اسے بدعتوں کے سردار (مجدد بریلوی) سب کرے اللہ تعالیٰ تیرا جہاں اور دونوں جہانوں میں تیرا منہ کاں کرے، اور تجھے وہی عذاب دے جو ابو جہل اور عبداللہ بن ابی کو دیا تھا (ص ۱۰۴، ۱۰۵)

۷۔ مگر تہہ رب ہم کوئی لفظ مجدد بریلوی کے شاید شان قلم سے نہیں نکلے دیتی۔ (ص ۱۰۵)

۸۔ فسو واللہ وجہ فی الدارین واسکذبح ذوالہرک الہ سل من الزامع اعداء سید الکلمین علیہ الصلوٰۃ والسلام آمین و رب العالمین۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس (مجدد بریلوی) کو اس جہاں میں اس کے لئے مسابقتوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے گڑھے میں رکھے۔ (ص ۱۱۹)

۹۔ یہ سب ٹیپریں اور حقیتیں بریلوی اور اس کے اتباع کی طرف لوٹ کر قبر میں اس کے واسطے عذاب اور بوقت خاتمان کے لئے موجب حرج ایمان و ازادہ تصدیق و ایقان ہوں گی اور قیامت میں ان کے جملہ تقصیر کے واسطے اس کی موجب ہوں گی، اگر بلا تکر حضور علیہ السلام سے کہیں گے انت دوسری ما احد نو سعدک اور رسول مقبول علیہ السلام جہاں بریلوی اور اس کے اتباع کو کھٹا کھٹا فرما کر اپنے خواص موروث و شفاعت محمود سے کتوں سے بدتر کر کے دھنکار دیں گے ہر مت مرحومہ کے اجر و ثواب و منار لی و نیم سے محروم کئے جاویں گے، موز اللہ

کئے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حسام المکر میں کے شائع ہونے کے بعد دیوبندی حضرات نے اپنی جاں بچانے کے لئے اپنی عبارتوں میں خود قطع و برید کی، اور اپنے اصل عقائد کو چھپا کر علماء عرب و عجم کے سامنے بل سنت کے عقیدے ظاہر کئے، جس پر علماء دین نے تصدیق فرما میں، چونکہ اس مختصر رسر میں تفصیل کی گنجائش نہیں اس لئے صرف ایک دلیل اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں، ملاحظہ فرمائیے۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں دیوبندیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ بہت اچھا آدمی تھا، اس کے عقائد بھی عمدہ تھے، دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱، ص ۱۱۱ پر مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ

"محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے مذہب ان کا سبلی قرآن و حدیث میں حدت تھی کہ وہ ان کے مقتدی اچھے ہیں، مگر ہاں جوحد سے بڑھ گئے ان میں فساد پیدا ہو گیا اور عقائد سب کے متحد ہیں، اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔ رشید احمد گنگوہی"

ناظرین کرام نے فتاویٰ رشیدیہ کی اس عبارت سے معلوم کر لیا ہو گا کہ دیوبندیوں کے مذہب میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کے عقائد عمدہ تھے اور وہ اچھا آدمی تھا، لیکن جب علماء حرمین طہیین نے دیوبندیوں سے سوال کیا کہ تاؤ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق تمہارا کیا عقائد ہے، وہ کیا آدمی تھا تو حید سازی سے کام لے کر اپنا مذہب چھپایا اور لکھ دیا ہم اسے خارجی اور غنی سمجھتے ہیں، ملاحظہ ہو "انہید" ص ۱۹، ۲۰۔

ہمارے نزدیک ان کا عقلمندی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے، اس کے چند

مطرحہ سر قوم ہے،

علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں
عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر حطاب
ہوئے، آپسے کو منکب مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان
ہیں اور جنوں کے عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے
اکل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان
کی شوکت توڑ دی۔

یہاں دیکھئے اپنے مذہب کو کیسے چھپایا اور فتاویٰ رشیدہ کی عبارت کو صاف ہضم کر
گئے، یہ تو یک نمونہ تھا، تمام کتاب کا یہی حال ہے کہ جان بچانے کے لئے اپنے مذہب پر پردہ
ڈال دیا، اپنی عبارات کو بھی چھپا دیا اب ماحرینِ خودی صمد فرامینِ روایت کرنے والے کون ہے۔

آخری سہارا

اس بحث میں ہمارے قارئین (حضرات علماء دیوبند) کا ایک سختی سہارا یہ ہے کہ
بہت سے اکابر علماء کرام و مشائخ عظام نے علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی، جیسے سند اکحد میں حضرت
مولانا رشاد حسین صاحب مجددی رام پوری رحمۃ اللہ علیہ اور قید عالم حضرت شیخ مہر علی شاہ صاحب
گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، اسی طرح بعض دیگر اکابر امت کی کوئی تحریر ثبوت تکفیر میں پیش نہیں کی
جاسکتی، اس کے متعلق گزارش ہے کہ تکفیر نہ کرنے والے حضرات میں بعض حضرات تو وہ ہیں جن
کے زمانے میں علماء دیوبند کی عبارات تکفیریہ (جن میں استزہام تکفیر حقیق ہو) موجود ہی نہ تھیں، جیسے
مولانا رشاد حسین صاحب رام پوری رحمۃ اللہ علیہ، اسکی صورت میں تکفیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

اور بعض وہ حضرات ہیں جن کے سامنے میں اگرچہ وہ عبارات شائع ہو چکی تھیں، مگر اس کی نظر سے نہیں گزریں، اس لئے انہوں نے تکفیر نہیں فرمائی، ہمارے مخالفین میں سے سچ تک کوئی شخص اس امر کا ثبوت پیش نہیں کر سکا کہ فلاں مسلم میں، افریقین یا رگ کے سامنے علاء دیوبند کی عبارات متنازعہ فیہا پیش کی گئیں اور انہوں نے اس کو صحیح قرار دیا، یا تکفیر سے سکوت فرمایا، علاوہ ازیں یہ کہ جن انکار امت مسلمہ میں افریقین کی عدم تکفیر کو اپنی برأت کی دلیل قرار دیا جاسکتا ہے، ممکن ہے کہ انہوں نے تکفیر فرمائی ہو اور منقول نہ ہوئی ہو، کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ کسی کی کہی ہوئی ہر بات منقول ہو جائے، بہد تکفیر کے باوجود عدم نقل کے احتمال نے اس آخری سہارے کو بھی ختم کر دیا۔ واللہ الحمد۔

ایک تازہ شبہ کا جواب

ایک مہربان نے تازہ شبہ یہ پیش کیا ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے ہمیں کے رکعت کا ثواب ملے گا، ہم خواہ مخواہ کسی کو کافر کیوں کہیں تو میں آمیز عبارات لکھنے والے مر گئے، اس دنیا سے رخصت ہو گئے، حدیث شریف میں وارد ہے اذ کرو معوا کہہ مالمہر تم اپنے مردوں کو خیر کے ساتھ یاد کرو، پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مرتے وقت انہوں نے توبہ کر لی ہو، حدیث شریف میں ہے انما الاعمال بالحوال مالمعوا تیم اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے، ہمیں کیا معلوم کہ ان کا حاتمہ کیا ہوا شاید ایمان پر اس کی موت واقع ہوئی ہو۔

مکا جواب یہ ہے کہ کفر و اسلام میں امتیاز کرنا ضروریات دین میں سے ہے، آپ کسی کافر کو مہر بھر کافر نہ کہیں، مگر جب ان کا کفر سامنے آجائے تو یہ بتائے کفر اسے کافر نہ ماننا خود کفر میں مبتلا ہوتا ہے، بے شک اپنے مردوں کو خیر سے یاد کرنا چاہیئے، مگر تو ہیں کرنے والوں کو مومن اپنا

نہیں سمجھتا۔ وہ واقع میں اپنے ہو سکتے ہیں اس لئے مضمون حدیث کو اس سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ خاتمہ پر اعمال کا دار و مدار ہے، مگر یاد رکھئے، دوم آخر کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اور اس کا تال بھی اس کی طرف منطوق ہے، احکام شرع ہمیشہ ظاہر پر مرتب ہوتے ہیں، اس لئے جب کسی شخص نے معاذ اللہ عنہ یا احترام کفر کر لیا تو وہ جس شرعی کی رو سے قطعاً کافر ہے، تا دہشتہ تو یہ نہ کرے، اگر کوئی مسلمان ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا تو کفر و اسلام میں امتیاز نہیں کرتا، اگر عام ہے کہ کفر و اسلام کو معاذ اللہ یکساں سمجھتا کفر قطعی ہے، لہذا کافر کو کافر نہ مانتے والا گھٹیا کافر ہے، اور اگر بعض ماس ہم یہ تسلیم کریں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیں کرنے والوں کو کافر نہ کہنا چاہئے، اس لئے کہ شاید انہوں نے توبہ کر لی ہو اور خاتمہ بالخیر ہو گیا ہو، تو اسی دلیل سے مراد یہ کہ کافر کہنے سے بھی ہمیں اس کی پابندی کی جائے، اعلیٰ احمد قادری اور اس کے قبیلین سب کے حق میں یہ احتمال پیدا جاتا ہے کہ شاید اس کا خاتمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان پر مقدر فرمادیا ہو، تو ہم انہیں کس طرف کافر کہیں، لیکن ظاہر ہے کہ مراد انہوں کے بارے میں یہ احتمال کا رد نہیں، تو گستاخانہ بات کے حق میں یہ نیکو مفید ہو سکتا ہے۔

ایک ضروری تنبیہ

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ تو تین آمیز مہارات پر تو سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں، اور ہر اوقات مجبور ہو کر اقرار کر لیتے ہیں کہ واقعی اس مہارت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ہیں ہے، لیکن جب ان مہارات کے قائلین کا سوال سامنے آتا ہے تو سکت اور مثال ہو جاتے ہیں، اور اپنی ستادی شائستگی، میری سریدی یا رشتہ داری وغیرہ تعلقات دنیوی خصوصاً کاروباری تجارتی نفع و نقصان کے پیش نظر ان کو چھوڑنا، ان کے گھر کا اقرار کرنا، رگ و رانہ نہیں کرتے، ان کی

خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسبِ دلیل آیتوں کو ضلّہ سے دل سے ملاحظہ فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْسَبُوا كَمًا وَاخْوَانَكُمْ وَبَاءَ مَا يَحْسِبُونَ
الْكُفْرَ عَمَى لَا يَحْصُونَ مِنْ بَيْنِهِمْ مَكِيدًا فَذَرْنَهُمْ الظُّلُمَاتِ فِي
مَنَاسِكِ الْأَيْدِ كَمًا وَاخْوَانَكُمْ وَارْجِعْ إِلَى كَمٍّ وَاخْوَانَكُمْ
أَمْوَالُكُمْ أَتَقْبِرُونَهَا حَتَّى تَبْعَثُوا بِهَا دَهْرًا وَمَا كُنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ
بِهَا احْتِ الْبِكَمِ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فِي سَبِيلِ فِقْرِ بَصُورٍ حَتَّى يَأْتِيَ بِنَافِ
بَاهِرَةٍ وَنَنَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ۔ (سورہ التوبہ، آیت ۳۴، ۳۵)

(ترجمہ) اے ایمان والو! اگر تمہارا اپنے اور اپنی قوم کے ساتھ میں
کفر کو عزیز رکھیں تو ان کو ہتھکڑی سے باندھ دو اور جو تم میں سے ایسے باپ بھائیوں
کے ساتھ دوستی کا برتاؤ رکھے گا تو ایسی ٹوٹ ہیں جو خدا کے نزدیک ظالم ہیں،
اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ مسلمانوں سے فرما دیجئے کہ اگر تمہارے باپ
اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبہ دار اور
مات جو تم نے کئے ہیں اور سوار گری جس کے منہ اپڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو،
اور مکانات جن میں رہتے ہو تم پسند ہو، اگر یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور
اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو درحقیقت یہاں
نیک کہ اللہ اپنے حکم کو پھیلے، اور اللہ تعالیٰ مافراہوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔

سادوںوں آیتوں کا مطلب واضح ہے کہ عقیدے اور ایمان کے معاملے میں اورنگی کے

کاموں میں بہ اوقات خوش واقارب کہہ اور برادری، محبت اور دوستی کے تعلقات حائل ہو جایا کرتے ہیں، اس لئے ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں کو ایمان سے زیادہ کھرخیر ہے، ایک موسم انہیں کس طرح عریز رکھ سکتا ہے، مسلمان کی شان نہیں کہ ایسے لوگوں سے رفاقت اور دوستی کا دم بھرے۔ وحد اور رسول کے دشمنوں سے تعلقات استوار کرنا یقیناً گنہگار بننا اور اپنی جاسوں پر ظلم کرنا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ اور اعداء ملتہ الحق سے اگر یہ خیال مافح ہو کہ کتب اور برادری پھوٹ جائے گی، استادی شاگردی یا دنیوی تعلقات میں خلل واقع ہوگا، اسواں کتب ہوں گے، یا تجارت میں نقصان ہوگا، راحت اور آرام کے مکانات سے نقل کرے آرام ہوتا پڑے گا تو پھر ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے عذاب کے حکم کا حکم رہتا چاہیے، جو جس نفس پرستی، دنیا طلبی اور تن آسانی کی وجہ سے ان پر آنے والا ہے۔

اے خدا سے اس ذات اور دانش و شاد سے ہے بعد از مومن کسی دشمن رسول سے ایک آن کے لئے بھی اپنا تعلق برقرار نہیں رکھ سکتا، نہ اس کے دوس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے والوں کے کافر ہوئے کے متعلق کوئی شک باقی رہ سکتا ہے۔

حرف آخر

دعوت ہندی مبلغین و مناظرین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہم خیال علماء کی بعض عبارات بزم عمر خود قابل اعتراض قرار دے کر پیش کیا کرتے ہیں۔

اس کے متعلق سر درست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ مگر فی الواقع علماء اہل سنت و کتابوں میں کوئی توہین آمیز عبارت ہوتی تو علماء دعوت ہندی پر فرض تھا کہ وہ ان علماء کی تکفیر کرتے جیسے

کہ علماء اہل سنت نے علماء دوجہ بند کی عبارات کفریہ کی وجہ سے تکفیر فرمائی، لیکن مرد واقع یہ ہے کہ دوجہ بندیوں کا کوئی عالم آج تک اہل حقیت یا ان کے ہم خیال علماء کی کسی عبارت کی وجہ سے تکفیر نہ کر سکا، نہ کسی شرعی قیادت کی وجہ سے ان کے پیچھے نہ رہنے کو ناجائز قرار دے سکا، دیکھئے دوجہ بندیوں کی کتاب "تخصیص الکامیر" مخطوطات مولوی شرف علی صاحب قندھاری، شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ دہلی، جس ۱۰۰۹۹ پر ہے۔

"ایک شخص سے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے مار پڑھیں تو مار ہو جائے گی یا نہیں؟ فرمایا (حضرت عظیم الامتہ مدظلہ العالی نے) ہاں ہم اس کو کانٹ نہیں کہتے۔"

اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے

"ہم بریلی والوں کو ملے ہوئے کہتے ہیں۔"

اس سلسلہ میں مولوی اشرف علی صاحب قندھاری کا ایک اور سطر یہ مخطوطات حنفیہ فرمائیے، "الافاضات الایومیہ" جلد پنجم، مطبوعہ اشرف، مطابع، قندھارہ بیون (ضلع مظفر نگر) ص ۲۲۰ پر مخطوط نمبر ۲۲۵ میں مرقوم ہے۔

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ دوجہ بند کا بڑا جلسہ ہوا تھا اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دوجہ بندیوں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے، میں نے کہا ہماری طرف سے کوئی جگہ نہیں، وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں، ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو تہادہ کرو (مزاحاً فرمایا کہ ان سے کہو کہ آادہ، نرا گیا) ہم سے کیا کہتے ہو۔

اس عبارت سے یہ حقیقت رو روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ علماء اہل سنت (جس میں بریلوی کہا جاتا ہے) دیوبندیوں کے نزدیک مسلمان ہیں، اور ان کا امن ہر قسم کے کفر و شرک سے پاک ہے، حتیٰ کہ دیوبندیوں کی نماز ان کے پیچھے جائز ہے، عبارت منقولہ پارہ سے جہاں اصل مسئلہ ثابت ہو، وہاں علماء دیوبند کے مجدد اعظم، حکیم الامت مولوی شرف علی صاحب تہذیب اور مخصوص دہیت کا نقشہ بھی سامنے آ گیا۔ جس کا "میزہ دار مولوی اشرف علی صاحب کے ملفوظ شریف کا یہ جملہ ہے کہ "ان (بریلویوں) سے کہو کہ آمادہ فرآ گیا۔"

دیوبندی حضرت کو چاہیے کہ اس جملہ کو مار مار پڑھیں، واپسے عارف ملت و حکیم امت کے دوق حکمت و معرفت سے کیوں اندور ہو کر اس کی دوریں۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ملفوظ منقول الصدور سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ بعض عمال و علماء مختلف فیہ کی بنا پر ملت میں جو بدکار اہل سنت (بریلویوں) کو کافر و مشرک قرار دینا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز یا مکروہ کہنا قطعاً غلط، باطل محض اور بد دلیل ہے، صرف بغض و عناد ورتصب کی وجہ سے انہیں کافر و مشرک کہا جاتا ہے، ورنہ درحقیقت اہل سنت (بریلوی) حضرات کے عقائد و اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی، جس کی بناء پر انہیں کافر و مشرک قرار دیا جاسکے، یا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا جاسکے۔

بمیں امید ہے کہ یہ چند امور جو ہم نے پہلے بیان کئے ہیں، ان شاء اللہ العزیز مستندہ جمل کر ہمارے ناظرین کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

اب آئندہ صفحات میں دیوبندی حضرات اور اہل سنت کا مسلک ملاحظہ فرما کر حق و باطل میں قیام کیجئے۔
سید احمد سعید کاظمی غفرلہ۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء

۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مقتدا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے شاگرد رشید مولوی حسین علی صاحب، ساسی واپس پھر اس ضلع میانوالی پورہن کے شاگرد و محض دیگر علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو اس کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔ دیکھئے مولوی حسین علی صاحب مٹی تفسیر بیغۃ اہمیر ان ۱، مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور پاراول، صفحہ ۱۵۵، ۱۵۸ پر قاسم فرماتے ہیں۔

”اور نسان خود بخود ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں، اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا، اور آیت قرآنہ جیسا کہ ”وہلکم اللہ“ وغیرہ بھی اور حادث کے الفاظ بھی اس مذہب پر متعلق ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک علم الہی کا منکر خدج از اسلام ہے۔ دیکھئے شرح فقہ کبر، ص ۱۰۱
”مَنْ اعْتَصَمَ بِاللَّهِ لَا يَحْتَمِلُ الْإِشْتِبَاحَ وَلَا حُجَّتُهَا فِيهِ كَلْفُ مَنْ عَدَّ فَاقَهُ مِنْ بَهِلِ الْبِدْعَةِ“

اس تفسیر کے ص ۱۰۲ پر خری طریقہ ہے ملاحظہ فرمائیے۔

یہ تقریریں جو آتی ہیں حضرت صاحب (مولوی حسین علی) سے غلام حاکم سے نقل شدہ کہ وہ انہی ہیں اور بدت خود ان پر نظر فرمائی ہے۔

(بیغۃ اہمیر ان مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور پاراول، ص ۱۵۵)

(ترجمہ) ”جس شخص کا یہ عقائد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے وقوع ہونے سے پہلے نہیں جانتا اور کافر ہے، مگر چاس کا قائل نکل یہ عت سے شمار کیا گیا ہو“

”یہ کہ یہ وہی عدم اللہ اور اس قسم کی دیگر آیات و احادیث میں مجاہدین و غیر مجاہدین اور مومنین و منافقین کا خیال رہا ہی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو مومنین سے اور غیر مجاہدین کو مجاہدین سے ابھی تک جدا نہیں کیا اسلئے (علم الہی کے مطابق) انہیں الگ کر دیا جائے گا، یہاں ”علم“ سے ”تمیز“ مراد ہے، ”فبعض اللہ“ بخلاف ”فبعض اللہ“ کے ہے، ایسے اللہ تعالیٰ کے قول ”بسم اللہ المحبت من اللہ“ میں غیبت کا طیب سے جدا ہونا منصوص ہے۔ یہی ہی اس آیات میں (حسین مولوی حسین علی نے اسی علم الہی کی دلیل سمجھا) مومنین و منافقین اور مجاہدین و غیر مجاہدین کا یہ دوسرے سے الگ ہونا اور ہے دیکھئے بخاری شریف، جلد ثانی، صفحہ ۳۰ پر مرقوم ہے ”فبعض اللہ عدم اللہ ذلک انما ہی سرلة فبعض اللہ“ لکھو نہ بسم اللہ المحبت۔ اس میں

یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ خدائے عظیم و خیر کو ان کا علم نہیں اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا

ہے۔

اس مقام پر یہ کہنا کہ اس عبارت میں مولوی حسین علی صاحب سے چاند بھائی نہیں کیا بلکہ مسترد کا درجہ مل گیا ہے۔ انتہائی مسخ و خرابی ہے، اس لئے کہ جب مولوی صاحب مدظلہ سے قرآن و حدیث کو اس درجہ پر سلیقہ مانا تو اس کی حفاظت کو تسلیم کر لیا خواہ وہ مسترد کا درجہ ہو، مگر دوسرے کا قرآن و حدیث جس پر سلیقہ سے اس کا انکار ہو سکتا ہے۔

۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند اللہ تعالیٰ کے حق میں کذب کے قائل ہیں، دیکھئے ضمیمہ براہین قاطعہ، مطبوعہ

سراڈھور، مصلیٰ ۱۳۷۲ء۔

”انجیصل امکاں کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے“

اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قدوسی رشیدیہ، جلد اول، صفحہ ۱۹ پر تحریر فرماتے

ہیں۔

”پس مذہب جمیع معتقین اہل اسلام و صوفیائے کرام و علمائے عظام اس مسئلہ میں

یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔“ ا۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کہتے ہیں کہ کذب علیٰ تحت قدرت باری تعالیٰ ہوئے سے بعدوں کے بھوت

کی تخلیق اور اس کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے پر قدرت خداوندی کا ہونا مراد ہے یا یہ مقصد ہے کہ اللہ

تعالیٰ بذاتہ خود صفت کذب سے متصف ہو سکتا ہے، اگر پہلی شق مراد ہے تو آج تکہ کسی سنی نے

اختلاف نہیں کیا، پھر یہ کہنا کہ امکاں کذب کے مسئلہ میں شروع سے اختلاف رہا ہے بالکل محض

اور جہالت و غلط فہمی ہے اور اگر دوسری شق مراد ہو تو اس سے بڑھ کر شاہ ابوبیت میں کیا گستاخی

ہو سکتی ہے کہ محاذ اللہ اللہ تعالیٰ کے متصف بالکذب ہونے کو ممکن قرار دیا جائے، اہل سنت کے

مردیک ایسا عقیدہ کفر خالص ہے۔ اعاذ باللہ منہما۔

ب۔ براہین قاطعہ، ص ۱۰۷ ”امکاں کذب کا مسئلہ اب جدید کسی سے نہیں نکلا بلکہ قدامت میں اختلاف ہوا ہے۔

۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

کبراء علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کریم نے کفار کو اپنی فصاحت و بلاغت سے عاجز نہیں کیا تھا اور فصاحت و بلاغت سے عاجز کرنا علماء دیوبند کے نزدیک کوئی کمال بھی نہیں، چنانچہ مولوی حمیس علی صاحب تمیز رشید مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی کتاب "ہدئے النہج" میں لکھتے ہیں:

"یہ خیال کرنا چاہئے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے رہتا، کیونکہ قرآن عامی واسطے کفار فصحاء و بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں"۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب ہے کہ قرآن کریم نے یقیناً اپنی فصاحت و بلاغت سے کفار فصحاء و عرب کو عاجز کیا تھا اور قرآن کی یہ شان اعجاز قیامت تک باقی رہے گی، جو شخص اس عاجز قرآنی کا منکر ہے اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کو کمال نہیں سمجھتا وہ دشمن قرآن و محمد و بے دین حارثی و اسلام ہے۔

۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور شیطان اور ملک الموت کو کئے گئے محیط زمین کی وسعت علم و عمل شرعی سے ثابت ہے اور آخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس علم کا ثابت کرنا شرک ہے، دیکھئے "براہین قاطعہ" مصنفہ مولوی ظہیر احمد صاحب آئینہ نقوی و محدثہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، مطبوعہ سرائے پور۔

”اعمال عور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عام کو خدایہ نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس قاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایسے کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔“

اسی براہیں قاطعہ کے صفحہ ۵۲ پر ہے۔

”اہل ممکن میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے انقضائے ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے علمی و ادبیاتی نہ ہو۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں شیطان کے سے محیط زمین کا علم ثابت کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اس کی نفی کرنا یا رجحان رسالت کی سخت توہین ہے۔

اہل سنت کے نزدیک شیطان و ملک الموت کے محیط زمین کے علم پر قرآن و حدیث میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی، جو شخص نص کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن و حدیث پر نہایت ہی ناپاک جہتان باندھتا ہے، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو نصوص قطعیہ کے خلاف کہتے بھی قرآن و حدیث پر انتراء عظیم ہے قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں ہوئی جس سے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے حق میں محیط زمین کے علم کی کمی ہوتی ہو، بلکہ قرآن وحدیث کے بے شمار اصول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے چیز کا علم ثابت ہے۔
اہل سنت کا مسلک ہے کہ کسی مخلوق کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم کی کمی ثابت کرنا حضور کی شہادت میں بدترین گستاخی ہے۔

۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ اپنی عاقبت کا علم ہے نہ دجہ رکے پہنچے تصور جاتے ہیں، ہاں یہاں قاعدہ کے صفحہ ۱۵ پر ہے۔
”خدا فرما کر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ وہ لا یدرون ما بعدی میں ولا مکمل اور شیخ عبدالحق دہلوی نے یہ نہ تصور کیا کہ یہ کچھ نہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی ہی نہیں بلکہ تمام زمین و آسمان کی بھی عاقبت کا حال جانتے ہیں اور زمین و آسمان کا کوئی گوشہ نگاہ رسالت سے مخفی نہیں۔

و لا یفہم الا ذی والی حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے اور دوسروں کے اسی مکارے کا علم ہونے پر استدلال کرتا انتہائی مضحکہ خیز ہے، کیا قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عسی زہد معاشی و مہم محمود اور بلا خسرہ خیر لث میں لاویں وارہیں ہو، اور کیا مومنوں کے حق میں ید علی المصیبین و نمو معات حبس

سحری میں مسجد لاہر مسجد میں، (آریہ) قرآن مجید میں موجود نہیں؟ پھر کچھ میں کہیں آتا کہ حضور کے علم کی کمی کس بنا پر کی جاتی ہے، حدیث لاہری کے معنی صرف یہ ہیں کہ میں بغیر تعلیم حد و ہدی کے شخص انکل سے کہیں جو نما کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا، وہی حدیث جو بخاری روایت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ پیش کی گئی ہے اس کے متعلق پہلے تو یہ عرض ہے کہ شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگر اس حدیث کو لکھا ہے تو وہ بطور نقل و کلمات کے تحریر فرمایا ہے، اس کو روایت کہتا ہے جہاں جہاں ثبوت دیتا ہے، پھر غلط یہ ہے کہ یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب "مدارج الملوک" (فارسی، جلد ۱ صفحہ ۷) میں اس روایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں "جو ہش آیت کہ اس شخص اصلی مدار و روایتی ہواں صحیح شدہ" کسی بے اصل روایتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات علمی کا انکار کرنا اہل سنت کے نزدیک بدترین جہالت و صلاحت ہے۔

۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مولوی صاحبان کے مقتدا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو رید و محرر، بچوں، پاگلوں بلکہ تمام حیوانوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دینا، منکر فرمائیے "حفظ الایمان" مصنف مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، صفحہ ۸

"پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جائے اگر جہول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ یہ غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو رید و محرر بلکہ ہر بھی دجھوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شاہ جوت کی شدید ترین قویں و تنقیض ہے۔

کے بغیر جو ہر یوں کا مذہب

حضرات علامہ ابو بندہ کے نزدیک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دلی میں، نایل اور گدھے کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے مدیکھے علامہ ابو بندہ کی سند و مصدق کتاب "اصراط مستقیم" صفحہ ۸۶، مطبوعہ مجتہدی دلی۔

"از سوسہ ۲۰ خیال جو موت" یہ نہ سمجھتے کہ صرف موت ہوئے شیخ و امثال میں از مخلص کو جناب رسالت تاب باشند چھ یں مرتبہ بدتر از استغرق در صورت کا آخر خود راست۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مسلک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک تحصیل ہر ذکا موقوف علیہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ کو دل میں حاضر نہ مقصد عبادت کے حصول کا درجہ اور وسیلہ عظمیٰ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانے کو گائے نیل کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدتر کہنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ قویں شدیدہ ہے جس کے تصور سے ممکن کے بدل پر رو تگئے کھڑے ہو جاتے ہیں، اہل سنت ایسا کہنے وے کو جسمی اور ملعون تصور کرتے ہیں۔

۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبند کے مقتدر علماء کے نزدیک لفظ ”رحمتہ للعلیین“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ نہیں، اقوامی رشیدیہ حصہ دوم، صفحہ ۹ پر تحریر ہے۔

”رسول۔ لفظ رحمتہ للعلیین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

جواب۔ لفظ رحمتہ للعلیین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک رحمتہ للعلیین خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صفت جمیل ہے، اس میں دوسرے کو شریک کرنا محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو گھٹانا ہے۔

۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک قرآن کریم میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے۔ ملاحظہ فرمائیے تجلیر الناس، صفحہ ۳، مصنف مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند۔

”بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گدازش ہے کہ اہل معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ ظہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد

اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا
 کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں
 و سکر رسول اللہ و خانم النبیین فرماتا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا
 ہے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو لفظ عہد النبیین وارد ہوا ہے، اس کے
 معنی منقول متواتر "آخر انہیں" ہی ہیں، جو شخص اس کو عوام کا خیال قرار دیتا ہے، وہ قرآن کریم
 کے معنی منقول متواتر کا منکر ہے۔

۱۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی
 کوئی نبی پیدا ہوتا پھر بھی حضور کی حاتمیت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ دیکھئے اسی تہذیب الناس کے صفحہ
 ۸۸ پر مرقوم ہے۔

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہوتا پھر بھی حاتمیت محمدی
 میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی دور زمین میں یا فرض کیجئے
 اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض محال بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی

پیدا ہو تو خاتمہ محمدی میں ضرور فرق آئے گا جیسا کہ بقرض کمال دوسرا الہ پیدا جائے تو اللہ تعالیٰ کی توحید میں ضرور فرق آئے گا، جو شخص اس فرق کا منکر ہے وہ نہ تو حید باری کو سمجھ، نہ ختم نبوت پر ایمان لایا۔

۱۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزِ زبان کا علم اس وقت حاصل ہو جب حضور کا معاملہ علماء دیوبند سے ہو گیا، اس سے پہلے حضور اردو نہ جانتے تھے، دیکھئے براہین قاطعہ میں مولوی طفیل احمد صاحب ایپٹھوی صلی ۲۶ پر لکھتے ہیں۔

”مذہب دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے کہ صد ہا عام یہاں سے پہلے نہ ہو سکتا اور اس میں وسعت حدیث سے ۱۴۰۰-۱۵۰۰ میں جب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مذہب دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی، سبحان اللہ اس سے رشید اس مذہب کا معلوم ہوا۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازل امر سے ہر زبان کے عالم ہیں، جو شخص حضور کے لئے کسی زبان کے علم کو اس اہل زبان سے معاملہ ہوئے کے بعد ثابت کرے اور اس کا مسلک یہ ہو کہ حضور کو یہ زبان اس وقت آگئی جب اس زبان والوں سے

حضور کا معاملہ ہوا، یعنی اس سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس رہاں کے عالم نہ تھے، وہ شخص کمالا تہ رسالت کو بجر و ج کر رہا ہے۔

۱۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کو ایسی خواتین نظر آتی ہیں جن میں وہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرتا ہوا دیکھتے ہیں، پھر حضور کو گرنے سے روکتے اور پچھتے ہیں، دلیل کے طور پر مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب تگمھی کا رشاد ہفتہ اخیر ان صلف پر دیکھئے۔

”وہ رہاں نہ مسقطی مسکھہ، اعصمتہ و الفساقہ“

ترجمہ۔ (اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور گر رہے ہیں، تو میں نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچایا)

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا منک ہے کہ ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی دوسری چیز مراد نہیں لی جاسکتی، جس نے حضور کو دیکھا اس سے رازیب حضور ہی کو دیکھا، ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ (معاذ اللہ) میں نے حضور کو گرتا ہوا دیکھ کر حضور کو گرنے سے بچایا وہ بارگاہ رسالت میں دریدہ و بے نہایت گستاخ ہے۔

۱۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

علاء دہلوی کے مقتدا، مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں بھی "لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہم صل علی سیدنا ونبینا وصورنا" شرف علی پڑھے کو اپنے قبیح سنت ہونے کا شارہ نہیں قرار دے کر پڑھے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی، دیکھئے روئے ادسا طرہ (شہر) گیا (ضلع صوبہ بہار، بھارت)، ماہنامہ الفرقان، جلد ۳، شمارہ نمبر ۲ کے صفحہ ۸۵ پر دیوبندی حضرات کے مابین نارماناظر مولوی منظور احمد سنہلی مدنی کی تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ مآلہاب کے رہنے والے ہیں، اسوں نے مولانا تھانوی کو ایک طویل خط لکھا ہے، حیر میں اپنے خواب کا واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں، کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلہ شریف "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جہ صورت کا نام دیتا ہوں، اسے میں دل سے اندر خیال پیدا ہو کہ تجھ سے ملطبی ہوئی، کلہ شریف کے پڑھنے میں، اس کو صحیح پڑھنا چاہئے، اس خیال سے دوبارہ کلہ شریف پڑھتا ہوں، دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے، حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلہ نکلتا ہے، دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن تنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا ایچہ اس کے کہ وقت جاری ہو گئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری اور مجھ کو مضمون ہوتا تھا کہ میرے

اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی، اس لئے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسّی تھی اور اثرات طاقّی بدستور تھا، لیکن جب حالت بیداری میں کلہ شریف کی غلطی پر خیال آیا تو اس بات کا ردہ ہوا کہ اس خیاں کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے، بایں خیال بندہ بینہ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں ”میں صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں، مگر اب خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں۔“

اس خط میں جو، اللہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا، تہہ کھڑا ہے، اس کے جواب میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے جو عبارت لکھی وہ ہم اسی ”روئے امنا طرہ کیا“ سے نقل کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے ”روئے امنا طرہ کیا“ ”صفحہ ۸۷“ اس واقعہ میں تسکینی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ جو اللہ تعالیٰ مبین سنت ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مولانا اشرف علی کے خبیث اور ناپاک الفاظ کلمہ ستہ کفر یہ ہیں، خوب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا، پڑھنے والے کے مغضوب الٰہی ہونے کی دلیل ہے، جو شخص بے اختیار ان کو ادا کرتا ہے وہ غلبہ شیطانی سے مغلوب ہو کر بے اختیار ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف اس سبب اختیار کی

تسبیست کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف علی تھا نوحی کے قبیح سنت ہونے کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اس کے اختیار کو سب کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کلمات کفریہ اس کی زبان پر جاری کرانے گئے تھے، مزید غضب الہی اور عذاب خداوندی کا موجب ہے۔ بھانک ہڈ بہتاس عظیم۔

اہل سنت کے نزدیک جنت مکرورہ اغوا اور اضلال شیطان سے ہے، جس سے توبہ کرنا فرس ہے، مگر خدا غواست قائل ایسی حالت میں توبہ سے پہلے مر جائے تو باری اور جنسی قرار پائے۔

۱۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے پیشوا مولوی حسین علی صاحب ساکن واں پھر اس خلع سہ نوالی کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب رویتیں سب سے سب سب رضی اللہ عنہما سے بغیر عدت گزارے نکاح کر لیا، بلقہ اخیر اس صفحہ ۴۶ پر ہے۔

”اور قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی، جیسا کہ سب کو طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بدعت نکاح کر لیا۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں یہ کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے کہ حضور نے عدت گزارنے سے پہلے حضرت سب سے نکاح کر لیا، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام

نے اس کی عدت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح تک نہیں بھیجا جیسا کہ مسلم شریف جلد ۱۳ صفحہ ۳۶۰ پر حدیث شریف در ہے۔

”لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ رَجُلٍ قَالَ وَ سَوْرَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرِيَدٍ
فَادَّكَرَهَا عَلَى الْحِلْمِ“

یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رید سے فرمایا کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو، لہذا جو شخص حضور پر یہ افتراء کرتا ہے وہ بارگاہ رسالت کا سخت ترین دشمن اور بدترین گستاخ ہے۔

۱۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہئے، تقویٰ الایمان نہ کہ کبر ۳۳ ہے۔

”سب انسان ہمیں میں بھائی ہیں، جو بڑا اور رگ ہو وہ بڑا بھائی ہے، سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں جس طرح تمام حضرات انبیاء علیہم السلام پی متوں کے روحانی باپ ہیں اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں، اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ارواح مطہرات کو امہات المؤمنین فرمایا، لہذا حضرت نبیاء علیہم السلام بالخصوص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و

تکرمیم کی نبوت و رسالت اور ایوۃ روحانیہ کے موافق کی جائے گی، بڑے بھائی کی طرح اس کی تعظیم کرنا، ان کی شان کو گھٹانا اور ان کے حق میں بدترین قسم کی توہین و تنقیص کا مرتکب ہونا۔

۱۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مولوی اسماعیل صاحب دہلوی مصنف تقویت ایمان کا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرکز مٹی میں مل گئے، مدظلہ فرماتے: تقویت الایمان صفحہ ۳۴ پر مرقوم ہے ”یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملے گا ہوں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے ایک بڑے عالم، علامہ ابن حجر، دہلی کے رہنے والے تھے، ان کے حیات حقیقی کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں اور ان کے اجسام کریمہ صحیح و سالم رہتے ہیں، حدیث شریف میں وارد ہے: ”ان اللہ حرم عسی لا یرحمہ ان ما کون احسانا لابیہ فسی عسی یرحمہ“ (مشکوٰۃ، جلد اول صفحہ ۱۲۱)، اہل حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ عقائد رکھنا کہ معاذ اللہ حضور مرکز مٹی میں مل گئے صریح کفر اسی ہے اور حضور کی طرف منسوب کر کے یہ کہنا کہ معاذ اللہ میں بھی مرکز مٹی میں ملے والا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء محض اور شاہ قندس میں تو جہنم صریح ہے (العیاذ باللہ)

۱۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اپنی مدرسہ دیوبند کے نزدیک جس طرح حضور بی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم متصف بحیات بالذات ہیں بالکل اسی طرح معاذ اللہ دجال بھی متصف بحیات بالذات ہے اور جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا اسی طرح دجال کی بھی آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا، ملاحظہ فرمائیے مولوی صاحب مذکور اپنی کتاب ”سب حیات، مطبع قدیمی واقع دہلی صفحہ ۱۶۹ پر لکھتے ہیں۔

”چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام اس مجاہد اس کی تصدیق کرتا ہے فرماتے ہیں ہم عیسای و لاہم عسی او کما قال لیکن اس قیاس پر دجال کا حرام بھی ہو جاتا چاہئے، اس لئے جیسے اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت مشائیت ارواح مومنین جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں، متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی دجال بھی ہجرت مشائیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوئے اور دوسرے رکن حیات دل سے نہ ہوگی، اور موت و نوم میں استقامت ہوگا انقطاع نہ ہوگا اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیاد جس کے دجال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھتے تھے، اپنی لوم کا وہی حاکم ثابت کرتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نسبت ارشاد فرمادیا یعنی شہادت احادیث وہ بھی یہی کہتا تھا کہ تمام حیات و لاہم عسی۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے عقیدہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا متصف بحیات بالذات ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا کہ ہے جو حضور کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے چہ جائیکہ دجال لعین کے لئے ثابت ہو، اہل سنت تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات کے قائل ہیں مگر

بائذات حیات سے مصروف ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شاں ہے، اسی طرح ”نکاح کا سونا اور
 دس کا نہ سونا بھی ایسی صفت ہے جو احیاء علیہم السلام کے سوا کسی دوسرے کے لئے کسی دلیل شرعی
 سے ثابت نہیں، چہ جائیکہ قرآن و جہال کو دلیل شرعی سمجھ کر اس کے لئے بھی یہ وصف نبوت ثابت کر
 دیا جائے۔

فل سنت کے مسلک میں اسلام حیات اور موت کفر ہے اس لئے وجہ کو اگر مشافہ
 اور اوج کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر ہوئے کی وجہ سے صرف ممت بائذات ہوگا، نہ مصف
 نکیت بائذات۔ افاضل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی اوصاف و جہال کے لئے ثابت کرنا
 معاذ اللہ محققینِ شانِ نبوت ہے۔

۱۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

مقتدا احمد درجہ دوم ، انیس صاحب دہوی کی ہدایت میں ”قرین بارگاہ ایزد
 کی شان میں دریدہ دہلی اور پیر کی سے اشد ترین توہین و تنقیص کے چند نمونے۔“

۱۔ تقویت الایمان میں مولوی اسماعیل صاحب دہوی نے صفحہ ۹ پر لکھا
 ”لہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے شذ“۔

۲۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۰ پر تحریر کیا

”ہمارے جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر
 کاموں پر اسی کو پکاریں، اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا عمام
 ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا خالق اسی سے رکھتا ہے، دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں
 رکھتا اور کسی چوڑے چار کا تو کیا ذکر“۔

۳۔ تقویت الایمان صفحہ ۱۶ پر تحریر ہے

”اس کے دربار میں ان کا تویہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے، تو وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں۔“

۴۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں

”اس شہبشاہ کی تویہ مثال ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی، جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برہم پیہ کر لائے۔“

۵۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۶ پر ہے

”جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا حق نہیں۔“

۶۔ تقویت الایمان کے صفحہ ۱۶ پر ہے ”تویہ مثال“ (تویہ مثال) (۱۵)

”روں کے چاہے سے کچھ نہیں ہوتا۔“

اہل سنت کا مذہب

۱۔ اہل سنت کے نزدیک اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ صرف اللہ ہے

ایمان، مانا چاہئے اور کسی پر ایمان نہ مانا جائز نہیں، کفر خاص ہے، دیکھئے تمام امت مسلمہ کا متفقہ

عقیدہ ہے کہ جب تک اللہ، ملائکہ، آسمانی کتابوں، اللہ کے تمام رسولوں، یوم آخرت اور حیر و شر

کے منجانب اللہ مقدر ہونے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہ لائے، اس وقت تک مومن نہیں

ہو سکتا۔

ہو سکتا۔

۲۔ ہر مومن مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام کاموں میں شمعرف حقیقی صرف اللہ

۵۔ اہل سنت کا مذہب ہے کہ ملک و اختیار یا استقلال تو حاصر خداوندی ہے اور ملک و اختیار ذاتی کسی مخلوق کے لئے ثابت نہیں، جس لئے تعالیٰ کا دیا ہوا اختیار اور اس کی عطا کی ہوئی ملک عام انسانوں کے لئے دیکھ کر شریعہ سے ثابت ہے، اور یہ سب روش اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی غلط الجھن بھی شامل نہیں کر سکتا، چہ جائیکہ مجتہد ارادی اس کا انکار کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں علیٰ الیقین یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں، شانِ اقدس میں صریح تو ہیں ہے اور ان تمام خصوص شریعہ اور اور قطعیہ کے قطعاً خلاف ہے، جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ملک و اختیار ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ مقربین، رُکاء اور عبادت کے سب بلند مقام پر ہوتے ہیں کہ ان کی ذاتِ قدسیہ مطہر صفات ربانی ہو جاتے ہیں اور مستحق سے حدیثِ قدسی سے ہر سمیع و سہیہ ان کا دیکھنا، سنا، چمکنا اور ادھر وہ مشیت سب تجلے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے، وہ میدانِ تسلیم و رضا کے مرد ہوتے ہیں، اس کا چاہنا لہذا چاہتا اور اس کا راہ اللہ کا راہ ہوتا ہے، ایسی صورت میں حضور سید المرسلین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ ”رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا“ عظمہ شاہ رسالت کے منافی ہے، بلکہ مقامِ نبوت کی توہین و تنقیص ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ الہیہ کا مظہر اتم ہیں اور سب کی مشیت مشیتِ ایزدی کا ظہور ہے، تو اس کا پورا نہ ہونا معاد اللہ مشیتِ خداوندی کی ناکامی ہو گی، یہی توہینِ نبوت و رکھنا خاص سے اور کمال اتقیا علیہم السلام کی تنقیص اسی لئے کھر سے کہ کمالِ نبوت قطعاً صفاتِ الہیہ کا ظہور ہوتے ہیں۔

۱۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشرکی ہی کی جائے بلکہ اس میں بھی اختصار کیا جائے، تقویت الایمان صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے ”یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنہال کر یوں اور جو بشرکی ہی تعریف ہو وہی کرو، سو اس میں بھی اختصاری کرو۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک ہر بزرگ کی تعریف اس کی شان و مرتبہ کے، حق کی جائے گی کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشرکی ہی ہو تا تو ”تاج و تاجہ“ مترجمین سے بھی زیادہ ہوگی، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ان سے بلند و بالا ہے۔

۲۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے مذہب میں انبیاء و رسل خانگہ معاد اللہ سب کا کارے ہیں، تقویت الایمان صفحہ ۱۶، ۱۵ پر لکھ دیا۔

”اللہ جیسے برادرست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ ”اٹھ فائدہ“ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے، محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک محبوباں خداوندی انبیاء کرام رسل و ملائکہ عظام کے حق میں لفظ ”ناکارہ“ پولاتان کی شان میں بیسودہ گوئی اور دریدہ دہی ہے نعوذ باللہ منہ۔

۲۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق انبیاء و رسل کرام علیہم السلام کی شان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معاد اللہ چوبڑے چہار سے بھی گری ہوئی ہے، تقویت الیمان کے صلی ۸ پر ہے۔

”اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا جو یا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے ”گے چہار سے بھی ذیل ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں یہ مہارت حضرات انبیاء کرام و الہیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سخت ترس تو جین کا سونہ ہے۔

ہر چھوٹی اور بڑی مخلوق کے الفاظ سے بڑی مخلوق کے معنی رسل کرام اور اوسبہ عظام کا ہونا متعین ہو گیا ہے کیونکہ چھوٹی مخلوق کے لفظ سے چھوٹے مرتبہ کی کل مخلوقات عامہ در ہر بڑی مخلوق کے لفظ سے بڑے مرتبہ کی کل خاص مخلوق کے معنی بغیر تاویل و تاہل کے ہر شخص کی سمجھ میں آتے ہیں، تاہر سے کہ بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام اور اوسبہ عظام میں ہیں، اب انہیں بارگاہ خداوندی میں معاد اللہ چوبڑے چہار سے زیادہ ذیل کہنا جس قسم کی شدید توہین ہے محتاج تشریح نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے مقرب بندوں کو عبادِ مُکْرَمُونَ اور کسانِ عبد اللہ و حبیبؐ فرما کر انہیں اپنی بارگاہ میں بڑی عزت و بزرگی دلا اور وی وجاہت فرمایا ہے، نیز اپنے پاک بندوں کو شتمِ عظیم قرار دے کر اور ان کو مکرّمہ عبد اللہ انعام فرما کر ان کی شان بڑھائی ہے لیکن اس کے بالفاظِ دیوبندی علماء خصوصاً صاحبِ تقویتِ الایمان نے انہیں چوہڑے پھار سے زیادہ دلیل قرار دے کر اس کی توہین و تنقیص کی ہے، اہل سنت اس عبارت کو گندگی اور نجاست تصور کرتے ہیں اور ایسے عقیدہ کو کلمہِ خالص سمجھتے ہیں۔ (اعادۃ اللہ ص ۷)

۲۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضراتِ علماء دیوبند کے نزدیک معاد اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنہگار کی بات نہ کرے جو اس لوگ کی تقدیرت پر ایمان سے ملنے سے پہلے تھا۔
 ”سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنہگار کے منہ سے اتنی بات نکلے جتنی ہمارے دہشت کے ہے جو اس ہو گئے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اجماعِ مجہم السلام کے جو اس تمام انسانوں کے جو اس سے اتوی اور اعلیٰ ہیں، سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ حضور ایک گنہگار کی بات نہ کرے جو اس ہو گئے سخت ترین توہین و تنقیص ہے بارگاہِ نبوت میں۔

۲۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے مذہب میں فرشتوں اور رسولوں کو طاعت کہنا جائز ہے، مولوی حسین علی صاحب، ساکن دہلی پھر اس اپنی تفسیر جلفۃ النحر ان کے صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں

”اور طاعت کا معنی کسی عبد میں خود نہ جھوٹا عجب اس معنی بموجب طاعت جس اور ملائکہ اور رسول کو پوجنا جائز ہوگا۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک فرشتوں اور رسولوں کو طاعت کہنا ان کی حجت تو جین ہے اور ملائکہ و رسل کرام کی تو جین کرنے والا خارج از اسلام ہے۔

۲۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب اس کے معنی میں جھوٹا ہے۔ قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے مولوی محمد قاسم صاحب مالتوی اپنی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تصفیۃ العقائد مطبوعہ کتبہائی دہلی کے صفحہ ۴۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”۱۔ پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔“

۲۔ بالجملہ علی اعموم کذب کو متافی شانِ نبوت ہاں معنی سمجھتا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔“ (صفحہ ۴۸)

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر قسم کے کذب و معاصی سے علی الاعوام معصوم ہیں اور ان کے حق میں کسی معصیت کا تصور یا کسی قسم کے دروغ صریح کو ان کے لئے ثابت کرنا عسرت و ناموسیت و رسالت پر بدترین حملہ ہے۔

۲۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات اکابر دیوبند کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے صرف علم میں ممتاز ہوتے ہیں، عملی امتیاز انہیں حاصل نہیں ہوتا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی باقی مدد سر دیوبند اپنی کتاب تحذیر الناس میں صلوٰۃ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”نبیاء اپنی امت سے گرامتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں مساوات و ملائمتی مساوی ہو جاتے مکہ و مدینہ جاتے ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے جس طرح علم میں ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں، جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اس امتیاز کا منکر ہے وہ شان نبوت میں تعریف کا مرکب ہے۔

۲۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند اللہ تعالیٰ کے چھوٹے بڑے سب بندوں کو بے خبر اور نادان کہتے ہیں، دیکھئے تقویٰ الایمان صفحہ ۳۲ پر لکھا ہے۔

”ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں

اور نادان۔

اہل سنت کا مذہب

نبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بے قبر اور نادان کہنا بارگاہِ نبوت میں سخت درپردہ دہشتی ہے۔
اور ایسا کہنا بدترین جہالت اور گمراہی ہے۔

۲۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیوبند انبیاء علیہم السلام کو اپنی امتوں کا سردار کس معنوں میں مانتے ہیں، تقویت الایمان صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے۔

”جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سوائے معنوں کو ہر قبیلہ اپنی امت کا سردار ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی امت پر وہ سرداری حاصل ہے جو کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا تو جس رسالت ہے۔

۲۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک مفسرینِ جموع ہیں، مولوی حسین علی صاحب شکر دہلوی رشید احمد صاحب گنگوہی بلقہ العظیم بن صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں۔
”ادعوا الباب مبحثاً یاب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے، چونکہ نزدیک

تھے، اور باقی تفسیروں کا مذہب ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے عقیدہ میں تفسیروں کو کذب کہتے والا خود کذب ہے۔

۲۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب اور اس کے مقتدی و تابعیوں کے عقائد عمدہ تھے، تاہم وہی رشیدیہ مسائل صفحہ ۱۱۱ پر ہے۔

”سوال۔ وہابی کون لوگ ہیں اور محمد بن عبد الوہاب بھڑی کا کیا عقیدہ تھا اور کون لہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی معیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔“

الجواب۔ محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے، اور مذہب ان کا صحیح تھا، البتہ ان کے حواج میں شدت تھی، مگر وہ اور ان کے مقتدی ایسے ہیں، مگر ہاں جو وہ سے بڑے گئے، ان میں فساد گیا، عقائد سب کے متضد ہیں، اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔ رشید احمد گنگوہی۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبد الوہاب باقی، عاری ہے دیوبند کے عقائد، اس کے عقائد کو عمدہ کہہ دے اسی جیسے دشمنان دین صال و مضل ہیں۔

۳۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پیشوائے عہد دیوبند کے نزدیک کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اس کے سب مسائل صحیح ہیں اس کا رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے، اس خطہ فرمائیے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴۔

”سوال۔ تقویت الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قائل عمل نہیں یا کل اس کے مسائل صحیح ہیں۔

جواب۔ بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں۔ تمام تقویت الایمان پر عمل کرے۔“

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۱۴ پر ہے۔

”اور کتاب تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور روشرب و بدعت میں۔ جواب ہے، استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ و احادیث سے ہیں، اس کا رکھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت مولوی اسماعیل صاحب دیوبند کی کتاب تقویت الایمان کو تمام نیاہ کرام و ادیب و عظام کی توہین و تنقیص کا مجموعہ قرار دیتے ہیں، درحقیقت یہ محمد بن عبد الوہاب بھڑی کی کتاب ’التوحید‘ کا خلاصہ ہے جس میں تمام امت محمدیہ علی صاحبہا اصول و اختیار کو کافر و مشرک مگیا ہے، اور دس کھول کر خدا کے مقدس اور محبوب بندوں کی شان میں گستاخا۔“

۳۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء یا شیخ عبدالقادر کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی کہتے ہیں، پھر جو شخص جاں بوجھ کر انہیں ایسا نہ کہے ماس کو بھی ویسا ہی کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتے ہیں اور ان کے نکاح کو باطل سمجھتے ہیں ملاحظہ فرمائیے لٹوئی مسند جہ طبعہ النبی ان صفحہ ۴۔

”یا شیخ عبدالقادر یا خیر محمد بن علی بن پانی پتی چنانچہ عوامی گویند شرک و کفر است فتویٰ مولانا مرتضیٰ حسن صاحب با علم تعلیم دیوبند بحوالہ پرچہ خبر امرتسر ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۶ء۔“

ان عقائد باطلہ پر مطلق ہو کر انہیں کافر، مرتد، ملعون، جہنمی نہ کہنے والا بھی وہی مرتد و کافر ہے، پھر اس کو نہ ایسا کہے۔۔۔ بھی ایسا ہی نہ کہے۔۔۔ یحییٰ علی اولاد الروانی، کو کتب یحییٰ علی الجہلان والخرطین، تو صبح المراد من محمد فی الاستمداد، کار کافر ان کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد رکھنے والے کا بے کافر ہیں، ان کا نکاح کوئی نہیں، سب زانی ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک صحت و عقائد کے ساتھ یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور اس قسم کے تمام الفاظِ عداہ کہنا حار ہے، جو شخص کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتا ہے وہ وہاں کا براہِ ایمان کی شان میں گستاخی کر کے خود ہون جہنمی اور زانی ہے۔

۳۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک بزرگان دین کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کی مخلوق مان کر اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوتِ حسیم کر کے انہیں اپنا سفارشی سمجھنے والے اور ان کی مذہبی رویت پر کرنے والے (گویا صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے تمام مسلمان، اویہ، علماء، مجتہدین، صاحبین) سب کافر و مرتد اور ایجوہیل کی طرح مشرک ہیں، تقویتِ ایمان ص ۴ پر مرقوم ہے۔

”کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے، بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے، اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے، مگر یہی پکارنا اور بتیں مانتی اور نہ روئیا رکھنی اور اس کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی اس کا کفر و شرک تھا، سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گا کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی کہے، سو ذلیل اور اذیت میں مبتلا رہے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک ایسے لوگوں کو کافر و مشرک کہنا خود کفر و شرک کے وہاں میں جتنا ہوتا ہے، مقررین ہر گاہ خداوندی کے لئے مقید بالا ذیل تصرفِ طاقت و قدرت اور سفارشی ثابت کرنا حق اور درست ہے اور اس کا انکار موجبِ ضلالِ باعثِ نکال ہے۔

۳۳۔ دیوبندیوں کا مذہب

کافر علماء دیوبند کے حسب ذیل عقائد و مسائل متنبہ و دلیلِ عبارات و حوالہ جات منقولہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا عقیدہ رکھنا صریح شرک ہے۔

۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے سب حال ناجائز ہے۔

۳۔ تاریخ یقین پر قبروں پر جمع ہونا بغیر نفویات کے بھی گناہ ہے۔

۴۔ قبیع سنت اور دیندار کو دہانی کہتے ہیں۔

۵۔ تہجد وغیرہ ناجائز ہے قرآن شریف، دھک، طیبہ اور درود شریف پڑھ کر ثواب پہنچانا

اور چنے تقسیم کرنا سب ناجائز ہے۔

۶۔ چالیسواں اور گیارھویں بھی بدعت ہے۔

۷۔ کھانے یا شیرینی وغیرہ پر قاتح پڑھنا بدعت اور گمراہی ہے اور ایسا کرنے والے

سب بدعتی اور گمراہ ہیں۔

”فتاویٰ رشیدیہ“ حصہ اول صفحہ ۱۰۱ پر ہے

۱۔ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ فقہ

۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور ناجائز ہے۔

۳۔ یقین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے، خواہ اور نفویات ہوں یا نہ

ہوں۔

۴۔ اس وقت اور اس اطراف میں وہابی قبیع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں۔

۵۔ میر تقی عثمانی رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۱۰۱ پر ہے۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ فی زمانہ رواج

ہے کہ جب کوئی مرجع ہے تو اس کے عزیز و اقارب اس روز یا دوسرے روز یا

تیسرے روز یا کسی اور روز جمع ہو کر مسجد یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر بلا تعین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا متوفی کو بخشے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہیں؟ بیجا، کتاب توجروانی یوم الحساب حرمین، ص ۱۸۱، ۱۸۲۔

الجواب: صورت مسئلہ کا یہ ہے کہ جمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہم کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا کلمہ کے جمع ہو کر روز و فاقات میت کے یا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں۔

۶۔ اسی طرح قنوی رشیدیہ ص ۱۵۴ پر ہے۔

سوال: مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی ملا کر دینا درست ہے یا نہیں؟
جواب: چالیس روز تک روٹی نہ ملے تو بدعت ہے۔ جیسے عی گیارہویں بھی بدعت ہے، ملا پڑھائی رسم خود و ایصال ثواب مستحسن ہے۔ فقہ و اللہ تعالیٰ اعلم
بندہ رشید احمد گنگوہی

۷۔ اس کے علاوہ قنوی رشیدیہ ص ۱۵۴ پر ہے
مسئلہ: فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شرنی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا نہیں؟

الجواب: فاتحہ کھانے یا شرنی پر پڑھنا بدعت منکرات ہے ہرگز نہ کرنا چاہیے

۔ فطاریہ احمد

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت و جماعت کے عقائد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اعلیٰ خداوندی رسولوں کے لئے علم غیب حاصل ہونے کا عقیدہ یحییٰ ایمان ہے۔

۲۔ اہل سنت کے نزدیک بغیر وجوب التزام کے عقیدہ کے التزام کے ساتھ عرس کرنا جائز ہے اور بد التزام بھی جائز ہے۔

۳۔ تاریخ محض پر مزارات اولیاء اللہ پر مسلمانوں کی حاضری اور بزرگوں کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا اہل سنت کے عقائد کی رو سے نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے، بشرطیکہ وہاں لُح و فجور اور مصیبت نہ ہو۔

۴۔ اہل سنت نے روایت محمد بن عبد الوہاب سے تائید و وہاب کہتے ہیں، جن کے عقائد کی رو سے صرف وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے ہم مسلک اور ہم مشرب ہوں، باقی تمام مسلمانوں کو وہ کافر و مشرک اور مہاج الدم کہتے ہیں۔

۵۔ اہل سنت کے نزدیک تہجد وغیرہ اور قرآن شریف و کلمہ طیبہ و درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ارواحِ مؤمنین کو پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب جائز اور موجب رحمت و برکت ہے، بشرطیکہ یہ امور غلو میں اعتقاد اور نیک نیتی سے کئے جائیں۔

۶۔ چالیسواں، گیارہویں شریف اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا سب جائز اور باعثِ جہد و ثواب ہے، اور ایسے کرنے والے مسلمان صحیح عقیدہ اہل سنت و جماعت ہیں، اس کاموں کو بدعت قرار دینا اور ان کے کرنے والے کو بدعتی کہنا سخت گناہ اور

بدعت و منکرات ہے۔

۳۴۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی صاحبوں کے نزدیک بدعتی کے پیچھے نماز، کھروا، تحریر ہے، ملاوٹی رشیدیہ حصہ سوم صلیب ۴ پر ہے۔

”سوال۔ بدعتی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟“

الجواب۔ کھروا، تحریر ہے (فی در المختار باب الامت) واللہ تعالیٰ اعلم، ہندو رشیدی احمد گنگوہی مفتی متہ

اور اسی فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم کے صلیب ۵۱، ۵۰ پر ہے۔

سوال۔ جس کو نماز، جامع مسجد میں، جو کہہ ”مستقیمہ“ ہے یا دوسری جگہ پڑھے۔

الجواب۔ جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ عرس دمیلا د کرنے والوں اور کھانے یا شیرینیاں وغیرہ پر فاتحہ پڑھے والوں اور گیارہویں کرنے والوں کو بدعتی کہتا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو کھروا، تحریر، جاننا سخت گناہ اور بدترین قسم کی گمراہی ہے، اہل سنت کے نزدیک فی زمانہ عرس و فاتحہ کرنے والوں ہی کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے، اس کے مخالفین مذکوریں کے پیچھے جائز نہیں۔

۳۵۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابر حضرات علماء دیوبند کے نزدیک کوئی مجلس میلاد اور کوئی عرس کسی حال میں درست نہیں، مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۵۰ پر ارقام فرماتے ہیں۔

”مسئلہ انعقاد مجلس میلاد بدول قیام بروایت صحیحہ درست ہے یا نہیں؟ حیدرآباد و جردول رقبہ نیاز محمد، اتیار علی صاحب علم مدرستہ قصبہ سہنوار، جواب طلب مع حوالہ کتب۔ فقط

جواب۔ انعقاد مجلس میلاد بہر حال ناجائز ہے، تمدنی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم، اگر پڑھو گے حوالہ کتب معلوم ہو جائیں گے، وہ پڑھو گے تو عقیدے میں کھل کرنا۔ فقط والسلام۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی علیٰ رحمۃ۔

سوال۔ جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہو یا نہ ہو؟

الجواب۔ کسی عرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی عرس اور مولود درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم، بندہ رشید احمد گنگوہی مفتی عن فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۹۴

مسئلہ محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات متبوعہ اور کاذب نہ ہوں، شریک ہونا کیا ہے۔

الجواب۔ ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے، فقط رشید احمد، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۵۵

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مذہب میں مجلس میلاد پاک افضل ترین مندرجات اور اعلیٰ ترین مستحکات سے ہے اور اعراس بر رگاہن دین بھی اہل سنت کے نزدیک منکحہ مستحبات ہیں، جو شخص یہ کہتا ہے کہ بر رگاہن دین کے عرس میں کوئی بیعت اور امر ممنوع نہ ہو تب بھی ناجائز اور بدعت ہے، وہ بر رگاہن دین کا سخت معاند اور اس کے نفوس و رکات سے محروم اور خائب و خاسر ہے۔ اسی طرح میلاد شریف کو بہر حال ناجائز، بدعت قر وینا حتیٰ کہ سلام و قیام نہ ہو اور روایات موضوعہ نہ ہوں بلکہ صحیح روایتوں کے ساتھ میلاد شریف پڑھا جائے تب بھی اسے ناجائز اور بدعت و حرام کہنا اہل سنت کے نزدیک بارگاہِ رسالت سے بغض و عناد کی روشن دلیل ہے۔

۳۶۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک روایات صحیحہ و معتمدہ میں حضرت حسین علیہ السلام کی شہادت کا بیان، شربت اور دودھ پلانا، نیس لگانا سب حرام ہے، ملاحظہ فرمائیے لٹاؤی رشید یہ جھڑوسم صفحہ ۱۱۳۔

”سوال۔ محرم میں عشرہ و غیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا بر روایات صحیحہ یا بغض ضعیفہ بھی و نیز نیس لگانا چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟“

اجوب۔ محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بر روایات صحیحہ ہو یا نیس لگانا شربت پلانا یا چندہ نیس اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نام درست اور حقہ روایات کی وجہ سے حرام ہیں۔“

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے مسلک میں روایات صحیحہ کے ساتھ محرم وغیرہ میں حضرت حسین علیہ السلام کا ذکر شہادت باعث رحمت و برکت ہے۔ اسی طرح شہداء کرام کو ایصالِ ثواب کے لئے شربتِ گودھ وغیرہ پانا مناسب جائز اور مستحسن ہے کھد پار و افص کی کڑے کرنا امور مستحسنہ کو ناجائز نہ حرام کہنا مسلمانوں کو حصولِ خیر و برکت سے محروم رکھا ہے۔

۳۷۔ دیوبندیوں کا مذہب

اکابرِ دیوبند کے مذہب میں ہندوؤں کے سودی روپے سے جو پانی پیدا (کنیل) لگائی جائے اس کا پانی چنانہ مسلمانوں کے لئے جائز ہے۔ دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۱۴ پر ہے۔

”سوال۔ ہندو جو پیدائشی پانی کی نکالتے ہیں، سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی چنا درست ہے یا نہیں؟

”جواب۔ اس پیدائشی پانی چنا صحیح نہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم، رشید احمد گنگوہی علیہ رحمۃ۔“

دیوبندی حضرات کے مسلک میں ہندوؤں کی جوتی اور دیوالی کی پوریوں وغیرہ مسلمانوں کے لئے کھانا حلالِ طیب ہے، فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۶۳ پر مرقوم ہے۔

”مسئلہ۔ ہندو تہوار ہون یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھین یا پوری یا دوسرے کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں، ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد یا حاکم و نوکر

مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ درست ہے، فقط۔

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک پیر اہل بیت اطہار خصوصاً سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ عداوت قلبی کی جتنی دلیل ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی فاتحہ کے شریعت کو کھبہ بار دافض کی آڑ لے کر حرام کہا جائے اور اس کے بالفاظ کتبہ یا ہندو سے آنکھیں بند کر کے ہندوؤں کے مشرکانہ تہوار ہولی، دھولی کی پوری کچوری کو جائز و حلال قرار دیا جائے، پیر اہل سنت اس بات کو اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدترین دشمنی تصور کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کو ایصالِ ثواب کے لئے کچی مٹی کی سیل کے پاؤں کو مس کیا جائے اور اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کے سودی روپے سے لگائے ہوئے پیاز کا پانی حلال منہب جائز اور پاک مانا جائے، مقام تعجب ہے کہ کتبہ بار دافض تو خطور ہے اور کتبہ بالکفار و المشرکیں بالکل نظر انداز کر دیا جائے، اہل انصاف غور فرمائیں کہ یہ عداوت حسین نہیں تو کیا ہے؟ العیاذ باللہ والیہ العزیز

۳۸۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند کے پیشوا بن کرام کے مذہب میں رائج معروف (مشہور) جو عام طور پر پایا جاتا ہے، لکھا نا ثواب ہے، خدا کی رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۳۰ کو دیکھئے اس پر لکھا ہے ”مسئلہ۔ جس جگہ زغ معروف کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برکت دیتے ہوں تو ایسی جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا؟ یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟“

جو ب۔ ثواب ہوگا، فقط رشید احمد

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ پاک غذا پاک لوگوں کے لئے ہے اور نجیث و ناپاک غذا نجیثوں اور ناپاکوں کے لئے ہے۔ مذاغ معروفہ (مشہور کلام) حرام اور نجیث ہے جس کا کھانا موسس طہیں کے لئے جائز نہیں، کلام کھانے والے حرام خور اور مذاب آحرت کے سزاوار ہیں۔

۳۹۔ دیوبندیوں کا مذہب

علامہ دیوبند کی نظر میں مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے "ثانی" ہیں، ان کے خلاف فرامیہ مرثیہ مصنف مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، مطبوعہ ساجدہ صلی ۶۔

ہا پر مل اور مل سے میں مل و اس شایہ

اٹھ عالم سے کوئی اپنی اسلام کا ثانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم لا ثانی و بے نظیر ہیں اور مرثیہ کا ری نظر شعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تنقیص ہے، اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو اپنی اسلام کا ثانی کہا گیا ہے۔

اپنی اسلام سے مراد اللہ تعالیٰ ہو گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، لہذا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (معاد اللہ) اللہ تعالیٰ کے ثانی ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

ظاہر ہے کہ یہ گفتنی اور شمار کا موقع نہیں، اس لئے تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی محمود الحسن

صاحب دیوبندی سے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
مثل قرار دے کر خدا و رسول کی شان میں توہین کی۔

تعجب ہے کہ اگر سچ کسی جاہل آدمی کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یا مولوی رشید
احمد صاحب گنگوہی کا ثانی کہہ دیا جائے تو دیوبندیوں کے دل میں فوراً درد پیدا ہو گا کہ اُن
ہمارے مقتداؤں کی توہین ہو گئی، لیکن یہ جو ایک مولوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی کہیں تو
نہیں توہین رسوں کا قطعاً احساس نہیں ہوتا، بلکہ ایسے توہین آمیز کلام کی تاویلات خاصہ میں
بڑی چوٹی کا رد لگانے لگتے ہیں۔ فاجر واپا اولی الالبصار۔

۴۰۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندیوں سے روایت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے فقیر اور چھوٹے سے
کالے غلاموں کا لقب "یوسف ثانی" ہے، دیکھئے مرثیہ مولوی محمود الحسن صاحب ص ۱۱۔
قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ کسی کو وصف عیب سے تعبیر کر کے یوسف ثانی اس کا لقب
قرار دینا سیدنا یوسف علیہ السلام کی شان میں توہین و تنقیص ہے، "عبید سود" کے معنی ہیں کالے
رنگ کے فقیر اور چھوٹے غلام جن کو دوسرے لفظوں میں "کالے غلیے" بھی کہا جاسکتا ہے، اگر
کسی نے کسی کو یوسف ثانی سے تعبیر بھی کیا ہے تو اس کے حس کو تسلیم کر کے اور اسے حسین قرار

دے کر کہا ہے، لیکن اس شعر میں تو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے قداموں کو ”عبید ہود“ کا لے غلطیے کہہ کر اور ان کے محقر و معقر ہونے کا اظہار کر کے پھر انہیں سیاہ قلم ماننے کے بعد ان کا لقب یوسف ثانی رکھا ہے، جس میں جمال پوشی کی صریح توہین ہے۔ العباد باللہ۔

۴۱۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مسلک میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی مسیحائی سیدنا عیسیٰ بن مریم کی مسیحائی سے بڑھ چڑھ کر ہے، دیکھئے مرثیہ، مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی، صفحہ ۳۲۔

مردوں کو رندہ کیا رندوں کو مرے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری نین مریم

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا تو جہن نبوت ہے، اس شعر میں مردہ اور رندہ سے حقیقی مردہ اور رندہ مراد ہو یا مجازی، ہر صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے، اس لئے کہ مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی سے مقابلہ کیا گیا ہے، اور پھر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی پر ترجیح دی گئی ہے جو سیدنا مسیح ابن مریم علیہما السلام کی شان میں صریح گستاخی ہے۔ اعادنا اللہ منہ۔

۴۲۔ دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک کعبہ میں بھی گنگوہ کا رستہ تلاش کرنا چاہیے، مولوی محمود

الحسن صاحب دیوبندی اپنے تصنیف کردہ مرثیہ کے صفحہ ۱۳ پر ارشاد فرماتے ہیں :-

پھر میں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے مشکوٰۃ کا رستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

اہل سنت کا مذہب

اہل سنت کے ہر دیک کعبہ مطہرہ و تمام دنیا کے انسانیت کا مرکز و مرجع اور سب کے لئے

امن و عافیت کا گہوارہ ہے، مرد و من کا دل خود بخود کعبہ کی طرف کھینچتا ہے، خصوصاً رقبہ بادر وق

مرکبہ کے حقیقی محسوس و خیالی اور اس کے انوار و تجلیات کا انکشاف ہوتا ہے، یہی صورت میں جو

ہر گ کھ میں پہنچ کر بھی منگو کا رستہ ڈھونڈتے ہیں وہ علم و عرفاں اور روق و شوق سے قطعاً محروم

ہیں، کھڑے ہو کر دیکھو، وہاں کھڑے ہو کر دیکھو، وہاں کھڑے ہو کر دیکھو۔

بظہر کرام تصور کے دیوے، رخ آب کے سامنے موجود ہیں، اب آپ کو انتظار

مر جسے عاجز، مسدود، محروم، اور بے مہبود حقیقی رب کا کائنات محبت الدعوت، جل مجدہ سے

بعض قصص، محرومان کی دنیا کو دکھانے کے لیے لکھی گئی ہیں، جن کی طرف سے ان کے لیے ایک نیا عالم ہے۔

المعلمين في المدارس الحكومية والخاصة في جميع أنحاء الجمهورية.

$\frac{d}{dt} \left(\frac{1}{\rho} \right) = - \frac{1}{\rho^2} \frac{d\rho}{dt}$

— 1994 —

سید احمد سعید کاظمی عفرہ

۲۰/۵/۱۹۵۶ء

مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور بعض دیگر علماء دیوبند کے
جماعت اسلامی سے اختلافات عقیدہ و مسلک

تھی

حقیقت

از وقت مکہ

علامہ عامر عثمانی فاضل دیوبند

برادر زادہ حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی

علامہ فاضل مدظلہ العالی دیوبند

فرنیڈرز پبلی کیشنز حسین آباد گاہی ملتان

جہاں سے کسی فرد کی سب سے نہیں ملتی کہ جس کا فائدہ بیان اور مطلوب
 باعتبار سب سے کالی پہلے نکلنے کے لئے نگاہیں کھلائی ہے۔ لیکن جس طرح حضرت نفوس
 جہنمی انتقام کے عرصہ میں سے کوئی سب سے نہیں ملتی کہ جس کا فائدہ بیان اور مطلوب
 ساتھ کسی انسان پر ہوتا ہے تو حق پرش اور جس کا فائدہ بیان اور مطلوب
 جہاں سے سب سے مطلوب و خوف ہو جاتا ہے جس کے وہ حرکات سرور ہو جاتی
 ہیں جس کے لئے تکلیف کا مہلت میں ہرگز نہ کہ جس طرح حقیقیات کے کام کے لئے داغ
 پر چھائی ہوتی بخش دھندل کی کثرت سے جس کی سب سے اہمیت اور بصیرت و دانی کو منظور
 کہ یہ سب سے اہم نہ ہو جہاں سے کسی کے کسی فرد کی خاطر فرمائی ہے جہاں
 دوسرے سب سے ہرگز نہ کہ جس کے لئے کثرت سے کثرت میں کیا ہو گئی تھی

مکینا و احیاء اہل بیت و اہل سنت و جماعت کا حقیقہ نہیں اس کی وجہ
 تحریر معرکہ بھی ہے اور نام سلاطین کو ایسی تحریرات کا جتنا
 جائز بھی ہیں۔

فقہ و تہذیب و علم و سیرت علیٰ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا و اہل بیت
 و اہل بیت کے لیے حقیقہ ہے کہ اگرچہ وہ سب مکہ و مدینہ میں
 تھے مگر یہ نواح و مکہ سے اس کے قریب تھے۔

مروان بن الحکم بن ابی العاصی

عائشہ کے کہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو
 رو بہ رخسار سے دیکھا ہے اس وقت کہ وہ تھیں تو میری آنکھیں کھل گئیں
 و انہماک کر رہا ہے۔ اسی لمحہ میری آنکھوں سے دھواں نکلا جس کا رنگ
 حضرت عائشہ کے رنگ جیسا تھا۔ اس وقت میری آنکھیں کھل گئیں
 و میں نے دیکھا کہ اس کو وہی صورت و صفات کا درجہ ہے۔ بلکہ اس کی صفات
 کا درجہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خلیفہ و وصیہ کے
 ہونے کے لیے اور اس کے لیے ضروری ہے اس کی نسبت کوئی کہنے کے لیے
 حضرت عائشہ صاحبہ کے یہاں جو وہی ہے اور ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔

تیسری بات بھی قابل غور ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تو کہنے کے لیے کہ
 قرآن کی تعلیم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عبادت کی وصیت کی تھی
 و اس کے وراثت فرمائی۔ لیکن یہ میری تحقیق و تحقیق عائشہ رضی اللہ عنہا کی تھی
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صاحبہ رضی اللہ عنہا کے یہاں کہ وہ تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِنَّا لَنَنصِرُكَ وَالضَّالِّينَ
ثَلَاثَةُ الطُّرُقَاتِ ص ٣٧

إِكْفَانُ الْمَلِكِ

وَفِي صُورَاتِ الدِّينِ

لَمَّا طَعَنَ الْحَكَمَ الْكَبِيرَ فِي رَأْسِ الْكُتُبِ
الْبُيُوتِ ١٩٥٣

قَامَ يَنْشُرُهَا

الْجَلِيسُ الْعَالِي فِي كِتَابِ الْكُتُبِ

على كل أحد "كتاب الفصل" لابن حزم (١)

هذا مع سماعهم قوله تعالى : (ولكن رسول الله وخدم النبي
 وتكون رسول الله ﷺ ولا يبي على). فكيف يسجد مسلم أن يلبس
 بعده عليه السلام نبياً في الأرض ؟ حاشا ما استأذ رسول الله ﷺ ل
 الآثار للسنة الثابتة في رسول عيسى بن مريم عليه السلام في آخر الزمان (٢)
 وصح الإجماع على أن كل من جحد شيئاً صح عنده بالإجماع أن رسول
 الله ﷺ أنى به قد كفر ، وصح بالنسب أن كل من استبرأ بالله تعالى
 لم يملك من ملائكة ، أو بنى من الأنبياء عليهم السلام ، أو آياه من القرآن ،
 أو يرفضة من مرائس الدين ، هي كلها آيات لله تعالى بعد نوع المحبة
 إليه ، فهو كافر . ومن قال بي بعد النبي عليه الصلاة والسلام ، أو جحد
 شيئاً صح عنده بأن النبي ﷺ قاله فهو كافر (٣) . كتاب "الفصل"
 لابن حزم (٤)

أجمع عوام أهل العلم على أن من سب النبي ﷺ يقتل الخ وحكي
 الطبري مثله — أى مثل القول بأنه ردة — من أبي حنيفة وإماماه فهم
 تقتضيه ﷺ أو يرى منه أو كلبه الخ قال محمد بن بصير أجمع العلماء
 على أن شاتم النبي ﷺ للشخص له كفر ، ومن شك في كفره وعذابه

(١) ص — ٢٤٩ ج — ٢

(٢) كتاب الفصل ص ١٨٠ ج — ١

(٣) وفيه حديث عند أبي داود من باب الرسل من الجهاد، وهو عند البخاري
 أيضاً و"الكفر" ص — ١٧١ ج — ٧ .

(٤) ص ٢٥٥ و ٢٥٦

عن عليه أبو يوسف في "الأعمال" فقال أكره أن يكون الإمام صاحب
 عوى وبغض، لأن الناس لا يرحبون في الصلاة خلفه على تهور الصلاة عليه، قال بعض
 مشايخنا إن الصلاة خلف المبتدع لا يجوز، وذكر في "اللتقى" رواية عن أبي حنيفة
 أنه كان لا يرى الصلاة خلف المبتدع. والصحيح أنه إن كان عوى يكرهه
 لا يجوز، وإن كان لا يكرهه تجوز مع الكراهة له. وعند "اللتقى" هو الذي
 نسب إليه في "المسيرة" مسألة عدم إكفار أهل القبلة، خسر بعض كلامه
 بعضه، وغفل كذلك في الشهادة، وعن في "الخلاصة" أنه صرح به
 في "الأعمال"، وكذا نقله عنها صاحب "البحر". ويراجع ما ذكره
 في "الفتح" من حيلة تحليل الطلقة ثلاثاً.

وقالوا في ضروريات هدي لا ينفع الكفر "حلاسه عند حكم
 سيالكوي" على "الحيار"، وهو كفتك في "اللبال".

ويعرف من قوله: "هذا ما قاله الله في كتابه" أنه ما بهد نفوذنا
 وبأنه انتقام ضروري. "هذا ما قاله الله في كتابه" به مقتضى قبول ما
 علم بحقيقة من الدين بالضرورة. "مكتوبات لسان ربي" (١).

وجعل في "الفتوحات" (٢) فتاويل القواعد كالكفر، فراجعها من
 الباب التاسع، والفتاوى ومائتين.

وهو قول المرجب الكفر إنكر محض عليه، فيه نص، ولا فرق بين
 أن يصد عن اعتقاد أو عناد "كليات أئمة البهاء" من لفظ "الكفر"
 قال الكمال. والصحيح أن لارم للفتب ليس محض، وإنه لا كفر
 بمجرد القوم لأن القوم غير الاتزام. وقد وقع في "المواهب" ما ينص

(١) ص ٢٨ ج ٢ - ص ٢٠ ج ٢ - ٨

(٢) ص ٨٥٧ ج ٢

تأويله ليوضحها ، فلما إذا اطرحنا كلها على وثيقة واحدة صادرة بترك
النص وأخرى ، وتأويلها ممتنع ، فقليل هذا "بدائع الفوائد" (١)

وهذا جرى في حرفة "الفرق" في عيسى عليه السلام أنه الإتيان
لا الإمامة فإن كل ما ورد في حاله في القرآن والحديث اطرد في حياته

حال حيث - الربيع - لأد ادعاء التأويل في لفظ صرح لا يصل
ـ "شرح شعاع" (٢) - في من قال فعل الله رسول الله كذا وكذا ، وقال
أردب به الضرب - والبياد باه - وأثره الحافظ - يمينه بيته في
"الصارم المنقول" (٣) .

١ - علم أن التأويل كما لا يقبل في ضروريات الدين كذلك لا يقبل في
الدين يظهر أنه استبعاد في كلام الناس بما لا يحمل غير وائس وقد كان
الائس وجهه الله بتدريج لإزالة التأويل وتقصده ، فجاء المنقول لاعتباره
الجماعة ، من جامع جمع - - - - - ومع ذلك قد أنه سئل من من
أراد أن يصوب أحداً - فقل له - ألا خاص الله تعالى - فقال ، لا ،
قال لا يكفر ، إذ يمكنه أن يقول الخصوص بها أفعل له ، ولو قيل
له ذلك في محبة ، حال لا أنعمه يكفر إذ لا يمكنه ذلك
التأويل له - ويورد في "نقطة" في قصة شعاع - حكم مع روحه ،
وذكرها في "طبقات الخبيثة" من شعاع من محمد ربه الله أيضاً ،
وهو أول بالاعتبار بما ذكره من اعتبار مجرد الامكن ، فإنه لا حيز

(١) وأيضاً في ص - ٥ ج - ١ من "بدائع الفوائد" في الفرق بين
الرواية والنهاية .

(٢) ص - ٢٩٩

(٣) ص - ٣٧٨ ج - ٤

فيه ، وقالوا في الإكراه على كليلة الكفر إلى محظر بيانه التورية ولم
يؤبر كثر ، فاعبروا القصد ولزامة التلويل في حقه ، وإلا فالتحمل
لا يبرر عنه أحد ، من " الميراث " (١) يستاد قوى قوله إن المؤمن
ليجادل بالقرآن فمطلب ، وإن المناقش ليجادل بالقرآن فمطلب ، ألا ذكره
من ترجمة الحكم - نافع

ولذا قال مخرج بعد بيان كلام المصنف وما ذكره ظاهر
موافق لقواعد مذهب ، إذ اللبس في الحكم بالكفر على الظواهر ، ولا نظر
للمقصود ، والنيات ، ولا نظر لقراءات حقه ، مع سطر مدعى الجهل إن
اعتبر لغز هذه بالإسلام أو بعده من العلماء كما يعلم من كلام
" الروضة " انتهى " عجاجي " شرح " شعاع " (٢) أي فيما أتى
بالسبب منه مراقبة ، وصبط لسانه ، ويهور في كلامه ، ولم يقصد السبب

فإن حال كذب تأوت أمر نظامه إلى سبب الإكراه على الوجه
الذي ذهبت إليه ، وجعلهم أهل بي " وهل هذا أنكرت طائفة من
المسلمين في زماننا فرض الزكاة ، واستنوه من أمانتها ، يكون حكمهم
حكم أهل البني ؟

لنا لا ظن من أنكر فرض الزكاة في هذه الأزمان كان كافراً
بإجماع المسلمين . والفرق بين هؤلاء ولؤلك أنهم إما عدوا لأسباب
وأمر لا يحدث مطلقاً في هذا الزمان .

منها قرب العهد بزمان الشريعة التي كان مع فيه تبديل الأحكام
بالنسخ

(١) من - ٢٧٢ ج - ١ (٢) من ٤٢٦ ج - ٢

مرى ذلك في أيامه لللاعبي ، هم مستود في جهنم عيسى عليه السلام
ويشبهونه في أهل الإسلام ، دح قصري ، وعرضهم بذلك أن لا يبي
لناس شيئا بل عيسى من مريم عليه السلام ، عيسى نكث اليمين مادي
المهذار ، خذله الله تعالى بعد ذكره العباد أن التهور في عرض الأديان
وإن لم يقصد الب كثر ، وليس من شأن المؤمنين ، والله يقول حق
وهو بهدي السيل

ومما قلت فيه (١)

ألا يا عباد الله عزموا وعزموا خطوباً ألت م من يبدان
وقد كاد بعض الهدي ومناره وخرج (٢) حبر ما لذلك سدان
سب رسوم من أول الحرم فيكم تكاد قسما (٣) والأرض سطران
وطهره (٤) من أهل كمر وله وأس لار بعض كمر آمان
وخطب مرم رهم و... مرموا لمر... مرمو...
وقد قيل صبر في انتهاك حدوده فهل ثم داع أو مجيب أداني
وإذ عز خطب حث مستعصراً بكم فهل ثم هوت يا لقرم بداني
لعمرى لقد بهت من كان قائماً وأصحت من كنت به انسان

(١) ورد من الشيخ دام الله روحه الفصحة يلهم "صدع الثنايه من

جسده الثجاب" هاتون

(٢) قد جاء هذا القبط لارماً . مه .

(٣) سكة في "القنوس" منصوراً ، اسم حسن مه

(٤) وطهره من الذين كمروا . مه .

(٥) من أتى وبأ ل قد أدته يلطرب . مه .

قوله تعالى: "وَمَنْ يَفْعَلْ يَفْعَلْ لِنَفْسِهِ"
 "وَمَنْ يَفْعَلْ يَفْعَلْ لِنَفْسِهِ"
 "وَمَنْ يَفْعَلْ يَفْعَلْ لِنَفْسِهِ"

حق پرست علماء کی مؤودیت کے ناراضگی کے اسباب

حررت

مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ



المشیر

سلسلہ قادریہ اشذیہ

دفتر انجمن خدام الدین دروازہ شیرالوالہ لاہور

ایچ ایم جوب پریس قیمت ۵۰ پیسے

ہیں۔ اور فقط یہی نہیں۔ بلکہ نعوذ باللہ من ذلک اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے نہیں فرمایا کہتے بلکہ میری طرف سے آپ کے دلی پر القاء ہوتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ اب بتھمے۔ کجا و جلال کی احادیث کو غلط کہنے سے سارا دین اسلام تباہ اور برباد نہیں ہو جائے گا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ دین الہی سدا زندہ رہے گا۔ اور اسے تسلیم نہ کرنے والے اس کا عذاب لازماً خود بھگت لیں گے۔

رسول اللہ پر کذب بیانی کا ہتھان

حضور کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا۔ کہ شاید وہاں آپ کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے۔ یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو۔ لیکن کیا سانسے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا۔ کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔ اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کئے جاتا۔ کہ گویا یہ بھی مسلمان عقائد ہیں۔ نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے۔ اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح فہم کہا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس قسم کے مسلمات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ ملنا بخیر منصب نبوت پر وطن کا موجب نہیں ہے۔ ما خود از ترجمان القرآن

سیاق و سباق سے موردویوں کی یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ
اگلی پچھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو گونا
جائے۔

اگر دس موردودہ کسی کھلے موجدہ اے دیکھے میں ڈال دیا
جائے۔ اور اس دیکھے کے سونہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تاکہ میں
خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں
لٹکا دی جائے۔ پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے
وہ کہے گا۔ کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہیں چھوڑنگا کیونکہ
سبب حرام ہو گیا ہے۔ پلانے والا کہے گا۔ کہ بھائی
اجیر دودھ کے آٹھ سو تو سے ہوتے ہیں آپ فقط
اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہو۔ دیکھنے اس بوٹی کے آٹے
پیچھے دائیں بائیں دور اس کے نیچے چار اگلے کی گہرائی
میں دودھ ہی دودھ ہے۔ وہ مسلمان ہیں کہے گا۔ یہ
سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا
ہے۔ یہی قصہ موردوی صاحب کی عبارتوں کا ہے
جب مسلمان موردوی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا۔ کہ
خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالتہ اور گندگی ہے۔ اس کے
بند موردوی صاحب بزار تعریف کریں۔ مگر جب تک
موردوی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں

کریں گے۔ مسلمان کبھی ناشی نہیں ہوں گے۔ جب تک کہ
 یہ غنڈہ کی بوٹی اس دودھ سے ضرور نکالیں گے۔
 پھر مودودی صاحب کے حاشیہ لکھتے ہیں کہ معترضین
 مودودی صاحب کی عبارتوں میں سے جن جن کو قابل
 گرفت فقرے نکال لیتے ہیں۔ مودودی صاحب کے حاشیہ
 سے پرہیز ہوں۔ کیا مودودی صاحب نے جو تمام بحثیں
 تمام مفسرین۔ تمام مجددین اور صحابہ کرام و رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر نکتہ چینی کی ہے۔ کیا ان سب
 مقدس حضرات کی سوانح عمریاں بالتفصیل نکتہ چینی
 کی ہے یا نہیں کیا۔ جو ان کے خیال میں قابل
 گرفت چیزیں تھیں۔ ان کو چن چن کر اعتراض کر دیا
 ہے۔ مودودی دوستو۔ یہ چن چن کر کا راستہ مودودی
 صاحب ہی کا گزرا ہوا ہے

لشہ والوں کا طریقہ

تحریک مودودیت کے جان نثارو۔ لشہ والوں کا
 طریقہ یہ نہیں ہوتا۔ جو مودودی صاحب نے اختیار کر
 رکھا ہے۔ کہ ہر مقدس ہستی کی توہین کرتا۔ حضرت
 شیخ احمد سرحدی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے

مودودییت^(۱۰)

کا

ہول کھونے کی ضرورت

مودودی صاحب کی طرف سے تمام مسلمانوں کو اعلان جنگ

مودودی صاحب نے تمام مسلمانوں کے خلاف پہلے اعلان جنگ کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے حقوق اور مسلم عقائد پر وہ شدید اور ناقابل برداشت حملے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت و صوابتِ ان کے جن کی انکھوں پر مودودییت کی پٹی باندھی جا چکی ہے، نہیں کر سکتا اس پر کہنا۔ کہ مولوی صاحبان مودودی صاحب سے لڑتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے۔ تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے۔ اور اگر مال و جان بچانے کے لئے ڈاکو سے مقابلہ کرے۔ تو پھر یہ کہنا صحیح ہے۔ کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا ہے۔

ہذا عرض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس

مرزا غلام احمد قادیانی سے خطاب

نے اسلام کے مٹانے کا قصد کیا مگر خدا نے قدرت سے ان کو اس میں ناکام کیا۔ اور

نیکامی کی حالت میں اپنے اقرباء سے بھی سوئے

چونکہ مرزا صاحب کے کفریات ان کے رسائل میں منتشر تھے اور مسلمانوں کو امتداد و فرصت دینی کہ مرزا صاحب
کی کل تصانیف کو سلاخ کر کے اور مسلمانوں کی دلت پر ہیکار و مروتوں سے کام لیتے تھے
مسلمانوں کے نفع کے لئے مرزا کی کفریات، توہین، ایذا، طرد اسلام، دعویٰ نبوت و رسالت، شرعی و کفار
شراب اور دیگر غرضیات کا ایک مجموعہ کر دیا جو خدا کے فضل و کرم سے مسلمانوں کے لئے بہت مفید ہے

اس اسلام کا

أَشَدُّ الْعَذَابِ عَلَى مُسَيِّدِ الْبَنَاتِ

اور

دین مرزا کفر خالص

یہ لایا جس مسلمان کے ہاتھ میں جو خدا کے فضل سے کوئی مرزا کی سات نکریں لکھی ہیں تو وہ
کھرا تہاد مرزا کی اقوال سے آداب کی طرح دشمن کر دیگا اور ہر مسلمان کو صدمہ و کوشش

مطبع مجتبیٰ جید دہلی

مطبع محمد

دارالعلوم دیوبند سے تیار ہوا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

وَكَلَّامُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنِ ابْنُ مَرْيَمَ ابْنُ مَرْيَمَ

بُرْئَانِ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنِ ابْنُ مَرْيَمَ ابْنُ مَرْيَمَ
قُرْبُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنِ ابْنُ مَرْيَمَ ابْنُ مَرْيَمَ

قصص الاكابر

لخصه الاصل

بُرْئَانِ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنِ ابْنُ مَرْيَمَ ابْنُ مَرْيَمَ
قُرْبُ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنِ ابْنُ مَرْيَمَ ابْنُ مَرْيَمَ

المكتبة الشريفة

جاسم اشرفي، شيراز، لاہور

نے عرض کیا فلسفے کا رآمد چیز تو ضرور ہے فرمایا ہاں حق قطرہ وقت فکر اس سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک غالب علم فلسفہ جانتا ہو اور ایک نہ جانتا ہو تو دونوں میں اتنا فرق ہے کہ فلسفہ دان کو کھانے میں سبوت ہوتی ہے ایک بار حضرت گنگوہی قدس سرہ نے دیوبند کے صاحب سے میں کتب فلسفہ کفایہ فرمایا تو بعض طلبہ حضرت روحا محمد میر تقی صاحب سے شکایت کہنے لگے کہ حضرت نے فلسفہ کو حرام کر دیا۔ فرمایا بزرگ نہیں حضرت نے نہیں حرام کیا بلکہ تمہاری طبیعت نے علم کیلئے ہم تو پڑھانے میں اور ہم کو تو یہاں تک ہے کہ جیسے ہمارے فلسفہ کے پڑھانے میں ہم کو خواب عجبے ویسے ہی فلسفہ کے پڑھانے میں بھی ملے گا ہم امانت فی الہی کی وجہ سے فلسفہ کو پڑھنے پڑھانے میں جملہ مذکورہ (۴۶) ایک شخص نے نے چھا کہ ہم بریلی والوں کے چچے غازی پڑھیں تو غازی پڑھنے لگا نہیں رہا (حضرت علیہ السلام رحمہ اللہ) اس کو کافر نہیں کہتے۔ اگر ہم وہ ہیں کہتے ہیں بلکہ تو مسک یہ ہے کہ کسی کو کافر کہنے میں بڑی احتیاط چاہیے اگر کوئی حقیقت میں کافر ہے اور ہم نے دیکھا تو کیا اسے بھلا کر ہم نے کافر کہا اور حقیقت حال اس کے نہ ہے تو یہ بہت غلط بات ہے۔ ہم تو دیکھا کہ کوئی کافر نہ کہتے تھے اور وہ ہیں کہتے تھے اب جبکہ ثابت ہو گیا کہ وہ مرزا صاحب کی رسالت کے قائل ہیں تب ہم نے کفر کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ کفر بزرگ مرزا ہے اس کے سوا ان کی تمام باتوں کی تاویل کریتے تھے کہ وہ تاویل میں بید رہے ہوتے تھے۔ ہم بریلی والوں کو بل جتو کہتے ہیں اہل بھاکا نہیں ان ایک مستند علم غیبی ہندو اور ہن کے درمیان ایسا اختلاف ہے کہ اس میں شک و شبہ صفت باری تعالیٰ فیر کے لئے عدم آتے ہے مگر ان کی تاویل کا دیا نہیں کے اقوال کی تاویل سے زیادہ دشوار نہیں اصحاب تو مستند ہے کہ وہ علم غیب کو جناب

توضیحات

قال الله تعالى قولوا للناس حسناً الآية
چون قصیدہ عزیز است و مطلوب بیت کلمات حسنہ تکملہ بالاطراف
و استقامت و شادمانی بالالتزام و کراسه

الافاضات اليومية

من

الافادات القومية

حصة مفتحة كاجز اول

که حدیث از لغات معراج القلم حکیم قاضی مولانا محمد اشرفی است
قصیدہ عزیز و معانی بود از بهترین کلمات حسنہ و بار علی
احمد شهباز حسن نام مکتبہ تالیفات اشرفیہ قاضی مجنون ضلع مظفر
اشاعت کرد

مفتی

تلاعات الیوم چہرہ

کچھ مضمون نہ تھا کہ یہ عشاق کا یہ صفت تھا۔ اچھو لے لے تو اس راہ میں چل کر پہنچنا
 سامنے لکھ کر رہ جاتے ہیں۔ جب تک کہ چکر لگتی ہو راجست نہیں کر اس راہ میں تو ہزاروں
 گمراہی اور چھریاں بھر دے چلتے ہیں۔ اس وقت کیا کہہ سکے کہ مولانا
 فرماتے ہیں ہے

نویک نہ گریزانی رشتن قیصر تاسع سیدانی رشتن

دوبارہ مجھے نوچ کر کیسے شہری پس کہا جیسا کہ چتا کیسے شہری

ملفوظ : قریب ایک صاحب کا خط آیا ہے کھلا ہے کہ میں نے آپ کا بیٹا ایسا ذلیلہ مشرور کیا تھا کہ کچھ تم ہو گیا کئی اذ نہیں ہوا۔ اس سے کوئی پوچھے کہ ہم خدا میں ہے کہ بددعویٰ کیا تھا کہ درود پڑھو گا۔ فرمایا کہ میں جو مناسب تہذیب دیتا ہوں تو اسے نفع ہے کہ مذہب۔ اور یہ کہ سکتا ہوں یہی ہونے لگوں گے عقائد کا اس کو دیا ہے۔ ان کی دکاندار کی فیری اور لوگوں کا دین اور خراب برابہ ہوا۔ ان کو تو اپنے نفع سے (من) مُردہ بہشت میں جائے یا دوزخ میں۔ نہیں اپنے ملوے گا ڈوں کے کام۔ ان جاہلیوں کی دل اور عقیدوں کی بدولت نبیؐ فرمایا یہی۔ اور یہ علم کے جمل اور پوچھی سے۔

[illegible]

تَبَوُّهُ مِنْ رِبَاٍّ وَتُؤْتِيهِ مِنْ شَاةٍ

احمد رضا خان صاحب بریلوی کی حسام الحرمین کا جواب
خود بخلائے حرمین شریفین زاویانہ شرفاً و تعظیماً کے قلم سے

المُهَنْدِ عَلَى الْمُفْتَدِ

معروف

الْقَدِيقَاتِ لِدَقِّ الثَّلِيثَاتِ

قصیدہ مترجمہ

مَاضِي الشَّفَرَتَيْنِ عَلَى خَادِعِ أَهْلِ الْعَرَمَيْنِ

○

مگر جاوید حق پرست کے غمناک نبوت کی آئینہ و توشیح ہو کر دنیا بھر کے غلام کی تحریریں

شہادت ہو چکی ت

— شافع کتبہ —

مکتب تحفیت ○ جامع محمد سبک حیل

دیر نگرانی حسرت اور ابرہہ علیہ صلی علیہ وسلم

المجدي يستحل دماء المسلمين
واموالهم واعراضهم وكان ينسب
الناس كلهم الى الشرك وينسب
التلث فيكف تروى فالتروى
تخوڑی تکفیر السلف والمسلمین
واهل القبلة ام کیف مشربہم۔

الجواب

الحکم عندنا ھم ما قال صاحب
الدر المختار وخوارج ھم قوم
لھم منہم خروعا علیہم تاویل یروی
انہ علی باطل کفر و اھمیتہ توجب
قتالہ بتاویلھم یمتعلون دما و
اموالنا ویسبون نسائنا الی ان قال
وحکمھم ھم البغاة ثم قال وانما
لم نکفرھم لكونہم تاویل وای کان
باطلا۔ وقال الشافعی فی حاشیئہ کما
وقع فی دما ونا فی اتباع عبد الوعلی
الذی خرجوا من نجد وتعلوا علی
المومنین وکانوا ینتقلون ھذہ
الحذیلة لکنھم اعتقدوا انھم ھم
المسلمون وای من خالفنا اعتقادھم
مشکون واستباحوا ذلک قتل اھل

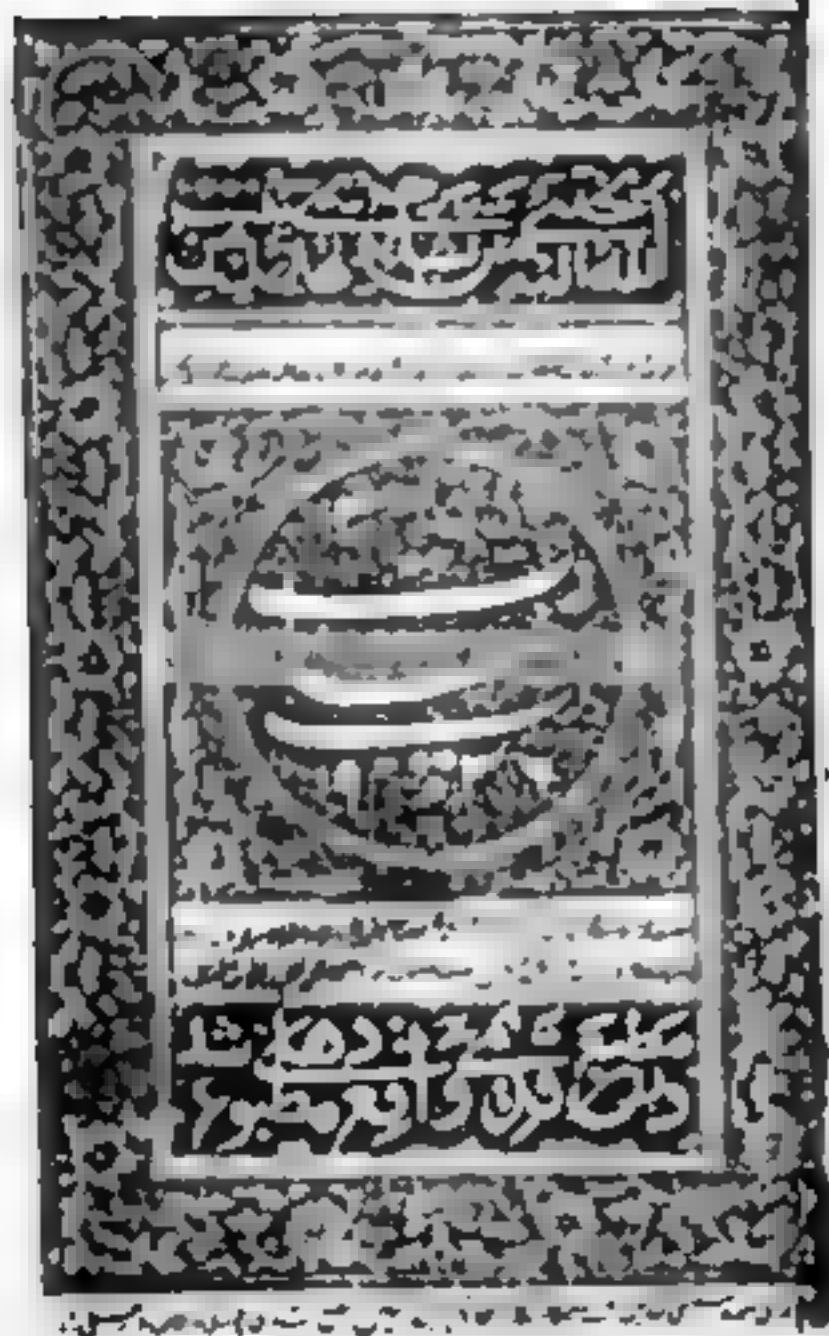
کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام
لوگوں کو غصب کرتا تھا شرک کی جانب اور
سلف کی مثال میں گستاخی کرتا تھا اس کے
پلے میں قہاری کیا رہتا ہے اور کیا سلف
اور اہل قبیلہ کو تم جانتے تھے یا کیا
مشرب ہے؟

جواب

ہاں یہ نزدیک ان کا حکم دی ہے جو صاحب
در مختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت
ہے شرکت میں جنہوں نے امام پر چڑھائی تھی
تاویل حد کہ نام کہ علی میں گزرا اسی مصیبت
کا ترکیب تھے جو قتال کو واجب کرتا ہے
اس تاویل سے جو لوگ جاری ہائی ہائی کو مطلق
تھے جو جاری ہوئے کسی کو قیدی نہ تھے۔ ان کے
فرمان میں ان کا حکم انہوں کا ہے اور پھر
بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکذیب صرف اس لئے نہیں کرتے
کہ فصل تاویل سے کہ اگرچہ باطل ہی ہے اور
عکس شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے
جیسا کہ جامعہ زلف میں عبد الوعلی کے تابعین
سزا دہا کہ مجھے نکل کر میں شریف پر تھلے
برسے اپنے کو غنی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا
حقیر میرے تھا کہ میں وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے

السنة وقتل علماء منهم حتى كسرافته
شوكهم ثم اقول ليس هو ولا احد
من اتاعه وشيعته من مشائخنا في
سلسلة من سلاسل العلم من العقدة
والحدیث والتفسیر والتصوف واما
احتلال دماء المسلمين واموالهم و
امراضهم فاما ان يكون بعد حق او
حق كان بعد حق وما ان يكون
من غير تأویل محكم ومردج حق
الاسلام وان كان بتاویل لا یسوع
في الشیخ فحق واما ان كان حق
فجائز وحب واما تکبر نسب
من المسلمین فحاشا ان نحمز احدا
منهم بل هو عندنا رخص وابتداع
في الدین و تحکیر اهل القبلة
من المبتدعین فلا محذور هم ما
لهم من محذور احکما عس وریا من
ضروریات الدین فاد اثبت انکار
امر ضروری من الدین تکفرهم
و احتاط فیہ وهذا اما و اما
مشائخنا وحمهم الله تعالی

مستیہ کے خلاف جو وہ مشرک چاہد ایسی بنا پر
انہوں نے اہل سنت اور علم اہل سنت کا قتل مسلح
سمجھ لیا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت
توڑ دی جس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبد اللہ اب
اور اس کا تابع کوئی شخص بھی جہد کے کسی مسئلہ
شائع میں نہیں نہ تفسیر و قدود و حدیث کے علمی مسئلہ
میں نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی حالت
مال و آس کا مسئلہ سمجھنا سولہ ناسخ ہو گیا یا حق
پر اگر انا حق ہے تو یہ جگہ اوّل ہو گا جو کفر اور
خارج اور اسلام ہوتا ہے اور اگر ایسی اوّل ہے
جہ جہ ثمرنا جہ نہیں تو پس جہ لہ اگر حق ہو
تو یہ ریکہ واجب ہے۔ ہاں رہا سف اہل اسلام
کو لاد کتا سو جہاں ہم ان میں سے کسی کو لاد کتا
یا سمجھتے ہیں جگہ فعل جہاں سے نزدیک نفس اور
دین میں لتراخ ہے۔ ہم تو ان بدعتوں کو بھی
جو اہل قبلہ میں جب تک دین کے کسی ضروری
حکم کا انکار و کریں لاد نہیں کہتے ہاں جس
وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت
ہو جائے گا تو کافر ہمیں گے اور امتداد کریں گے
یہی طریقہ ہمارا اور جہاں سے جملہ مشائخ و مہتمم
اللہ کا ہے۔



[illegible]

إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ

المحمد والستہ کریم رسالہ شریف بنیادین محمد قاسم علیہ السلام
مولانا تھانوی صاحب فرمودہ ہے

تَحْمِیْنُ النَّاسِ

بِأَمْرِ

داعیہ محمد علی مالک کتب خانہ امدادیہ دیوبند

بجی جوہر علی پریٹل علی علیہ السلام

کتب خانہ امدادیہ دیوبند

کتب خانہ امدادیہ دیوبند

[illegible]

[illegible]

انقرض کتب خانہ طالع دیوبند فرستے وقت مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعجازیہ دیوبند کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حفظ الایمان بسط البیان

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تانوی قدس سرہ

نجم

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعجازیہ دیوبند سے

بانتام خاص اپنے

لیکھنے والے مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعجازیہ دیوبند کے

مکتبہ مولانا محمد اشرف علی صاحب تانوی قدس سرہ مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعجازیہ دیوبند سے

[illegible]

والی ہو تا چنانکہ حضرت محمدؐ فرمایا کہ میں ہی میں مبتلا ہوں جس میں حضرت علیؑ کی طرف
 کے سر میں ہے جس کی طرف سے وہ توجہ کرے گا اس کی طرف سے ہی حضرت رسولؐ کی توجہ
 میں شامل ہوگی کہ میں نے حضرت محمدؐ کی طرف سے توجہ کرنا شروع کیا ہے میں نے خود
 اپنے ملازم کی منیفتہ تکلیف میں اس کی طرف سے توجہ کرنا شروع کیا ہے میں نے خود
 " فراموش ہو۔"

[illegible]

[illegible][illegible]

بِأَمْرِ اللَّهِ تَزِيدُكَ بِرُفْقَانِ

وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الدِّينِ وَفِي الرِّفْقَانِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الدِّينِ وَفِي الرِّفْقَانِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الدِّينِ وَفِي الرِّفْقَانِ

الْبَيْتُ الْفُتُوحِ الْإِسْلَامِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ

[illegible]

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مجلس علمیه عالی کربلا در روز شنبه ۱۳۰۴ هجری قمری در محفل
مجلس علمیه عالی کربلا در روز شنبه ۱۳۰۴ هجری قمری در محفل

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

1. The first part of the document is a list of names and addresses, which appears to be a directory or a list of contacts. The names are written in a cursive script, and the addresses are listed below them.

Handwritten text in Arabic script, likely from a manuscript.

المجلة - العدد ١٠٠ - ١٩٨٠



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُ إِلَهِ الْمُرْتَبِثِ وَهَذَا إِلَهُ الْمُرْتَبِثِ

تصفیۃ العقائد

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ہانی دارالعلوم دیوبند
در حجاب مرتسبہ محمدان صاحب ہانی علی گڑھ دیوبند سنی کی دہر اسات
جو دونوں حضرات کے درمیان عقائد الاسلام اور دوسرے ہم موضوعات
پر ہونی اسکے علاوہ مستفید نزادین کی انھر کلمات و سحر جادو پر سیر حاصل بحث

از حجة الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

ناشر

دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

ہوگا اور تیسری صورت میں غلبہ وقت حساب متعارف پر نظر رکھنی چاہئے اگر حسرت
 مسعت غلبہ ہے تو منجملہ اعمال اور حسرت مسعت غلبہ ہے تو مسرت مسعت سمجھا
 جانے کو پھر اگر مسعت دینی ہے تو حسرت دینی میں شمار کیا جائے گا اور مسعت دینی
 ہے تو حسرت دینی میں شمار کیا جائے گا مثلاً اعلیٰ اعلیٰ یا تعلیم علوم دینی پر
 مسعت دینی اور حسرت دینی مسرت دینی ہے اور تعلیم دینی علوم دینی پر
 رحمت دینی و اہل مسرت و احسانات دینی و مسرت دینی و احسانات دینی
 میں اور ان کے وہ ہیں غلبہ جو بعض اوقات حسرت دینی میں مسرت دینی و احسانات
 ہے رحمت دینی میں ہے ہوں گے اور اس تعلیم کی وجہ سے اول کوئی
 سے کہ مسرت دینی مسرت دینی و احسانات دینی کا حساب میں داخل ہو جائے
 اسی قسم میں ہے۔ کوئی قتل مذکور و قطع عضو ماسد میں میں جبر خواہی بدن
 مالی حاضر ہے مسرت دینی و احسانات دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی
 کے لئے تو مسرت دینی و احسانات دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی
 دفع ماسد و احسانات دینی مسرت دینی و احسانات دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی
 سے بڑھ کر کوئی آراء دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی
 مذکور ہر وہ حاضر ہو تو یہ کیونکر ہوگا اور وہ حسرت دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی
 ہو گا یہ مسرت دینی و احسانات دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی
 الحسرت جو بطور حدیث کام آتا ہے جہاں احسانات دینی مسرت دینی و احسانات دینی
 سہولت دفع ماسد و احسانات دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی
 سے کام لیا جائے گا مگر احسانات دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی
 ابراہیم علیہ السلام کے قصے سے مترشح ہے تو کہ حب نہیں ہاں جس جگہ
 دفع ماسد و احسانات دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی
 تو پھر یہ تامل جہاں ہے بالحد علیٰ اہموم کذب کو ماسی شاں تو بہ باہیں مٹی بھنا
 کہ یہ معصیت ہے اور احسانات دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی میں مسرت دینی و احسانات دینی

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

چون ششویں صدمہ ہے (۱) ششکے کس ہے

کلیاتی است و در هر ساله و هر ساله و

غیر ملکی دیوید کے سر پر ...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...
 ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

جولائی ۱۹۷۱ء

شوقاں

Handwritten text (likely bleed-through from the reverse side):
 ...
 ...
 ...

كَاسْتَسْكُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

فتاویٰ رشیدیہ

مہتوب بطریقہ جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ



ناشران

سید امجد علی مدنی و ادب منزل کراچی
پاکستان چوک

اس پر پڑا ہے اور دستِ بند و سبک پر جو بنا کتا ہے پس جب تک کسی کو یہ ہر محقق نہ ہو جائے اس پر دستِ بستی کرنا ہے کہ اپنے اوپر بدعت کا اندیشہ ہے لہذا زیر کے وہ افعال ناتائید سے مرہب لیں کیسے ہیں جو کس محقق اجازت سے اور قرآن سے معلوم ہو گیا کہ وہ ان مفاسد سے راجح خوش تھا اور ان کو کسی عار جانتا تھا اور مردوں کو بہتے ہو گیا تو وہ لیں کے جو ان کے قابل ہوا مستند ہیں ہی ہے اور جو اس میں تباہ دیکھتے ہیں کہ اول میں وہ ممکن تھا اس کے بعد ان علماء کا وہ مسئلہ تھا۔ تھا۔ و تبت ہو یا۔ ہوا تحقیق نہیں ہو۔ لہذا بدعت تحقیق میں اس کے لئے جائز نہیں لہذا وہ فریق علیہ کا بوجہ حدیث میں لیں مسلم کے لیں سے منع کرتے ہیں اور یہ مسئلہ حق ہے پس جو ز لیں و عدم حوا کا بدعت ثابت ہے اور ہم مقلدین کو احتیاط سکوت میں ہے کہ جو کچھ گریہی حاکم سے تو لیں۔ کہیں کوئی ہرج نہیں۔ لیں۔ فرض ہے۔ ردیہا بدعت نہ مستحب لیں۔ مہر ہے اور جو وہ عمل نہیں تو حمد مند ہونا معصیت کا تھا میں فقط و اللہ تعالیٰ اعلم۔

تذکرہ شہید کے متعلق رائے

سوال :- جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم جو میرا سید احمد صاحب حیدر آباد شہید ہوئے تھے۔ ان کو مردود کن اور بے ایمان کا فرق کیا درست ہے یا نہیں۔ اور اگر نادرست ہے تو مردود اور بے ایمان کئے والے کا کیا حکم ہے اور تقویۃ الایمان جو تعریف مولانا مرقوم کا ہے اس کا مطالعہ کرنا اور پڑھنا اور پڑھنا چھابے یا پڑھا۔

جواب :- مولوی محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم متقی و بدعت کے لکھانے والا اور سنت کے حامی کرنے والے اور قرآن و حدیث پر پورا عمل کرنے والے اور خلق اللہ کو بدعت کے لکھانے والے تھے اور تمام اسی حالت میں رہے آخر کار فی سبیل اللہ جہاد میں لڑے کہ انھیں شہید ہو گیا۔ یوم کائنات کا شہید یہ ہو دوی تھا اور شہید ہے حق تعالیٰ فرمائی ہے۔ ان اولیاء اللہ المستوفی اور کمال تقویۃ ایمان ملین عمدہ کتاب ہے اور بدعت میں ملنا جو ہے مسئلہ اس کے باطل کتاب اللہ اور احادیث سے ہم اس کا لکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا جو اسلام ہے اور جو بدعت کا ہے اس کے لکھنے کو جو بڑا گنہگار ہے وہ فاسق اور بدعتی ہے اگرچہ عمل سے اللہ نہ دعا نہیں لگا سکا تو میں۔

جانے وہ بدعتی اور فاسق سے یا نہیں اور مولوی صاحب تہ مقلد تھے یا حامل بالحدیث اور اگر مقلد
تھے تو کون سے اہم کے تھے تو شاید نہ سمجھو جو خدا سے گرفتار ہیں درمیان دیگر کہتے تھے اور
اکثر مقلد مولانا مامون کو حامل الحدیث تسلیم اور سید احمد سے ان کو زیادہ مانتے ہیں اور
انہیں کے قول کو زیادہ سند میں لاتے ہیں بہ نسبت اور علماء کے وہ انہیں کو اپنے زمانے کا مقتدر مانتے
ہیں حالانکہ اس زمانہ میں انور بہت سے علماء عظام و عوام تھے اور انہیں کو اکثر موقع پر حضرت مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر ترجیح دیتے ہیں اور اکثر مسائل محدثہ شاہ صاحب کے نہیں
مانتے اور ان کے کل مسائل مقبول جانتے ہیں ان باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مولوی سمیع
عابد مقلد نہیں تھے حامل بالحدیث تھے۔ در بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ کسی مقلد تھے غیر مقلد ہرگز
نہیں تھے سمیع کہتے ہیں کہ ان کو مرتبہ اجتہاد کا تھا اس وجہ سے انہوں نے تصدیق نہیں کی اس کا خلاصہ
حال جو غریب و نادان تھے اور مولوی صاحب کے مقلد سے اس اور محمد بن عبد الوہاب کے عقیدہ میں
کچھ فرق تھا یا یہ دونوں صاحب یک ہی تھے۔ یہ سب کہیں نہ کہیں یہاں صاحب شہید رحمۃ اللہ
علیہ کہ جوان کے مرشد میں یہ بھی عالم اور مقلد تھے یا نہیں۔ در حضرت سید صاحب کے خلفاء میں ان
جی کوئی ایسا پیدا ہوا لائق علیہ ہوا یا سب سے زیادہ سرزد شدہ ہی حضرت تھے اور جو اس
تقریب الامایہ میں مختلف ہیں ان پر عمل کرے یہ تھے اور مولوی صاحب مامون سے سلسلہ منسوبیت
کہنے چلے گی کیا وجہ ہے حالانکہ مولوی صاحب خود سید صاحب بیعت ہوئے ہیں اور ان سے بھی
ان کی تاباں مرید ہوئے ہوں گے اور مولوی صاحب ممدون علیہ میں نہ کہنے گئے ہیں یا صوبہ میں۔
جواب: ہندو کے مذہب کے مسائل اس کے صحیح ہیں اگرچہ بعض مسائل میں بعد از ہندو
ہے اور نہ ہرگز ان کا بعض مسائل سے نفس افزا بل درست کہے اور ان کو ہرگز بدل نہ ہوئے
حالات میں کسی کے کہ تو مقلد رہے اور اگر کتاب کے صفحہ عقیدہ و حق ہے تو وہ جبرمناستی ہے۔
اور وہ یہ فرماتے تھے کہ جب تک عرب کے کسی فرما سے ان کے یہاں ہوں وہ وہ الوضیفہ کہتے
کہ مقلد ہیں اور سید صاحب کا بھی یہی مشرب تھا اور محمد بن عبد الوہاب کے عقائد کا کچھ کچھ مفصل حال اعظم
نہیں وہ یہ عقائد سید صاحب کا اور مولوی سمیع صاحب و مطہر و درمت میں مصروف ہے پھر حواد
یہاں کہ شہید ہو گئے سلسلہ بیعت کا کمال جا ہی رہے اور نہ انقریب الامایہ پر عمل کر رہے فقط۔

نقل خط حضرت سیدنا جی امراء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے مکرمہ ادا اللہ شرفہ

در مسئلہ مکانی کذب پر رفع شبہات مولوی نذیر احمد صاحب بلوچی

(مشہور بریں تہذیبیہ محکمہ کے کاتبہ تعالیٰ سے کہہ ممکن ہے اس مسئلہ کے وجہ سے کتب الہیہ میں اتنا لغو ہو گیا ہو کہ ایسا ہو سکتے ہیں یا نہیں کہہ سکتے ہیں کہ شاید یہ قرن ہی جوں کا توں ہے وہ اس کے حکام کی حالت میں دور میں تھوڑے کی ان غریب و غریب سے بہت گوسٹرو ہو گئے، از فقیر ادا اللہ شرفہ۔ دینی علمی تہذیبیہ۔ جو بہت مولوی میر احمد رضا صاحب بعد سلام تحیہ سلام تحیات آپ کا خط آیا محضوں سے مطہر ہوا ہر چہ کتب و قلم سے عزم تحریر چاہیے تھا مگر بعض اصلاح طلب لوگوں نے مطلب براہین قاطعہ پر مبنی کہہ دیا ہے شاید تعالیٰ نفع پہنچا دے اِنْ اَوْفِیْکُمْ اِذَا اَوْفِیْکُمْ مَا اَسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ لَا یَا بَدَّ

جواب :- واضح ہو کہ مکان کذب سے جو میں آپ نے مجھے میں وہ تو بالفاظی مرید علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف وقوع کذب کا قائل ہونا اہل علم اور عارفانہ سے نہیں صحیح و معنیاً اشدّٰی میں اعلیٰ حیوید و دین سے رفیع صیغہ و دیر کا وقت سے وہ ذات پاک مقدس ہے شائبہ نفس کذب و جہ سے یہ اخلد علیہ کا جو دہا و وقوع و عدم وقوع خلاف و غیر ہے میں کو صاحب براہین قاطعہ کے تحریر کیا ہے۔ وہ دراصل کذب نہیں صورت کذب ہے اس کی حقیقت میں طول ہے الاصل امکان کذب سے مرد و عورت کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وہ وجود و وجود ہے اس سے خلاف پر قاضی ہے اگرچہ قاضی اس کا نہ ہو مکان کو وقوع لازم نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ نہ ممکن، الذات ہوا کسی وجہ خارجی سے اس کو احتمال لاحق ہوا ہو چنانچہ اہل عقل پر بھی میں پس مسئلہ حقیقی اہل اسلام و حو فیلسفہ کلام و علم و نظام کمال مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے پس جو شبہات آپ نے وقوع کذب پر متفرع کئے تھے وہ صریح ہوئے کیونکہ وقوع کا کوئی قائل میں یہ مسئلہ دین سے جو ہم کے سلسلہ بیان کرنے کا میں اس کی حقیقت کے ذریعہ سے اکثر بنیادیں تھیں۔ آیات و احادیث کثیرہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے ایک کی مختلف قرآن و حدیث کی کھجور جاتی ہے ایک جگہ ارشاد جلال باری ہے قد هو القاد و علی ان یحدث علیہم ما یشاء لایق و مری جگر ارشاد فرمایا و ما کان من

مکہ اور مدینہ کے مابین ہے، کو سب سے زیادہ اللہ کے احادیث میں اس مسئلہ کے متعلق ہے کہ یہ حدیث ہے کہ میں نے یہ فرمایا

میں کر مقصد و حکایت ہے دیکھو کہ کیا تخریج و تفسیر علماء میں بھی کوئی دور و دور پانچ بیعت میں اور کثرت اور جاد بیدہ میں خطاب کے مختلف سے پڑھتے تھے جیسے وہاں علماء سے سنت تھا آپ کیا وجہ ہے جو جواد علم غیب نہ وہاں تھا نہ یہاں بلکہ آپ کو سب بھی طائفہ پہنچے تھے اور سب بھی اندر جیدہ کو خطاب سے بہت کوئی دور نہیں اور اس میں تنقید بعض صحابہ کی ضرورت میں قدرہ خود آپ علیہ السلام و اسامیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ بعد میرے انتقال کے خطاب بہت کم ہوا ہر حال میں غیب بہت رکھنا ہوتا ہے کہ اصل تعلیم اس طرح ہے اور ہر شخص سہا بہ کی کس مصلحت کی وجہ سے حق یا اجتہاد تھا یا اجتہاد تھا۔ جو اس واسطے بعد فقہاء اور ائمہ کے تدریس اس میں کہ نقل فرماتے ہیں اور تبدیل صیغہ کی ضرورت نہیں سمجھنے نقد و انداز میں علم۔

بلا یقینہ غیب نبی کو پکارتا

سوال :- تعارض میں معنی کے پڑھنے یا رسول کریم فرمادے یا محمد مصطفیٰ فرمادے۔
 رد در ہر خلاف یہ محمد مصطفیٰ صریح ہے۔ جواد علم غیب سے کیسے ہیں

جواب :- ایسے صاحب پچھلے محبت میں درستی میں ہیں یا انسانی آپ کی ذات کو مطلع فرمادیں یا محض محبت سے یا کسی یہ کہے جائیں۔ اور یقینہ ظلم الغیب اور فرار اس ہر ایک کے شرک میں ہوا معنی منع میں کہ عوام کے عقیدہ کو اس حد تک میں مذکور ہے جو بے نقطہ طاعت و تعالیٰ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب

سوال :- تعصب ہر پر ایک باب صاحب طور ہوئے ہیں پیری مریدی کہتے ہیں مولانا فضل الرحمن صاحب حج مردانہ کی قدری سرہ کے مرید خلیفہ عالمی امام موصی حافظ اپنے کو بتلاتے ہیں رفتہ رفتہ سن کی برنگ کا شہرہ جو ابو ام کے سامنے دھندلے ہوئے فرما رہے ہیں رسول مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو امام الغیب بتاتے ہیں کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا۔

جواب :- حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا۔ کبھی میں کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ شریف اور جنت میں حادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب تھے محمد یقینہ رکھتا کہ آپ کو علم غیب تھا۔ یہاں سنہرے سے فقہاء و علماء۔

رحمۃ اللعالمین

سوال :- لفظ رحمۃ اللعالمین مخصوص حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم ہے یا پھر اس کو کہہ سکتے ہیں۔
جواب :- لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس سے بیکار دیگر ادیان و انبیاء اور علماء ربانین بھی موجب رست و ظلم ہوتے ہیں اور یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہے لہذا اگر وہ کسی اس صفت کو بتا دے تو دل دل سے تو جانتے ہی تھے۔

شفاعت کبریٰ

سوال :- شفاعت کبریٰ کا وعدہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا۔ لیکن باقی اذن میں جناب اللہ عزوجل سے کیا ہیں یا بدون اجازت و مقررہ اوقات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔
جواب :- کوئی شفاعت بغیر اذن کے نہیں ہو سکتی ص ۱۱۱ الذی یشفع عندہ الا باذنه ترجمہ کون ہے ایب جو شفاعت کر سکے اس کے پاس بدون اذن کے پس اس ذات اللہ الحمد و الکبر لو کہ بارگاہ میں کسی کو جرات ملے کہ اذن اجازت کے بغیر جوسے بھی فقط

نصوح کے والدین کا اسلام

سوال :- ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مسلمان تھے یا نہیں۔
جواب :- حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے حضرت امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ ان کا انتقال حالت کفر میں ہوا ہے فقط۔

مزارات ادویہ کے فیض

سوال :- مزارات ادویہ و مزارات سے فیض حاصل ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کس حد تک
جواب :- مزارات ادویہ سے کائنات کو فیض ہوتا ہے مگر عوام کو اس کی اجازت دینی ہرگز جائز نہیں ہے اور تحصیل فیض کا طریقہ کوئی خاص نہیں ہے جب چاہنے والا اہل ہوتا ہے تو اس طرف سے حسب استعداد فیضان ہوتا ہے مگر عوام میں ان امور کا پانی کرنا کفر و شرک کا اور لڑنے کو ممانعت ہے فقط۔

ادویہ کی کرامات

سوال :- ادویہ اور مزارات سے

ہست قدرت ادویہ مزارات
تیر جنت باغ کو دانہ راہ

اللہ تعالیٰ کی قدرت حاصل ہے کہ جسے تیر کو دست سے پھر دیتی۔

دعا قبول کے عقائد

سوال :- وہاں یہ سب یہ کہ تو فرقی ہے مرد و عورت یا قبول اور عقائد ان کے مذہبوں کے مطابق ہیں۔ مست و باجماعت ہیں یا مخالف کسی عام کی تفہیم کرتے ہیں یا نہیں۔

جواب :- اس وقت دونوں طرف میں وہاں بیس مسرت اور دیندار کہتے ہیں باقی بندہ آپ کو دعا گو ہے سب امور کے لئے دست بردار ہے فقط والسلام۔

نفس و عین کا جھوٹ

سوال :- بعض عقائد میں کہ فرعون جھوٹ نہ بولتا تھا اس کی کیا اصل ہے۔

جواب :- مذکورہ سب مذہب تھوڑا اور باطل انارکھ الا یعنی خود کہ بھرتی ہے یہ لام کی جھوٹ ہے کہ جھوٹ ہیں وہاں تھوڑا کہ خود غوی رہبریت سے نیکو کہ بھرتی ہوتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

خلوص دل سے توبہ کسرتا

سوال :- ہر روز توبہ صیرہ و صیرہ سے اور ہر روز توبہ ہے اور پھر تصدق کرنا کہ توبہ نہ کروں گا پھر پھر شہار سے توبہ کرنا ہے تو قبول ہوگی یا نہیں۔

جواب :- اس توبہ ماحول سے کہ توبہ ہوگی خواہ کسی ہی بار توبہ ہو۔

توبہ عورت کا نکاح نہ کر کے عبادت کرنا

سوال :- مسند عورت جو یہ ہو ورنہ نکاح نہ کرے اور عبادت اور پرہیزگاری میں رہے عند اللہ اس کو اجر ہے یا نہیں۔

جواب :- عورت یہ نکاح نہ کرے اور عبادت میں مصروف ہے تو عبادت کا ثواب اس کے لئے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

اہل قبور سے دعا کرنا

سوال :- دعا کرنا اہل قبور سے مستحب ہے جیسا کہ یفاح اثنی میں ارمانا تسمیہ مرحوم شہید العزیز صاحب علیہ الرحمۃ سے نقل فرماتے ہیں ذیل حکم رئیس العلماء حضرت علامہ عبد العزیز صاحب تدریس سرکہ الاستعداد بحسب طلبہ ما را موت از خمس عبادت شمرہ باوجود آنچه صاحب تسمیہ

قول صحیح میں پریشان نہ ہوئے نہ تھے کہ فرمودہ الہامی تھا

الحق صاحب دہلیب بھی حدیث سے روکی

الحق صاحب کتبہ عبد الرحمن عبد اللہ غزنوی

دنا اور ہمد احمدانہ علی بن محمد امیر سوری

بر الوہاب صحیح عبد الرحمن بن موی طام اعلیٰ المرحوم اشاعتہ المرحوم

الحق صاحب ابو الفی محمد الدین علی بن

دکم فی سوالانہ اسکا دستہ جو صحیح ابو بکر محمد

ابو الفانہ تہ کما حدیثہ تاجہ اسلام المرحوم

موجود غزنی مطبوعہ دہلی ۱۳۰۰ء ہجرت جماعت فہم فی حق ابو بکر محمد

اور مرتبہ گرامی میں گل جہان حدیث دکن مندانہ فی انوار طبع الیٰہ

العلم زمانہ الحق حدیث ابو بکر علی بن

الحق صاحب دہلی حدیث ابو بکر علی بن

حدیث ابو بکر علی بن حدیث ابو بکر علی بن

ذکر ولادت اور اہمال نواب میت کو حاضر اس وقت سے

قبیلہ کا لڑکا ہے بدعت سنی میں اور امریکا کے ہندو کیوں کہ

حکیم محمد میا الدین علی بن تعلیم زندہ احمد

حضرت حافظہ صاحب صاحب خیر

بدون قیام کے مجلس میلاد کا انعقاد

سوال :- انعقاد مجلس میلاد بدعتی قیام ہے یا سنتی

جواب :- انعقاد مجلس میلاد مرحوم کا جائز ہے

ہے فقط دانہ تعلیم حاصل

میں ہر بدعتی ہے ۔ ہر بدعتی کی وجہ سے حدیث کے جو کچھ مذکور ہے

نہ سے منع کیا گیا ہے کہ حدیث کے جو کچھ مذکور ہے

مجلس میلاد و عرس و سوم چہم

سوال :- سویم چہم وغیرہ کی مجلس تنہیں دن کے منع ہے یا، کل ہی ترک جسے اور کسی مجلس میں جانا چاہیے یا نہیں۔

جواب :- مجلس مرد و زنانہ میلاد و عرس و سویم چہم یا کل ہی ترک یا چلنے کے لئے کھڑے ہونے اور بدعت سے غالی نہیں ہوتی فقط واقتہ تعالیٰ اعلم۔

مجلس میلاد کا نہ کسرتا

سوال :- زید نے تحریر کیا کہ مجلس میلاد وہ جہل جاہل ہے یا نہیں اور میں شرک ہونا کیسا ہے اگر خود ہی مجلس میلاد کا تھا اور آئندہ سال کو ازاد کر کا جس نے مجلس کا تھا۔ خیال اس کے کہ حرجی رائد جوتا تھا اور اپنے معتقد میں ناہار عات تھا مگر منع کرنا مجلس کا وجہ اس کے تھا کہ اس وجہ سے کوئی کچھ کو قطع نہ دیتے گا جبکہ میں اس مجلس کو نہ کروں گا نہ شرع کا بد جاؤں گا اور نہ شرک نہ شرک ہونا مجلس کا میں وجہ سے کیا کیا۔ اگر معترض ہوں گے اول تو ان حالات سے مانع ہوا بعدہ یہ بیت عا لہ صافہ مانع ہوا لہذا اس سبب جبر و ترک بدعت سابق و حال و انکار بدعت سے ثواب ہوگا یا نہیں اور باعث ریا تو نہیں ہے۔

جواب :- بہر حال گناہ سے محفوظ اجنب سے تعدد ترک یک متر ہو کہ بزم ترک گناہ کا ہوا قطعہ واقتہ تعالیٰ اعلم۔

مجلس میلاد میں صبح روایات پڑھی جائیں

سوال :- مجلس میلاد میں صبح روایات سمجھ پڑھی عاویں اور ان وکرات اور سلاواہ مؤمن و مومنین کا ذہن ہوں شرک ہونا کیسا ہے۔

جواب :- ۱۔ نہایت بے بیب اور وجہ کے۔

فتویٰ مولوی محمد رضا خان صاحب باب میلاد شریف

فتویٰ باب دوم جلد مجلس مولود مرد و زنانہ مجبور غناؤں قلمی مولوی احمد رضا خان صاحب مقولہ ازہما نظر صفحہ ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳۔ موصول از مولوی عبدالصمد صاحب رامپور۔

استفتا عاں مسئلہ میں کہ مجلس میلاد حضور خیر العباد علیہ الوت تیمم الی یوم الثانی میں جو شخص کہ

فہرست نویسی - حصہ ۱۲
عزیز علی احمد رضا خان

کتابخانه عجمیہ احمدیہ، محمد رفیع النریلی علی بن محمد المصطفیٰ
النبی الامام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عزس میں شہرت

صواب: جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تیس خیرین پر شریک ہو ناچار عرس نامہ
چھوڑا، کسی عرس اور مولودی شریک ہو نا اور دست خیر ہو کئی سالوں اور مولودی دست خیر ہو

ہر سال میں کرتا

سوال :- جناب مولانا صاحب الرحمن صاحب کا حرم گنج مراد آباد میں ہر سال تاریخ مصیبت پر کیا ہے ہر ایک شہداء تاریخ حرم شہید بھی کیا جاتی ہے خاص میں ان سلسلہ کو بلدیہ خطوط اطلاع بھی دی جاتی ہے تاریخ مصیبت یادگوں کا اجتماع ہو کر قرآن خوانی ہوتی ہے اسی ایسا کہ توپ کیا جاتا ہے قول رنگ سماح مرزا میرودیکر خزانہ و حیرہ کتنی بھی نہیں ہوتی ہے لیکن اس کے نکر قرآن صاحب مرحمت فرمادی کہ میں صفتہ و مسموم کے ساتھ مسمومہ خیر نہ جیتا ہے و دست میں باطلہا لغوات سے ہیں اگر جائز و نامست نہ شام طبع السلام میں تو ایسے شخص اور ایسے عقیدہ رکھنے والے کا اہمیت و دست ہے یا میں اور میرا یہ طبعی و مردود و ملعون کیسے دیکھا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ظلم العیب بدلے دئے اور جو دیکر قرآن و حدیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت کو ظلم غیب و ظنا اور پھر واقعہ کار لوگوں کا کھانا و میاں صاحب کا، مرزا اپنے عقائد پر ان کو کس درجہ کا گناہ کرتا ہے اور وہ اپنے اس کبیر کے سبب سنت جماعت کے خارج ہو دے گا یا نہیں ایسا غرض جس میں سب التزام ہو تاریخ نہیں بھی ہو جماعت بھی جو پر قوی رنگ مرزا میر سماح و نیا نہ جمع غور توں کا نہ ہو جائز و درست سے یہ نہیں۔

جواب: ہر عمر کا احترام کرنا اور رستہ میں کسی تاریخ سے قبل پر
اجتماع کرنا گناہ ہے خود و رغبت ہو یا نہ ہوں اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے (۱)
ملعون ہے یہ شخص کو امام مسجد بنا کر حرم ہے امداد لینے اس گناہ کی وجہ سے سبب موت جماعت کا دار
ہو گا اور وہ فریادیں ملے حکیم علم غیب کے متعلق حدیثیں رسالے میرے پاس موجود ہیں اور فضیلت
کی کتاب میں بھی قاعدہ میں یہ حکمت اور بکثرت عرض وغیرہ خوب مدلل دیکھنے والے تسلیم۔

یہاں تو بڑا مسئلہ نکلتا ہے کہ اگر کسی نے غسلِ شریعت سے یا کچھ دوسرے طریقے سے غسل کر لیا اور پھر وضو کر لیا اور نماز پڑھ لی تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کو وضو کرنا اور نماز پڑھنا درست ہے؟ کیا اس کو وضو کرنا اور نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب :- فکرِ شہادت کا ایام مشرورِ محرم میں گناہِ شہادت سے منع ہے اور نامِ وحہ گناہِ حرام ہے۔ لیکن اگر کسی نے ایامِ شہادت میں وضو کر لیا اور نماز پڑھ لی تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کو وضو کرنا اور نماز پڑھنا درست ہے؟ کیا اس کو وضو کرنا اور نماز پڑھنا درست ہے؟

پیرانِ پیر کی گیارہویں

سوال :- تہذیب و تمدن کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب :- تہذیب و تمدن کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کو وضو کرنا اور نماز پڑھنا درست ہے؟ کیا اس کو وضو کرنا اور نماز پڑھنا درست ہے؟

ایامِ محرم میں کتبِ شہادت کا پڑھنا

سوال :- کتابِ ترجمہ سرِ شہادتین یا دیگر کتبِ شہادت کا پڑھنا کیا درست ہے؟ کیا اس کو وضو کرنا اور نماز پڑھنا درست ہے؟ کیا اس کو وضو کرنا اور نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب :- ایامِ محرم میں سرِ شہادتین کا پڑھنا منع ہے۔

محرم میں سبیل لگانا اور دھوا کا شہرت پھیلانا

سوال :- محرم میں دھوا کے شہادت کا پھیلانا کیا درست ہے؟ کیا اس کو وضو کرنا اور نماز پڑھنا درست ہے؟ کیا اس کو وضو کرنا اور نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب :- محرم میں دھوا کے شہادت کا پھیلانا درست ہے۔

پاناچہرہ سبیل در شہرت میں دھوا کا پھیلانا درست ہے۔

محبوبہ و مہربان و مہربانی و مہربانی۔

فاتحہ کا موجودہ طریقہ

سوال ۱۔ سامے کھانا کچھ تیریش رکھ کر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھ لو تو میں ہوا تو سر پر خدا رحمت سے نہیں کر جس کو برف عام میں فاتحہ کہتے ہیں۔

جواب :- ہاتھ مرد و جد و سرخاوردست نہیں ہے بلکہ بدعتِ مشتبہ ہے کذا فی ایضاً و فتاویٰ
سمرقندی فقط محمد قاسم علی غفر [محمد قاسم علی غفر] الجواب صحیح و الجواب صحیح عبد اللطیف مفتی اعظم
[محمد قاسم علی غفر] محمد قاسم علی غفر مولانا محمد اسلم
کھانہ پاشیر منی پرنفا تھ

صواب :- خاتمہ کا پڑھنے کی پریشانی پر بڑھوتری کے درست ہے یا نہیں۔
جواب :- خاتمہ کی پریشانی پر بڑھوتری کے خلاف ہے مگر اگر چاہیے۔

Figure 1

مجموعه

سوال: نتیجہ۔ ساتواں موسم چالیسواں حقہ خذ کردہ امام ابو صفیہؒ کے مذہب و فطرت کی کسی معتبر کتب میں یہی اور ان کا کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جنوب : تہجد، دھو، وغیرہ سب برکت مند ہیں۔ اس کی اصل میں نفس ایصال نامہ
چاہئے۔ ان قیود کے ساتھ برکت ہی ہے جیسا کہ اوپر کے جواب میں مرقوم ہو چکا ہے اور برکت ہی کہ اولاد
ایام میں کھانا یہ یہ ہے وہ منع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
سوم وغیرہ روکنا

سوم و فیروز کرتا

سوال :- رہنما رواج ہے کہ جیپ کوئی مرحا تکبہ تو اس کے عزیز و اقارب اس کے ہاں
دوسرے روز یا تیسرے روز یا کسی روز جمع ہو کر مسجد میں یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ
دور شریف وغیرہ پڑھ کر بلا تعین شمار تو اب اس پڑھے ہوئے کا متوفی کو کتنے ہیں اور چنے وغیرہ تو
باقیہ حاشیہ :- بات میں اتنی کمیٹ کے لیے وقت کے علاوہ یہ ہوں اور قرن پڑھیں اور تم کریں غلام
دیکھی جگہ اور یہ عام یہ ہے دیکھو ان اہل بیت کی تعزیت اور تسلی دیا اور جس کے لئے کسست ہے اور تب تک
معلوم اور تیسرا :- کا جمع ہونا اور وہ سب مختلف کا کرنا اور تاحی کے حق سے تعزیت کے اہل حق کو نہ دے

میں تو اس طرح پر جمع ہوا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھنا اور دست سے پائیں۔

جواب: یہ مجمع ہونا غرض اقارب وغیرہم کا واسطیٰ جسے قرآن مجید کے ایک خطیب کے مجمع ہو کر روز و نجات میت کے یاد و ذکر و دنیا تیسرے روز پہنچ کر وہ سے شرعاً شریعت میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔ کتاب نصاب القصاص میں لکھا ہے ان ختم القرآن جہاں بالجماعة و یسیر بالانفرادی سیارہ خواندہ مکمل ہوگا اور قادیان بزاز میں مرقوم ہے۔ بیکرہ اتھاذا الطعام فی الیوم الاول واثالث وبعث الاشیع و فقل الطعام الی القبر فی المراسم اتھاذا الدعویۃ لقراءة القرآن وجہ الصلوات و القتراۃ و قرأۃ سورۃ الاحقاف و الاغلاص و لوہ و التاریخ لکھا ہے۔ و من المنکرات الکثیرۃ کا یقین الشیخ و القنادیل الحق و بعد فی الاقواس و کذا فی الطول و العناء بالاصول الحان و اجتماع النساء و المردان و احث الیوم من الذکر و قرأۃ القرآن و غیرہ منکرات مساعیث اھدیٰ ہذا الارض و ما کان کذلک فلا شئ فی حرسہ و بطلان الوصیۃ بہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم

الہی ست علم صحت سنواری

تحریر بابت محمد قاسم علی رضی اللہ عنہ

الجواب صحیح محمد عبداللطیف رضی اللہ عنہ الجواب صحیح محمد تقی محمد تقی رضی اللہ عنہ

الجواب صحیح محمد عبدالغنی سنہ ۱۲۰۵

موسیٰ مولانا محمد قاسم صاحب برکاتی و مولانا مولوی محمد قاسم صاحب

راہبوری بکورت مولوی قاسم مولوی احمد قاسم صاحب متوفی زحلہ رابع کتاب الخط و الاہل و اصحاب

کتاب اور قرآن کو پکار کر پڑھ کر جماعت کے ساتھ تم کو خبر کو غامض ہے یہ سب یاد رکھنا کہ یہ قرآن کے ساتھ اور پڑھنا اور

تیسرے دن اور ہفتہ کے بعد کھانا پکانا اور سات کے وقت قرآن پڑھنا ہے جانا اور قرآن قرآن کے ساتھ و

دینا اور قرآن کے ساتھ و قرآن کو جمع کی اور سورہ الاحقاف و سورہ الاحقاف کے ساتھ اور بہت سی

برائیاں ہیں یہ سب قیاس اور قیاسوں کو چاہیے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور قرآن قرآن کے ساتھ اور بہت سی

آواز میں ہے کھانا پکانا اور قرآن کو جمع کرنا اور ذکر قرآن قرآن کے ساتھ اور بہت سی

یہ دیکھا جاتا ہے اور اس طرح ہر قسم کی حرکتیں کوئی شک نہیں اور اس کی حقیقت کا باطل کی ضرورت ہے وہ

قرآن و اقوالہ اہل بیت علیہم السلام صحت مشورہ کا یہ حکم ہے جو لکھا ہے۔

بلا تعین یوم تصدق موتی کے لئے مساکین کو کھانا کھلانا
 سوال :- کہانے یا کرنا واسطے تصدق موتی کے بلا تعین یوم کے فقراء و مسکین کی جمع کر کے
 کھادینا جائز ہے یا نہیں؟ اہل ارقام فرمادیں۔

جواب :- بلا نہیں کھا، تقسیم کرنا یا دینا بطور صدقہ کے جائز ہے کیونکہ صدقہ زن طعام کا کسی کے
 نزدیک نا جائز نہیں ثواب اس کا میت کو پہنچتا ہے یا آفاق البتہ عبادت بدلتی میں خداوند اہم شائق اور
 اہم مالک کا ہے اسی میں کسی کا خلد میں قل فی الهدایۃ الاصل فی حد الباب فی الایمان
 لہذا ان یجعل ثواب حملہ لغیرہ صدقۃ او صوما او صدقۃ او غیرہا الخ
 فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بلا تعین یوم و ذکر تبرعہ

سوال :- سووم یعنی تبرعہ موتی کے واسطے کیا جائز ہے تو اس میں کیا بڑی ہے اگر تعین تاریخ
 اور تاکہ موجب فساد سے آگے ۱۰، ۲۰ حوالے مثلاً پہلے روز ہو یا دوسرے یا چوتھے یا پانچویں یا
 چھٹے روز ہوشمار کے واسطے کورہ ہوں حرام ہو یا اسی کے بیچ ہوں یا سین ہو یا اور کوئی چیز ہو اور
 اس میں ہالی بھی بیبیوں کا صرف نہ ہو تو بھی جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- اگر بلا تعین یوم کے جمع ہو کر ختم قرآن کریں یا کلمہ طیبہ اید ایصال ثواب اسکا کریں
 تو جائز ہے، کمتر ملکہ کے نزدیک اگرچہ علامہ محمد زکریا دہلوی فیروز آبادی ایصال ثواب میت کے اجتماع کو
 بھی بدعت مکتئہ میں سفر سعادت میں۔

توزیر تبرعہ کے وجوہ پر بحث

سوال :- زیورات مثل نیچر وغیرہ کا مقصد نہیں اکثر لوگ اس خیال سے ان بدعات کو معتاد
 کرتے ہیں کہ چند لوگ جمع ہو جاویں گے اور باعث اتفاق ہوگا اور کلام وغیرہ بھی زیادہ پڑھا جاوے گا
 اور اگر مقرر کیا جاوے تو دستوری ہوتی ہے پس ان لوگوں کا عقیدہ کیا ہے اور اگر زیر مشرکین مجلس
 مذکور ہو جاوے تو ایسا ہے فقط۔

جواب :- جو بدعات مثل تبرعہ وغیرہ کے ہیں ان کا کوئی وجہ سے درست نہیں قاعدہ نہایت
 ملکہ دہیہ ہے کہ کسی ایسی بدعت میں نہ ہو جس کا مقصد نہ ہو کہ لوگوں کو توبہ دلاوے اور نہ بے جا حد و قیود

جواب :- اگر کھانا اہل میت نے ایسے لوگوں کے واسطے جو خود گڑبغا ہیں کہ ٹوکھا دیں تو حدیث
میں کیا ہے کہ یہ نہیں داخل ہیں ہمیں حرام ہے اور اگر دوسرے لوگ میت دے کو کھا سکتے ہیں یا کھانے
کے بعد اس کا علم کم ہو تو درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مرنے کے بعد چالیس دن تک دینی دینا

سوال :- مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی کھا دینا درست ہے یا نہیں۔

جواب :- چالیس روز تک روٹی کا رسم کرنا بدعت ہے ایسے ہی گیارہویں بھی بدعت ہو
یا بدعتی رسم تو یہ بدعتی تو یہ ستم ہے فقط۔

بلا چندہ کے حافظ کا خود منگھائی تقسیم کرنا

سوال :- اگر بلا چندہ فراہم کئے حافظ خود اپنے پاس سے شیرینی تقسیم کرے تو کیا ہے۔

جواب :- اگر حافظ یا تہود مذکورہ بالا شیرینی تقسیم کرے تو درست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم
ختم قرآن کے لئے چندہ کر کے مشیہ شیخ کو۔

سوال :- چندہ فراہم کر کے بعد ختم قرآن شریعہ جو بدعتی روایات میں بڑھاوا ملے شیرینی
فرقہ تقسیم کرنا کیا ہے۔

جواب :- چندہ کر کے اس طرح شیرینی تقسیم کرنا بدعت نہیں ہے علی الخصوص کسی جگہ رسم
قرآن کا احترام کر لیں اور اس کے تاکہ کو طاعت کریں تاہم بدعت ہے فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

رجب کا حکم

سوال :- جب کے مہینے میں تہارک اڑی چالیس دفع پڑھ کر مہینہ کی روٹ کو تواب

میں تہارک پڑھنا ہے یا نہیں سوالی مسئلہ جو کہ بدعت شریف میں بھی ہوتی ہے سو وہاں کی طرح یہاں بدعت
چنانچہ میں بھی بدعت سے لوگ ۲۶ رجب ۲۷ شب کہ نفل کو بدعت شریف یا ختم قرآن مستحب یا
تہارک اڑنا کہ کھانا پکانا کہ شیرینی تقسیم کر کے حضرت علیؓ مدینہ و مدینہ کی مروجہ بدعت کو تو بدعتی
نہیں نہیں اور ۲۷ تاریخ روزہ رکھنا کیا ہے۔

جواب :- ان دونوں امر کا التزام تاہم درست اور بدعت ہے اور وجہ ان کے باوجود کہ

اسلام ان رسوم پر مبنی نہ تھا اور اگرچہ میں رواج ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

جواب :- صلوٰۃ فرضیہ کی حقیقت ہم کو معلوم نہیں اور صلوٰۃ معکوس کی حقیقت نماز نہیں بلکہ
جامد ہے اور صلوٰۃ ہم کو ثبوت صحاح حدیث سے نہیں۔

صلوٰۃ الرغائب وغیرہ کا حکم

سوال :- صلوٰۃ الرغائب جب کہ اقل جمعہ کی شب کو اور صلوٰۃ نصف شب یا اور صلوٰۃ اخری
بہت مفہوم ثابت ہیں یا نہیں۔ درمست عدم ثبوت کی کافاعلیٰ کہیں وجہ گنگناہ ہوگا کبیرہ کا
صغیرہ کا نقطہ۔

جواب :- یہ نمازیں بایں قیود و مروج میں برکت خداداد ہیں کہ ان کو گناہ کبیرہ کا ہے۔
اگرچہ پس صلوٰۃ صل مسدود ہے۔ شرع اس کو رد نہیں تاہم میری بد بھوختہ و اللہ تعالیٰ اعلم۔
البتہ تاریخ کو تذکرہ اللہ کر کے غریبا و امراء کو کھانا کھلاتا

سوال :- ایک شخص ہرمینہ کی لگنے کا ارتقا کو گیا ہوئی کہ تب ہی خداوند لو کھانا پکا کر لیا اور
انہما سب کو کھلاتا۔ یہ وہی یہ کتبہ کہ خود میری درنیر شدہ ہو وہ تمام ہے اور میں تو کبھی
کہتا ہوں یا تو نہ کہ ہوں کہ جو مسوب ہے غسل حضرت بڑے پیر صاحب اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب
کے ہرگز ان حضرت کی درمیں کہ بکھنڈ مذکر اللہ کہ ہوں صرف اس منہج سے کہ یہ حضرت کیا کرتے تھے
ان کے عمل کے موافق عمل کن موجب ضرورت ہے اور جو شخص ہی حضرت کی یا اور کسی کی تذکرہ کیا
سوائے اللہ جل شانہ وہ وہ ظلم ہے کہ کسی حلال نہیں تو یہ زیادت طلب ہے مگر یہ کہ ایسے عقیدہ والے کو
گناہ ہوئی یا تو نہ کہ چاہے یا نہیں اور موجب برکت بھی ہے یا نہیں اور اس کھانے کو مسلمانانِ دین
تذکرہ فرمائیں یا نہیں۔

جواب :- یہاں ثواب کی نیت سے گیا ہوئی کو تو نہ کرنا درست ہے مگر تعین یوم و تعین
طعام کی بدعت کہہ کے ساتھ جوق ہے اگرچہ فاعل اس تعین کو ضروری نہیں مگر اگر تعین یوم و طعام
صلوات کا ہوتا ہے ہذا تبدیل یوم و طعام کیا کرے تو صبر کی خدشہ نہیں۔
تین برس کے بچہ کی فاتحہ

سوال :- تین برس کے بچہ کی فاتحہ دو وجہ کی ہونا چاہیے یا سویم کی ہونا چاہیے یا تو بڑا
جواب :- شریعت میں تو یہ بھیجا نام ہے دو سرورین ہو خواہ میسر و نانی تعین عرفی یا بھیجا

ہاں کریں انھیں دلوں کی گتسی ضروری جاننا جہانت و جنت سے وقفہ سکار تھانی علم۔
کہ بڑا ذنب عاصی بر جوی علی و نہ محمد بن علی علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام
تیسرے کن کی رسم ہے

سوال :- میت کے بعد میسر دن قبل بڑھا چند ملائیں اور قرآن احباب کو جمع کر کے سورہ
کلہ نم یؤمل اور آیت مصلحتیں مکتورہ ساکن صحابہ احمد لایہ پڑھ کر تھانہ کر و اح
احکام کو اب پہنچانے سے فارغ ہو کر ملائیں کو کسی حد وظہور تیا اور چاہا حاجت پورا نہیں۔
جواب :- تیسرے دن کا جمع میتہ کے غایطہ اطمینان ثابت ہووے کہ اس کے یہاں تیس ضروری
رحم ہاں ہے حرم ہاں سبب مشامت کے قابل علیہ السلام من قسہ بقور لہو منہم
الحادیث انما تقرین تیسرے دن کا یہ خود بہت ہے اس کی کچھ اصل شرع میں نہیں ثابت ہے جو
کہ فاکٹس ل کر پڑھتے ہیں طبع ظہور پڑھتے ہیں کہ درنوریت بھی انتہا کی غذا کو اس قدر دینا جو
گاہ ضروری ہوتے ہیں چنانچہ صحیح ہے اور تھانہ بھی جتنے ہیں کہ ہم کو یہ شے گاہی کچھ مصلحت و ضرورت
ماہیہ اللہ شوق میں جو تیسرے روز میں ہوتی ہے اس کا تیسرا روز ہے کہ وہ روز ہے لہذا
اس قدر طاقہ فاضلہ کا سبب ہے اس جو کچھ ملاؤں کو دیا جاتا ہے وہ اجرت ان کے پڑھانے کی جو
اب پڑھانے کی اجرت پر ہوتی ہے اس کا ثواب نہ پڑھنے والے کو جو تیسرے روز نہ مردے کو لہذا یہ فعل
فکا کا اصل اور لیا دینا دونوں ظلم اور موجب ثواب کا نہیں بلکہ کناہ ہے ضرورت کو اس کا ثواب نہیں ہوتا
چلو دینے والے کو لینے والے دونوں گناہ ہوتے ہیں لہذا اس کام کا ترک بھی واجب ہے اور اگر
پہلے ثواب پہنچا تاں مفقود ہے کہ ہر شخص اپنے مکان پر پڑھ کر پہلو سے وہ میسر دن کا کون سا مقدار کیا
جائے پس یہاں ثواب کو کوئی منہ نہیں کرتا ہے اگر لائیں جو مگر یہ جو حیوانات کے ساتھ بہت
محبوب ہوں اب بھی نہیں پہنچتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بروز ختم مسجد میں بدکشتی

سوال :- بروز ختم قرآن شریف کے ضرورت سے زیادہ کتنی ناکیا ہے۔

جواب :- ضرورت سے زیادہ بدکشتی کا اور پھر اس کے ساتھ اس کو ضروری لکھنا اسراف و

تجاوزت ہے اور جو کچھ وہاں کے ساتھ مشابہت کے ساتھ ہی ہے وہی۔

محمد عبدالوہاب نجدی کا مذہب

سوال :- عبد الوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

جواب :- محمد بن عبد الوہاب کو لوگ وہاں کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب خلیل
دکھ تھا اور حامل ہدایت تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدد پر اس کے مزاج میں محمد صالح
تعالیٰ السلام۔

وہابی کا عقیدہ

سوال :- وہابیوں کو توگہ ہیں کہ عبد الوہاب نجدی کی ایک عقیدہ تھا اور لیکن مذہب تھا اور وہ
کیسا شخص تھا۔ اور وہابی مذہب کے عقائد میں اور کتنی غلطیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔
جواب :- محمد بن عبد الوہاب کے عقیدوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد مذہب
ان کا جہل تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اس کے عقیدے اچھے ہیں۔ یہاں جو حد
سے بڑھ گئے انہیں فساد میں ہے اور عقائد سب کے عقیدے ہیں۔ اعمال میں فرق غلطی درست غلطی
ماہی جنس کا ہے۔

حبیب حسن واعظ سہارنپوری

سوال :- یہاں پر ایک شخص دعوے حبیب حسن سہارنپوری آئے تھے انھوں نے اکثر مضامین
مائل رطب و یابس فرمائے اور جنسوں کی بہت جوڑ چھا جاتا تھا تو سکوت کرتے تھے اگر کُن کا حال معلوم
ہو تو مطلع فرمائیے کہ کس مقام کے ہیں تو کہیں استعداد کے ہیں یا تو ایک نسل کے تین چار حامل پڑھتے
تھے زیادہ صریح اس امر سے انھوں نے انھیں منع فرمایا جائے فقط۔

جواب :- حبیب حسن کوئی واعظ سہارنپوری بندہ کو معلوم نہیں اور کوئی عالم وہاں اس نام کا
ہے لوگ نہ ہو جو جہل کے زور و کتب دیکھ کر وہ خط کا حیلہ دنیا کی معاش کے واسطے اختیار کر لیا ہے۔
حق کو گمراہ کرتا ہے حق تعالیٰ پناہ دیوے کہ بندہ کو معلوم ہوتا تو صاف لکھتا مگر یہاں کوئی مولوی اس
نام کا نہیں دیکھا۔ سب علماء سے بدعت واقف ہے فقط والسلام۔

حضرت معاویہ کا زیرہ کو خلیفہ بنانا

سوال :- حضرت معاویہ نے اپنے وزیر زیرہ بن ابی سفیان کو خلیفہ بنادیا ہے یا نہیں۔

جواب: ہر گھنٹہ سے سلام نہ کیے مگر بیزحمت مباح ہے۔

آریہ سماج کا کچرہ سننا

سوال: آریہ سماج کا کچرہ سننا اور اس موقع پر کہ سرگرم ہو کر ایک نئے مکان میں کھڑا ہو جائے تو گناہ نہیں ہے۔

جواب: آریہ کے دھاکہ نہ کیے کہ اسکا مسلک دین کا ہے مگر جو عالم ہے اور رد کرے تو گناہ ہوتا جائز ہے ورنہ منع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

انگریزی ادویہ

سوال: ہرگز ادویات انگریزی شکل عقدہ دینا جو تیار کرتا ہے بظاہر اس میں اعتقاد شراب جو پورے صحت نفوذ تاثیر کے باوجود قوت متعارفہ خاص میں شل ہے اور بعض واقف دکان کے بغل عرق و بکٹ وغیرہ میں اعتقاد شراب معلوم ہوا بھی ہے اس حالت میں استعمال اس کا منع ہے یا نہیں۔

جواب: اس میں خطہ شراب یا جس سے کلمے اس کا متعلق ہوا جو حکم کے حرام ہے۔ اور لاہم میں مفسد ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بکٹ نامی پاؤ کا مسئلہ

سوال: ہر جہزی پاؤ یا بکٹ وغیرہ غیر تازی یا برجز بنو مسکرات ہے کہ اس کا حاتمہ ہے یا نہیں

جواب: ہر مسئلہ مختلف ہے ایم حکم روایت نہایت و حرمت کہ ہے دشمنین کی جو لڑکی

تحقیق اور فتویٰ دونوں جانب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوؤں کا یہ یہ قبول کرنا

سوال: ہندو متواریوں یا لویالہم ہے استافیا حکم یا لڑکی کرکھیں یا لڑکی یا لڑکے کھانا

بلکہ شہد بھیجے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم دوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

جواب: ہندو متواریوں کو درست ہے۔

ہندوؤں کی شادی میں جانا

سوال: ہندوؤں کی شادی میں جانا جائز ہے یا نہیں و اس میں سے جو حالات معلوم

ہوتے ہیں ان کو ٹھیک جانا درست ہے یا نہیں۔

جواب :- یہ دونوں مراد دست اور حرام ہیں مرکب ان کا مستحق ہے واقعہ تعالیٰ اعلم۔

ولایتی تندر و تر و خشک مٹھان کا حکم

سوال :- ولایتی تندر و مٹھان کی تر یا خشک کھانی درست ہے یا نہیں۔

جواب :- جس کی نجاست یا حریت تحقیق ہو یا غالب گمان محدود رکھا جسے اندر میں کھال معلوم نہ ہو اس کا کینا درست ہے فقط۔

ہندو قول کے پیاز کا پانی پینا

سوال :- ہندو جو پیاز پانی کی گاتھیں سنتے ہیں یہ مٹھان کے مٹھان کے گاتھ پانی پینا درست ہے یا نہیں۔

جواب :- اس پیاز سے پانی پینا منکر نہیں۔

حضرت حسینؑ کی مجلس غم منانا

سوال :- مجلس غم منان کی وجہ شہادۃ حضرت امام حسینؑ کی شہادت و وفات تار و زخمی و فکریہ مٹھان
میں یہ مجلس غم منان منکر نہیں تمام فرادیں۔

جواب :- غم کی مجلس تو کسی کو وسطیٰ درست ہیں کہ غم میرا نہ تھا اس کے رشتہ کر یکے تعزیر علیہ
اس واسطے کیا جاتا ہے تو اس کے خلاف غم پر اگر ان کی نصیحت ہو گا اور شہادۃ میں کافر کے ساتھ نہ کر کے ساتھ نہ کر کے
بہ نفع کی مجلس ہے اور تشہد کا واسطہ ہے لہذا حضرت غم منان کا مستحب نہیں فقط و تشہد تعالیٰ اعلم۔

وافضیوں سے مراسم رکھنا

سوال :- یہ افضیوں سے مراسم رکھنا اور اتنا رکھنا کہ دستہ لگا کر اس کی حرکت کرنا ایسی
کے بیان موت کہنا یا وجود کیا اس سے میں دنیا کا کوئی مطلب ہو جائے یا نہیں اور جو شخص بلا صریح و افعل
سے اشارہ کرے وہ کیسا ہے اور شہادت کو اس کی میت میں اکل و شرب کا کرامت جانتا ہے یا نہیں۔

جواب :- یہ و افضی جو رنج اور سب فساد سے بے ربط صحت کا واسطہ ہے مگر سبب حاد
یا چاروں کے معتد رہے اور ان کی صورت کرنے والا یا اس کی اور میں عامی ہے۔

حسینؑ کی تصویر گھر میں رکھنا

سوال :- یہ تصویروں میں امام حسینؑ کی تصویر گھر میں رکھنا کیا ہے اور ان کا زخمت کن چھاپا
یا نہیں اور آگ میں جلادینا مناسب ہے یا نہیں۔

مراہتی کی امامت

سوال :- مراہتی کتنی عمر کا ہوتا ہے اور اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔
جواب :- مراہتی کی امامت نادرست ہے اور تیرہ جرحہ برس کا رکھ کر مراہتی ہے۔

جامع مسجد کا امام بدعتی و فاسق ہو تو کیا کیا جائے

سوال :- اگر جامع مسجد کا امام بدعتی ہو یا فاسق ہو اس وجہ سے اپنی مسجد محلہ میں جمعہ کرینا لڑائی ہے یا نہیں اور اگر بدعتی امام کے پیچھے مقتدی بھی بدعتی مومن قرآن کی نماز بھی مکروہ تھوکی ہوگی یا نہیں۔

جواب :- بدعتی کی اقتداء سے اپنا جمعہ اور جماعت الگ کر لینا بہتر ہے بدعتی کے پیچھے اس بیسوں کی نماز بھی مکروہ ہے۔ فقط۔

بدعتی کی امامت

سوال :- بدعتی کے پیچھے نماز مومن آئے۔ میں۔

جواب :- مکروہ تحریمی ہے۔

رسول اللہ کو خلیفہ ہاں ہاتھ دینے والے کی امامت

سوال :- جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلیفہ نہ جانے اس کے پیچھے نماز

درست ہے یا نہیں

جواب :- جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلیفہ جو خاصہ حق تعالیٰ ہے ثابت کرتا ہو اس کے پیچھے نماز نادرست ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مشرک بدعتی فاسق کی امامت

سوال :- مشرک بدعتی پر درست ظالم فاسق خیر مقرر ہو مسلمانوں کی برائیوں حکم سے کہے

اور صدر میں کفار کو بنیاد مسجد خاگر کہ جان سب کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں

جواب :- ہر مسلمان کے پیچھے جس کے معاصی کفر تک نہ پہنچے ہو نماز ہو جاتی ہے مگر

اور اگر بہت کم ہوتا ہے۔ اور جس کی تربت کفر تک پہنچ گئی ہو اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

لکھنؤ کتب خانہ رشیدیہ دہلی۔

بدعتی کی امامت کا حکم

سوال :- بدعتی کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔
جواب :- بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ فقط۔

بدعتی شخص کی امامت

سوال :- جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعتی ہو پڑھے یا دوسری جگہ پڑھے۔

جواب :- جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے۔ فقط۔
حاشیہ تالیف۔

دانی کے شوہر کی امامت

سوال :- ایک شخص کی بیوی بیتہ دانی کا کرتی جماعت ہے پسندہ باہر صبر فرماتا ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔

جواب :- جس کی بیوی دانی ہے اس کے پیچھے امام درست ہے۔ فقط۔
حاشیہ تالیف۔

بدعتی کے پیچھے جمعہ پڑھنا

سوال :- اگر بدعتی امام کے پیچھے جمعہ پڑھا تو اس کا امامد کرے یا نہیں اگر امامد کرے تو کس طرح پڑھے۔

جواب :- اگر بدعتی امام کے پیچھے جمعہ پڑھا تو اس کا امامد نہ کرے۔ فقط۔

امام کا جماعت شروع کرنے میں کسی کا اشتہار کرنا

سوال :- جو امام مسجد ایسا ہو کہ جس وقت تک مسجد میں ایک یا دو شخص مخصوص نہ آجائیں جماعت کا وقت معلوم ہی گزرنے کے قریب ہوا وہ وقت میں بھی تاخیر نہ کرے اگرچہ اشتہار کے باعث یا تعلقات کے سبب سے ان اشخاص کا اشتہار کرے اور غیر ان کے جماعتی تاخیر کرے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیا ہے۔

جواب :- اگر دوسروں کے کسی دیندار رئیس کا اشتہار کرنا ہے اور مفسدین کی باتیں نہیں کرتا تو امام و کاتب گنہگار ہیں مگر نماز اس کے پیچھے پڑھنا جائز ہے۔

(محقق مصروف)

وَأَسْأَلُ أَهْلَ الذِّكْرِ أَنْ يَكْتُبُوا لِي
الْحَمْدُ وَاللَّهُ كَذَلِكَ خَيْرٌ حَسَنَاتٍ وَهُوَ بِرَحْمَتِهِ غَفِيرٌ

فتاویٰ رشیدیہ

حصہ اول

من افادات طہیات عالم اجل فاضل اکمل عظیم السیاحات
محکم دیوبند حضرت مولانا مولوی الما قاضی المحاسن
رشید احمد الکنگواہی

پہلے کاپیہ

مختصر سیدائش و نشر ان و تاجران کتب

مدرسہ اسلامیہ دیوبند، قادیان، لاہور، کراچی، پشاور، اسلام آباد،

سب چاہیں کہ ان سچا ملکوں میں میری جگہ نہ ہو۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ملکوں میں اپنے ملک کے حکم کو قبول نہ کر سکیں۔

[illegible][illegible]

تَقْوِيَةُ الْإِيمَانِ

یعنی

توحید کی حقیقت اور شرک کی مذمت

تألیف

حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ

مدت شکار شہادت

ناشر { فاروقی کتب خانہ میرمن لوہاری روڈ

علی گڑھ جامعہ الحدیث مولانا ابوالکلام علی قادری

ملتان شکر

پتہ نمبر

جہوں۔ ہر اللہ کا شکر اور اللہ صاحب نے سورہ مومنوں میں فرمایا ہے۔

قُلْ مَنْ يَمْلِكُ مِنْ دُونِ اللَّهِ	کہ کون ہے وہ شخص کہ اس
يُخْلِقَ مَا يَشَاءُ وَيُخَيِّرُ لِمَنْ يَشَاءُ	کے۔ نہ میں ہے۔ تصرف پر میر
مَنْ يَخْتَرُ لِمَنْ يَشَاءُ	ہر اللہ جو بہت کرنا ہے۔ اور
مَنْ يَخْتَرُ لِمَنْ يَشَاءُ	اس کے مقابل کو یا بہت نہیں
مَنْ يَخْتَرُ لِمَنْ يَشَاءُ	کرنا جو تمہارے جو سو رہی کہیں

کے کہتا ہے۔ کہ ہر کد سے عمل پر جانتے ہو۔

یعنی جب کا فوں سے کیا ہو جائے۔ کہ ماسے عالم میں صرف کسی کا
ہے اور اس کے مقابل کوئی کا کیا ضرور ہو سکے تو وہ ہی کسی کا ہے۔ کہ
اللہ ہی کی تکرار ہے۔ پھر اور دل کو متاثر نہ کرنا ہے۔

اس وقت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تعریف
کرنے کی قدرت میں ہی اور کوئی کسی کی عیادت نہیں کر سکتا۔ اللہ ہی کا معلوم
ہو کہ یہ خبر خدا کے وقت میں کا فوں ہی اپنے جمل کو اللہ کی برابر نہیں جانتے تھے
بلکہ اسی کا حقوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے۔ اور ان کو اس کے مقابل کی
طاقت نسبت نہیں کرتے تھے۔ مگر یہی پکارنا اور قہقہے مانی اور نہ رو نیا ز
کوئی طور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھتا ہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو
کوئی کسی سے یہ غلط کہہ کر کہ اس کو اللہ کا بندہ و حقوق ہی سمجھ کر جو

الوح اور دے شرک میں برابر ہے۔ سو کھانا پینے کے شرک اسی پر موقوف نہیں۔ کہ کسی کو شے کے برابر سمجھ کر اس کے مقابلے جاتے بلکہ شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے لیے نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں۔ وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنے جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا پورا کرنا اور اس کی سنت اپنی اور مشکل کے وقت لپکانا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تعالیٰ کی ثابت کرنے۔ سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی ہے، اس کا حقوق خدا کی کا بندہ اور اس بات میں ملوث اور انبیاء میں اور جن اور شیطان میں اور بھوت اور پری میں کچھ فرق نہیں ہیں جس سے کوئی یہ منکر کرے گا۔ شرک ہو جاوے گا۔ خود اس کو ادب ہے خواہ پیروں شہیدوں سے خواہ بھوت پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے جیسے بت چنے والوں پر غصہ کیا ہے۔ ویسا ہی سود و خسر کی چھٹانک وہ انبیاء و انبیاء سے چھوڑ کرتے تھے۔ چنانچہ سورۃ ہرات میں فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّبُلَ

يُفْسِدُهَا وَلَكُمْ فِيهَا سُبُلٌ مَّا رَزَقْنَاهُ

وَلَكُمْ فِيهَا سُبُلٌ مَّا رَزَقْنَاهُ

وَلَكُمْ فِيهَا سُبُلٌ مَّا رَزَقْنَاهُ

ہیں۔ جو کوئی کسی کو یہاں تصرف ثابت کرے اور اس سے ملدیں ملے۔ اور اس توقع پر نذر نہ کیا کرے اور اس کی متبنی نہ کرے، اور اس کو مصیبت کے وقت ہلاک کرے ایسا کرنے سے مشترک ہو جاتا ہے۔ اور اس کو انشاء اللہ فی القبر تک پہنچے ہیں۔ یعنی اللہ کا ساتھ صرف ثابت کرنا محض شرک ہے۔ پھر خواہیہ اس کے کہ ان کاموں کی وقت تک خود بخود ہے۔ خواہیہ لوگوں کے کہ اللہ کے کو ایسی حالت میں ہر طرح سے شرک ثابت ہو جائے۔

۳۔ **الشراک فی العبادۃ** { تیسری بات یہ کہ بعض کام تقسیم کے اندر

عبادت کرتے ہیں۔ جیسے سجدہ اور رکوع اور بقیہ نماز کے کھڑے ہونا۔ اور اس سے پہلے کہ یہ سجدہ اور رکوع اور بقیہ نماز کے کھڑے ہونا۔ اور اس دور سے قصد کر کے سطر کرنا اور ایسی صورت بنا کر جب کہ ہر کوئی جہل سے کہ یہ

لوگوں کی شریعت کو چھوٹے ہیں۔ اور اس سے ہیں۔ اس بات کا نام پکارنا اور

معتول باتیں بنانا اور شکر سے پہلے اور اس کی قیاس سے چکر خواہ کرنا اور

اس کے کہ وہ حرف سجدہ کرتا۔ اور اس کی طرف چاہت سے جانے اور وہاں متبنی شی

میں ہر طرف سے ہے۔ اور اس کی چوکھٹ کے لئے ہرے سو کر وہاں لگتی اور اتنی

کرتی اور وہی وہی کی مرادیں لگتی اور ایک ہفتہ کو سو کر دینا۔ اور اس کی

دیوار سے اپنا مسابو چھاتی جتنا اور اس کا خلاف پھر برزخا کرتی اور اس کے

شُرک و پنداریک ایشوریت بے برہمت شریعت بنادند
مُتَعَدِّی حَسْبِیْ عَزَّوَجَلَّ بے شک شریعت ناگزیری بہ خشن ہے۔

یعنی اللہ صاحب نے شران کو قصہ کی دی تھی۔ سراسر انہوں نے اس سے
بھا کر بہ انسانی ہیں۔ کہ کسی کو حق اور کسی کو کچڑا دیتا، اور میں نے اللہ کا حق
اس کی طرف کو دیا۔ تو بڑے سے بڑے کا حق نے کہ ذیل سے ذیل کو دے دیا جیسے
بادشاہ کا تاج ایک ہمارے سر پر رکھ دیکھے، اس سے بڑی بہ انسانی کیا ہوگی
(اور یہی جہی میںا ہائے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چار
سے ہی ذیل ہے) اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شروع کی راہ سے معلوم ہوتا
ہے کہ شرک سب سے بڑا ہے۔ جب سے جسے میں عقل کی راہ سے ہی معلوم ہوتا
ہے کہ شرک سب سے بڑا ہے۔ اور یہی حق ہے۔ اور یہی حق ہے۔ اس کو دیکھ کہ
آدمی میں بڑے سے بڑا جیسا ہی ہے کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے۔ سو
اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اس کی بے ادبی ہے۔

وَمَا تَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَكُنِّيَ لہذا اللہ تعالیٰ نے، اور میں جیسا
مَنْ يَكُونُ مِنْكُمْ ہم نے تجھے پہنچے کوئی رسول مگر
وَمَنْ يَكُونُ مِنْكُمْ کہ جس کو یہی حکم جیسا کہ دیکھ دات
وَمَا تَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَكُنِّيَ جو دیکھ کہ کوئی اللہ کے ہاں نہیں
وَمَا تَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَكُنِّيَ سو لہذا میرے سر پر لگا کر میری۔

رحم اسی گتہ میں ہے۔ کہ کو حید خوب درست کیجئے اور شرک سے دور رکھائیے
 دھندلے سوا کسی کو حاکم بجئے کہ کسی چیز میں کچھ تصرف کرتا ہے۔ ذکر کسی کو
 اپنا مالک طیارائیے۔ کہ اس سے اپنی کوئی مراد ملے گی اور اپنی حاجت اس کے
 پاس سے جائے۔

وَأَعْرِضْ عَنْ مَعْصِيَةِ الْإِنسَانِ	مشکوۃ سے اب بکھاگو میں کھاؤ
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ نَهَارًا وَلَيْلًا وَنَسْتَغْفِرُكَ	کہ ادا طرہ روز و رات کہہ کر کہہ کر سدا
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ الْغُيُوبِ	ہم سب سے تیرے حق پر کہہ کر کہہ کر سدا
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ الْغُيُوبِ	مذہب شیعہ و سنی کے شرک و شیل
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ الْغُيُوبِ	مذہب شیعہ و سنی کے شرک و شیل

یہی نسخے ساری کو صحت اور اس سے عذر کہ شاید کوئی جہل و بھولت کہ

ایسا پہنچا ہے۔ سوچو مسلمان کو کلمہ کی جڑوں پر صبر کرنا چاہئے اور ان کے ذریعے
 اپنا دین دیکھنا چاہئے۔ اسی طرح جن اور عبادتوں کی بھی اپنا دین پر صبر کرنا چاہئے
 اور ان سے ڈر کر ان کو داتا چاہئے۔ اور یہ کہنا چاہئے کہ کوئی الحقیقت تو ہر کام
 اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ مگر وہ بھی کبھی کسی پہلے جنعوں کو چاہتا ہے۔ اور
 بڑوں کے افکاروں سے بچوں کو ایسا پہنچا کرے۔ بلکہ بڑوں اور بچوں میں فرق نہ
 دیکھے اور مومن اور منافق پر ایسا سلوک جو جہاد میں۔ سوچو ظاہر میں مفتوح
 کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے اور مسلمانوں کو کافروں کے ہاتھ سے شیعہ کے ہاتھ سے

یعنی جیسے کہ نہ کہ بھگت ہی، کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اور سب کام
اس کے اختیار میں ہیں۔ سو ہر مشکل کے وقت ہی بھگت کو اس کو پکارا دیتے ہیں۔ سو
..... سو کسی اور کا اس طرح کا بھگت
کر لیا نہ تھا ہے کہ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اول تو یہ بات خود غلط ہے
کہ کسی کو کچھ حاجت پر لائے کی حاجت ہو۔ یا ہر جگہ حاضر و ناظر ہو۔ دوسرے
یہ کہ جب ہمارا خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا، تو ہم کو بھی چاہئے کہ
اپنے ہر کام پر اس کی کو پکار دیں اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو کوئی ایک بادشاہ
کا خدمت ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا حاکم اور اسی سے بھگت ہے۔ دوسرے بادشاہ
سے بھی نہیں رہتا۔ اور کسی اور سے ہمارا کوئی ذمہ ہے۔

الطرح المشرقی توحی حق تعالیٰ	مکرمہ کے ہونا مستند میں کہ نہ
قال کان توحی حق تعالیٰ	قدی نہ کہ کہ مرثیہ حق تعالیٰ
عنید و توحی کان توحی	وہی نہ کہ کہ مرثیہ حق تعالیٰ
یا توحی حق تعالیٰ	لہذا نہ کہ کہ مرثیہ حق تعالیٰ
یا توحی حق تعالیٰ	ہم نہ کہ کہ مرثیہ حق تعالیٰ
یا توحی حق تعالیٰ	ہم نہ کہ کہ مرثیہ حق تعالیٰ
یا توحی حق تعالیٰ	ہم نہ کہ کہ مرثیہ حق تعالیٰ
یا توحی حق تعالیٰ	ہم نہ کہ کہ مرثیہ حق تعالیٰ

یہی اس دنیا میں سب گناہوں کے گناہ ہیں کہ حق تعالیٰ سے بھگت نہ کرنا

اسی کے اختیار میں ہو سکے۔ جب چاہے تو کھولے جب بند کرے۔ اسی طرح
کامیاب چیر و دل کو دماغت کی درگوں کے اختیار میں ہے۔ جب چاہیں کریں جب

- چاہیں بند کریں۔ اس طرح صاحب کا وہ حالت کرنا اپنے اختیار میں ہو کر چاہے
• کچھ ہندو صاحب ہی کی تہاں ہے۔ کسی ہی دلی کو جن دہشت کو پیر و شید کو
نام نام زانے کو بھوت و پری کو۔ اشد صاحب نے یہ حالت نہیں گئی کہ جب
چاہیں غیب کی بات معلوم کریں۔ بلکہ ہندو صاحب اپنے اداد کے کسی کسی کو مشیقت
• لہو دیکھتے۔ سوچے اپنے اداد کے موافق نہ ہی کی خواہش ہے۔ ہر ایک حضرت پیر و
مشہد علم کثیف و افعال ہر اسے کہ کسی بات کے دماغت کو سننے کی خواہش ہوئی اور
وہ بات معلوم نہ ہوئی۔ پھر صاحب ہندو صاحب کا اداد ملتا تو ایک آں میں تادی پہا
• حضرت علی ہندو میرے سم کے۔ شہید نے نہ صرف نہ نہ پرست مٹائی
اور حضرت کو اس سے بڑا رنج ہوا۔ اور کئی دن تک پرست گلیں کیا۔ پر کچھ حقیقت معلوم
• نہ ہوئی۔ اصابت علم ہی ہے۔ پھر صاحب ہندو تانی کھادہ ہوا۔ تو چکا۔ یا کہ مافق
بھولے رہا۔ صاحب ہندو پاک ہیں۔

سولہ یوں رکھنا ہے۔ کہ غیب کے علم کی کوئی ہندو ہی کے پاس ہے۔
اس نے کسی کے ہاتھ میں دی ہو کر کئی اس کا خزانہ میں گھونپے ہی اقد کے قس
کھول کر اس میں سے ہوتا جس کو چاہتے تھے اس کا اقد کوئی نہیں پڑ سکتا۔
اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ جو کوئی یہ دھونے کہے کہ میرے پاس ایسا

کے دل کا احوال چھپ چاہی معلوم کر لیں۔ یا جس چھپ کا اصل چھپ جائے
 معلوم کر لیں۔ کروہ چھپ ہے یا مر گیا۔ یا کس شہر میں ہے کس محل میں یا جس آئندہ
 بات کو چھپ ادا ہو کر ہی تو دریافت کر لیں کہ ظلم کے پس بولاد ہوئی یا نہ ہوئی یا
 اس سوداگر کی ہیں اس کو قتلہ ہو گا یا نہ ہو گا۔ یا اس مرثی میں فتح پائے ہو گا شکست
 کہ ان باتوں میں سب سے بڑا ہوشیہ ہونا چھوٹے سپہ سالار کے لیے ہونا چاہیے
 نادان۔ سوچیں سب لوگ بھی کہ بہت عقل سے یا قریب سے کہہ دیتے ہیں پھر
 کبھی ان کی بہت موافق رہ جاتی ہے۔ اسی طرح یہ بڑے لوگ بھی جو بات عقل
 اور قریب سے کہتے ہیں سو ان میں کبھی درست ہو جاتی ہے۔ کبھی ٹھک، ان گتو
 عشق کی طرف سے اور سام پر سو کر کہتے رہتے ہیں۔ گرواں کے اختیار میں نہیں۔

آخر تم ابھاری ہوئی غنیمت	مگر نہ کے ابھارے ہوئے غنیمت
ہلکتے ہوئے غنیمت	ہلکتے ہوئے غنیمت
قالت جاء النبی صلواتہ	قوله منہ منہ منہ منہ منہ منہ
کلیتہ و تلتہ منہ منہ منہ	اور ہوس منہ منہ منہ منہ منہ
ہوئی حق تو ہے تو ہی	ہوئے منہ منہ منہ منہ منہ
کلیتہ و تلتہ منہ منہ منہ	کلیتہ و تلتہ منہ منہ منہ منہ
کلیتہ و تلتہ منہ منہ منہ	کلیتہ و تلتہ منہ منہ منہ منہ
کلیتہ و تلتہ منہ منہ منہ	کلیتہ و تلتہ منہ منہ منہ منہ

مستحق عزت اور نہیں طاقت رکھتے۔

یعنی لشکر کی تنظیم کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی کمان کا کچھ احتیاج نہیں اور ان کی ہوری پہنچانے میں کچھ دخل نہیں دیکھتے۔ نہ آسمان سے پتہ چسواویں نہ زمین سے کچھ اگلا دیں اور ان کو کسی نوع کی کچھ تعصت نہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو بعض جوہر انہیں رکھتے ہیں کہ انہیں فائدہ دینا اور اہم و مفید ہونے کو انہیں تعریف کرنے کی قدرت تو ہے۔ لیکن اللہ کی تقدیر پر یہ شکر نہیں اور اس کے واسطے دم نہیں لاتے اگر چاہیں۔ تو ایک دم میں الٹ پلٹ کر دیں۔ لیکن شہرہ کی تعظیم کو کچھ سبب بیٹھے ہیں۔ سو یہ بات سب غلط ہے۔ بلکہ کسی کام میں نہ بفضل بن کر دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھنے میں۔

وَلَا تَذْخُرْ مِنْ دُونِ

اَللّٰهِ مَا لَا يَخْلُقُ ذٰلَ

يَخْلُقُ ذٰلَ لَآ اَنْ تَخْلُقَ

لَا تَخْلُقُ ذٰلَ لَآ اَنْ تَخْلُقَ

یعنی اللہ سے نہ ہر دست کے ہوتے ہوئے ایسے ماجرہ لوگوں کو بکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان میں پہنچا سکتے۔ محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔

یعنی جو کوئی کسی سے مراد مکتبہ اور شکل کے وقت نکالتا ہے۔
 اور وہ اس کی حاجت دعا گریں گے۔ صورت بات اسی طرح ہوتی ہے۔ کہ
 یا تو وہ خود ملک ہو یا ملک کا سا بھی ہو یا ملک پر اس کا بیڑ ہو جیسے بڑے
 جیسے امیروں کا کہنا یا شاہ صہ کران پتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے بازو ہیں
 اور اس کی سلطنت کے رکن۔ ان کے مافوق ہونے سے سلطنت بگڑتی ہے
 یا اس طرہ کہ ملک سے منازش کیوے اور وہ اس کی سفارش خواہ خواہ قبول
 کر لے پھر وہ سے خوش ہو یا مافوق جیسے بادشاہ بزاری بیگمات کا ہوا
 ان کی محبت سے ان کی سفارش وہ نہیں کر سکتا۔ سو بجا رہا چار ان کی سفارش
 قبول کر لیتا ہے مگر جن کو ملک صا۔ لوگ پکارتے دار سے مراد ہیں
 کہتے ہیں وہ تو مانگ ہیں آسمان و زمین میں ایسا نہ بھر چیز کے اور نہ کچھ
 ان کا صاحب ہے۔ اور نہ ان کی سلطنت کے رکن ہیں اور نہ اس کے باندہ
 ان سے وہ کران کی بات مان لے۔ اور نہ بغیر پر وانی سفارش کر سکتے
 ہیں۔ کہ خواہ خواہ اس سے دلوا دیں۔ بلکہ اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال
 ہے۔ کہ جب وہ کچھ فرماتا ہے۔ وہ صہ و صہ میں آکر بیٹھ جاتا ہے
 میں۔ اور ادب اور دہشت کے مائے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس
 سے نہیں کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہے۔ اور جب اس بات کی
 تحقیق اس میں کوئی ہے۔ بولے اَمَّا وَصَدَّ ثَلَاثَ کَہ نہیں کہہ سکتے۔ پھر

نہ نہ کا شیعہ سمجھے وہ اصل مشرک ہے۔ اور بڑا جاہل مگر اس نے خدا کے سامنے کچھ
 بھی نہیں سمجھا اس ملک کی قدوسی میں اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک
 آن میں ایک ملک کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتے

جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برہمہ اکر فائے۔ اور ایک دم میں سارا
 وہ فرش سے فرش تک اپنی پٹ پٹانے اور ایک نیا ملک اس جگہ قائم کرے کہ اس
 کے تو حصہ دوسے جگہ سے ہر چیز جو جاتی ہے کسی کام کے واسطے چھا پڑے۔
 اور اس جمع کرنے کی کچھ وجہ تھیں۔ اور جو سب لگ پڑے اور چھپے و آؤں اور
 جن بھی سب سے ترش و پندرہی سے ہو جاویں تو اس ملک ملک کی
 سلطنت میں الائی کے سبب سے کچھ رونق پڑھنے چلنے لگی۔ اور جو سب شہان
 اور تہاں ہی ہو جاویں۔ تو اس کی کچھ رونق ٹھٹھنے کی نہیں۔ وہ ہر صورت
 ملک بڑوں کا بیڑہ اور بادشاہوں کا بادشاہ اس کا کوئی کچھ بگاڑ
 سکے نہ سوتا رہ سکے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی بادشاہ ہزاروں میں سے ہار گیا تھیں
 میں سے یا کوئی بادشاہ کا معشوق اس چور کا سفارشی ہو کر کھڑا ہو جاوے
 اور چوری کی منزلتہ دینے دیوے اور بادشاہ اس کی محبت سے لگا چاہے کہ
 اس چور کی تعمیر میں اس کو شفاعت محبت کہتے ہیں یعنی بادشاہ
 نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کر لی اور یہ بت بھی کہ ایک بار غصہ

کاموں کے وقت پکارتے ہیں۔ پھر اسی طرح ایک مدت میں یہ
 رسم جاری ہو جاتی ہے۔ حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیال
 میں ہیں کچھ ان کی حقیقت نہیں۔ وہاں نہ اللہ کے ہوا کوئی پتلا
 نہ کسی کا یہ نام ہے۔ تو اس کو کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں۔ سب
 خیال ہی خیال ہے۔ اس نام کا کوئی شخص وہاں مانگ اور پکار نہیں
 جو ان کاموں کا مختار ہے۔ اس کا نام اللہ ہے۔ محض اعلیٰ نہیں۔ اللہ
 جس کا نام محض اعلیٰ ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ سو ایسا شخص کہ
 اس کا نام محض اعلیٰ ہو اور اس کے اختیار میں عالم کے سب کام ہوں
 ہوں۔ ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں۔ بلکہ محض اچھا خیال ہے
 سو اس قسم کے خیال باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا۔ اور کسی کا
 حکم اس کے مقابل معتبر نہیں۔ بلکہ اللہ نے ایسے خیال باندھنے سے منع
 کیا ہے۔ اور وہ کون ہے کہ اس کے کہنے سے ان باتوں کا اعتبار ہوگا
 یہی حاصل دین ہے۔ کہ اللہ ہی کے حکم پہ چلتے۔ اور کسی کا حکم اس کے
 مقابل ہرگز نہ مانئے۔ لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چتے۔ بلکہ اپنے پیلا
 کی دھمکیوں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں۔ اس بدعت سے معلوم
 ہوا۔ کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ
 بھی انہیں باتوں میں سے ہے۔ کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے

غرض غلط ہے۔ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ حسب اختیار مادیات
 اس کے رو برو ایک ذریعہ چیز سے بھی کمتر ہیں۔ کہ مادیات آسمان و زمین
 کو عرض اس کا تہ کی طرح گھیر رہا ہے۔ اور ہا جو اس بڑائی کے
 اس شاہنشاہ کی عظمت نہیں تمام سکتا۔ بلکہ اس کی عظمت
 سے ہر چیز بے لائق ہے۔ سو کسی مخلوق کی کیا طاقت کہ اس کی بڑائی کا
 بیان بھی کر سکے۔ اور اس کی عظمت کے میدان میں اپنا خیال اور
 وہم بھی دوڑا سکے۔ پھر کسی کام میں دخل ڈیٹے کی اور اس کی عظمت
 میں اچھو ڈالنے کی تو کس کو قدرت؟ وہ خود ملک غیر لشکر
 اور فرج کے اور پھر کسی وزیر اور مشیر کے ایک اکبر میں کرہ و زور کام
 کرتا رہتا ہے۔ وہ کس کے رو برو صفارش کرے۔ اور کس کا منہ
 کس کے سامنے کسی کام کا مختار بن بیٹھے؟ اسمان و شہا اشراف الخلق
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس حد ہر میں یہ علت ہے
کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سننے ہی مادیات و بہشت کے
بے حواس ہو گئے۔ اور عرض سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری
ہوئی ہے۔ بیان کرنے لگے۔ پھر کیا کیئے ان لوگوں کو کہ اس ملک
الملک سے ایک بھائی بندی کا سدا شہدہ یا دوستی آشتی کیسا طاق
 مجھ کر کیا کیا جڑ بڑھ کر باتیں کہتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ میں پہنچ رہا

ہارشاہ، ایک سال کے عرصہ میں کاغذ اور سیاہی کے چھپانے کے لئے سو سو روپے
 مانگا، اسے پرمیاد رطل بنانا تھا اس،

تلمیذ کے لئے کتب و نسخہ	کتاب کے پرمیاد میں کتب
کتاب کے لئے کتب و نسخہ	کتاب کے پرمیاد میں کتب
کتاب کے لئے کتب و نسخہ	کتاب کے پرمیاد میں کتب
کتاب کے لئے کتب و نسخہ	کتاب کے پرمیاد میں کتب
کتاب کے لئے کتب و نسخہ	کتاب کے پرمیاد میں کتب
کتاب کے لئے کتب و نسخہ	کتاب کے پرمیاد میں کتب

یعنی جو کہ اللہ کی شان ہے اس میں کسی غلوں کو دخل نہیں
 سواس میں اللہ کے ساتھ کسی غلوں کو نہ لایا جائے۔ خواہ کتنی بڑا اور اللہ
 کے ہی مقرب۔ مثلاً یوں دیکھو کہ اللہ رسول چاہے گا تو غلام
 ہو جائے گا۔ کہ سارا کائنات جہاں کا عرش ہے چاہے ہو سکے۔
 رسول کے چاہے ہو نہیں سکتا۔ یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ غلام
 کے دل میں کیا ہے؟ یا غلام کی شادی کب ہوگی؟ یا غلام نے عدالت میں
 کھینچتے ہیں؟ یا آسمان میں کتنے تارے ہیں؟ تو اس کے جواب میں
 نہ کہ کہ اللہ رسول ہی جانے کہ کوئی غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے
 رسول کو کیا جبر! اور اس بات کا کہ مضائقہ نہیں کہ کچھ دین کی بات

وَمَا أَمْرُهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ تَغْلِيصِينَ لَهُ الَّذِينَ رَحِمَهُ

مَوْئِدُ الْأَلَمَاءِ

مولانا محمد اسماعیل شہید

جلال آباد

اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور

تَحْتَبَدُّ لَهُ لُكُلٌ مِّنْ خُفَّائِكَ اِسْمِ لَهْ كِهْ تَوْنِ بَرْدِ اَكْ سَلَمِ
 مَا تَسْئَلُ عَنْهُ لَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ كِهْ اَطْلَعْ كِهْ كِهْ اَعْمُ مِزْجِ
 بِالْخُفَّائِ وَدَاخِلُهُمْ لَيْسَ لَكَ تَمْ كُو بَكُو تَعْنِ مِزْجِ لَهْ
 اَحَقُّ اَمَّا تَكُنْ لَكَ لُكُلٌ سَوِي كُو نُو بَدَا كَمْ كُو بَكُو
 اَخْبَرْتَنِي اَنْ تَكُنْ لَكَ لُكُلٌ سَوِي كُو نُو بَدَا كَمْ كُو بَكُو
 اَخْبَرْتَنِي اَنْ تَكُنْ لَكَ لُكُلٌ سَوِي كُو نُو بَدَا كَمْ كُو بَكُو
 اَخْبَرْتَنِي اَنْ تَكُنْ لَكَ لُكُلٌ سَوِي كُو نُو بَدَا كَمْ كُو بَكُو

یعنی سب انسان آپس میں بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ جو بڑا بھائی
 ہے۔ سو اس کی بڑے بھائی کی سی تسلیم کیجئے۔ اور ملک سب کا مشترک ہے
 جنگ اس کو چاہئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علیہ السلام و امام زمانہؑ پیر
 و مرید یعنی جتنے انسان کے مقرب بندے ہیں۔ وہ سب انسان ہی ہیں۔
 اور بندے کا جزا اور جہاد سے بھائی۔ مگر ان کو اپنے بھائی دی۔ وہ اپنے
 بھائی ہوئے۔ ہم کو ان کی فراہم داری کا حکم ہے۔ ہم ان کے چھوٹے بھائی
 مسلمان کی تسلیم انسانوں کی سی کرتی چاہئے۔ خدا کی سی۔ اور یہ بھی معلوم
 ہوا کہ بعض بزرگوں کو بعض وقت اور بعض جہاد دیتے ہیں۔ چنانچہ بعض
 دے رہے ہیں۔ خیر ماحرہ دیتے ہیں۔ اور بعض پر دیتی۔ اور بعض پر دیتی
 مگر آدمی کو اس کی سند نہیں پڑنی چاہئے۔ بلکہ آدمی کو اپنی ہی تسلیم کرے کہ اللہ

نے بتلائی ہو اور شرع میں جہانزہر۔ شلہ کبریاں پر مجاور ہیں۔ شرع میں نہیں
بتایا۔ سو ہر گوشہ ہے۔ اور کسی کی قبر کوئی شیر و لہر لیت، بیٹھا ہوتا ہو تو اس
کی سند پر پڑے گا آدمی کو جانور کی رسی اند کوئی چاہئے۔

اَلْخَرَجُ اَبُو ذَاوَدَ حَقٌّ	مکتبہ کے بہرہ ور ہیں کی کہ
فَيَسِّرُ اَبُو حَنِظَلٍ كَالِ	کہہ اُنہ نے ذکر کیا کہ قبر میں
اَتَيْتُ اَيُّوبَ بْنَ كُرَيْبٍ	نے مکتبہ کی کہ قبر میں ایک قبر
بَنِي هَدْمَةَ لَمْ يَكُنْ رِجَالِي	جس کا نام جو کہ ایک شہر
لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ	مکتبہ کے بہرہ ور ہیں کی کہ
مَوْتَ اَللّٰهُ مَكْنِي وَكَلَمٌ	کہی نے مکتبہ کے بہرہ ور ہیں
فَاَنْتَ اَسَى اَنْ يُّنَجِّي	مکتبہ کے بہرہ ور ہیں کی کہ
لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ	مکتبہ کے بہرہ ور ہیں کی کہ
لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ	مکتبہ کے بہرہ ور ہیں کی کہ
لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ	مکتبہ کے بہرہ ور ہیں کی کہ
لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ	مکتبہ کے بہرہ ور ہیں کی کہ
لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ	مکتبہ کے بہرہ ور ہیں کی کہ

یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تو کب بھلا
مکہ لائق ہوں۔ مسجد تو اسی پاک ذات کو ہے کہ درمے کبھی۔
اس حد میں ہے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد وہ کسی زندہ کو کیجئے کسی

اور جو ضرور ہو کہ ملائی ہی ہو۔ مگر اور وہ عقل سے اتنا لگتا ہو کہ اول
حکم کا حکم اول اس پر آئے۔ اور اس کی نذرانی اور اول کو پہنچے جو سب
قوم کا ہو۔ دہریہ اور کافروں کا اور خدا سوان اصول کو ہر جگہ اپنی راستہ کا
سوا ہے۔ اور ہر امام اپنے اپنے لوگوں کا۔ اور ہر قوم اپنے جیوں کا اور
ہر نیکو گنہگار اپنے دل کا اور ہر عالم اپنے شاگردوں کا اور ہر عالم
اول اللہ کے حکم پر آپ قائم ہوتے ہیں۔ اور آپ اپنے جھوٹوں کو کھینچتے
ہیں۔ سو اسی طرح سے تمام کے پیڑ سند سے جہان کے مردار میں کھینچتے
کے تہ یک ن کا مرتبہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکام پر
سب سے زیادہ قائم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ کے سب ان
کے نتائج اس میں کہ ان کو اس سے جہان کا مردار کھینچ کر مضائقہ
نہیں۔ کہ ضرور لوگ ہی جانتا چلا ہے۔ اور ان پہلے مصلحت میں ایک کافری
کا بھی مردار ان کو دھانک کر کہ وہ اپنی طرف سے یکسو ہوئی میں ہی
تصرف نہیں کر سکتے۔

خارج الجہانوی مومن	مومن مژدہ سے بدھتہ ہیں
کائنات انکھا اشتہار	میں نے کائنات سے کھینچ کر لی
کسرتی فیما کسرتی	نے نقل کیا کہ میں نے کھینچ کر لی
فلکات انکھا مژدہ	کافری تصویریں ہیں ہر ایک

بہر علوم و فنون کی کتابیں
میرزا حسن علی خان صاحب



حضرت قلب العالیہ السلام لاویا بدلیہ میں فخر فقہار و الشیخ مولانا
رشید احمد صاحب لکھوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت پر



از قلم فیض رقم حضرت مولانا محمود حسن صاحب خان بہادر
جسکو

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ مولانا دیوبند

اپنے

خود

کتاب

خانہ

کتاب

خانہ

کتاب

خانہ

ملاحظہ ہو کہ یہ قسم کتابیں مولانا سید احمد مالک کتب خانہ مولانا دیوبند
تھا جس نے ان کو جمع کیا ہے اور ان کو جمع کیا ہے

واللہ اعلم بالصواب

غم مرشد ہے پر مرشد غموں کا ہے یہ وہدانی
 خبر بھی ہے کہ اس جان جہاں نے ہم سے منہ موٹا
 کوئی ہے وجہ ہم اپنے ہوئے ہیں دشمن جانی
 نہ ہو صبح وطن کیونکر ہتر شام غسریاں سے
 فراق دلربا میں گھر ہے و شک گنج زندانی
 خیر ہے جان کو دل کی زدل کو جان کی پر دہا
 فقط سینہ پہ ہے ہاتھ اور زانو ہے پیشانی
 جو تمام مل الی اللہ ہو گیا دامن بحق ہے ہے
 پھر میں ہیں ڈھونڈتے سرگشتگان تیرہ سمانی
 جنید و شبیل و ثانی ابو مسعود انصاری
 رشید ملت و دیں غوث اعظم قطب ربانی
 نسیم بکسر رافت، فضل رحماں منج احساں
 قسیم فیض یزداں، ابر رحمت، قلبی سبحانی
 زمانہ نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا
 کہ تھا داغِ غلامی جس کا تمغائے مسلمان
 وہاں پر اہل ایمان کی ہے کیوں اعلیٰ و مبک شایہ
 انعاما تم سے کوئی باقی اسلام کا ثانی

تو آسانی میں کھوئی عمر ساری کیا قیامت ہے
 پشیمانی سے اب حاصل ہے کیا غیر از پریشانی
 دل سُدہ زدہ پہلو یوں ہی کچھ دوستو شاید
 کریں مدح و ثنا میں آپ کی آؤ غنہ خوانی

غزل مدحیہ

وہ صدرِ حق معظم تھے سحابِ لطفِ رحمانی
 وہ فتحِ دین و ملت تھے گلِ گلزارِ عرفانی
 وہ تھے کبریتِ ایمانی وہ تھے یا قوتِ مددِ مانی
 ہے کیا کبریتِ احمر اور کیا یا قوتِ زمانِی
 قبولیت اسے کہتے ہیں مقبولِ لیے ہوتے ہیں
 عبیدِ سود کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثانی
 رقابِ ادلیا کیوں تم نہ ہوتیں آپ کے آگے
 وہ شہبازِ طریقت تھے محی الدینِ جیلانی
 خدا ان کا مربی وہ مربی تھے حسدائق کے
 مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخِ بنانی
 جدھر کو آپ مائل تھے ادھر سے ہی حقِ بھی داری تھا
 مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جاہو گیا مگر
 وہ میزاب ہدایت تھے کہیں کیا نقص قرآنی
 فقیہ باخبر ایسا کوئی یار و ہستائے تو
 ہو جس کا علم ازمانی ہو جس کا حکم ایتسانی
 ربخ زبیا ہو جس کا مظہر ادنیٰ من السامع
 محدث ایسا دیکھیں گے کہاں اسے دانتے حمانی
 مقتر ایسا لائیں گے کہاں سے یا خدا جس کے
 ہوں قول و فعل دونوں کا شف اسرار قرآنی
 سرسرق ہے کا تقصی عجاہدہ یہ کیا کیجے
 گیا زریز میں وہ مہر اسرار شہرانی
 ہوسینہ جس کا مصباح نعت کے لئے مشکوٰۃ
 بجز ہمدی نیا ہے این چنین ہادی حقانی
 گدایان دو دولت کے کشکول و مرقع سے
 نظر آتے تھے شرمندہ قبار و تاج سلطانی
 پھریں تھے کعبہ میں بھی پڑھتے گنگوہ کارستہ
 جو رکھے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق قرآنی
 دل طالب میں کچھنی شاہ مقصود کی صورت
 ہمام ایندوہ سلطان الشائخ تھے محبوب انی

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرے دیا
 اس سببائی کو دیکھیں ذری ابن مریم
 ہائے غم ہائے ستم ہائے غضب ہائے الم
 تیرے اس سے بھی ہوا دیکھ لو خالی عسالم
 آگے کہنے کی ہے کچھ بات نہ سننے کی تاب
 اب تلک آتا ہے لیکن یہ عقول پر یہیم
 رحم برے کسیم کیسج نہ کردی رستق
 اے کو کف پائے تو بود تاج سرم
 آج تو تاسم داہا دسب ہی مرتے ہیں
 اس کا کیا ذکر ہے برباد ہوئے تم یا ہم
 منتظر رہیں ہیں اب ہم پہ گزرتا کیا ہے
 قہر کا خوف ہے پر ساتھ ہے امید کرم
 تو رحیم و ملک و بار ہے سب کو سبب
 ہم جہول اور زیاں کار ہیں باذختر و خور
 اے امیران عجم قاسم حشیر و برکات
 دے فقیران سر کوئے رشید و عالم
 پیر دی کہتے رہو سہی کو ہاتھوں سے دد
 بد سے یاد رہے یا فتدے یا پستلم